الحمد للہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افضل الخلق وسید المرسلین ہونے کی دس آیتوں اور سو بلکہ سوا سو سے زیادہ احادیث سے تحقیق میں یہ بے مثل رسالہ بے نظیر عجالہ مسمّی بنام تاریخی

تجلی الیقین
بان نبینا سید المرسلین

۱۳۰۵ھ

تصنیف لطیف امام المحققین تاج المدققین اعلیحضرت پیشوائے اہلسنت مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ

ناشر

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائل پور

سلسلہ نمبر ۵،۶

صفحات تجلی الیقین ________ ۱۱۲
صفحات تمہید ایمان ________ ۴۴
کل صفحات ________ ۱۵۶
کتابت ________ صابر لائلپوری
مطبع ________ دین محمدی پریس لاہور
ناشر ________ مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائلپور
تعداد ________ ایک ہزار
طباعت ________ ۱۳۸۹ھ

قیمت قسم اول مجلد ۴/۰۰ روپے
قیمت قسم اول غیر مجلد ۳/۲۵ روپے
قیمت قسم دوم غیر مجلد ۲/۷۵ روپے

فون :- ۲۰۵۶

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائلپور

بغدادی مسجد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ از مونگیر لعل دروازہ معرفت حضرت مرزا غلام قادر بیگ صاحب غرہ شوال ۱۳۰۵ھ حضرت اقدس دام ظلہم۔ یہاں وہابیہ نے ایک تازہ شگوفہ اظہار کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افضل المرسلین ہونے سے انکار کیا۔ ہرچند کہا گیا کہ مسئلہ واضحہ ہے، مسلمانوں کا ہر بچہ جانتا ہے، مگر کہتے ہیں قرآن و حدیث سے دلیل لاؤ۔ یہاں کوشش کی قرآن و حدیث میں دلیل نہ پائی۔ لہٰذا مسئلہ حاضر خدمت والا ہے، امید کہ بہ ثبوت آیات و احادیث مسلمانوں کو ممنون فرمائیں۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون[1] تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا والی اقوام خاصۃ ارسل المرسلون ھو الذی ارسل نبینا رحمۃ للعلمین فادخل تحت ذیل رحمۃ الانبیاء والمرسلین والملئکۃ المقربین وخلق اللہ اجمعین وجعلہ خاتم النبیین فنسخ الادیان ولا ینسخ لہ دین وادخل فی امتہ جمیع المرسلین اذ اخذ اللہ میثاق النبیین سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الی السموت العلی الی العرش الاعلی ثم دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی

[1] ترجمہ: سب خوبیاں اُسے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اُسے

عبدہ ما اوحیٰ ما کذب الفؤاد ما رأی افتمٰرونہ علی ما یریٰ ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ ما زاغ البصر وما طغیٰ وان الیٰ ربک المنتھیٰ وان علیہ النشاۃ الاخریٰ یوم لا یجدون شفیعا الا المصطفیٰ فلہ الفضل فی الاولیٰ والاخریٰ والغایۃ القصویٰ والوسیلۃ العظمیٰ والشفاعۃ الکبریٰ والمقام المحمود والحوض المورود وما لا یحصیٰ من الصفات العلی والدرجات العلیا فصلی اللہ تعالیٰ وسلم وبارک علیہ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وکل منتم الیہ دائما ابدا کما یحب ویرضیٰ ھو وربہ العلی الاعلیٰ حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دینوں پر غالب کرے، پڑے برا مانیں مشرک، بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنے بندے پر قرآن اُتارا کہ وہ سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو اور سب رسول خاص اپنی ہی قوم کیطرف بھیجے گئے اُس نے ہمارے نبی کو سارے جہان کے لئے رحمت بھیجا تو اُن کے دامن رحمت کے نیچے انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین اور تمام مخلوق الٰہی کو داخل فرمایا اور اُن کو سب نبیوں کا خاتم کیا تو انہوں نے اور دین نسخ فرمائے اور اُن کے دین کا کوئی حرف منسوخ نہ ہوگا اللہ نے انکی اُمت میں تمام رسولوں کو داخل کیا ،جبکہ خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا۔ پاکی ہے اُسے جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے لے گیا مسجد اقصٰی تک بلند آسمانوں تک عرش اعلیٰ تک پھر نزدیک ہوا۔ تنزول کی تجلی فرمائی۔ تو دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا، پس اپنے بندے کو وحی کی جو وحی کی دل نے جو دیکھا اُس میں شک نہ کیا تو کیا تم اُن کے دیدار میں جھگڑتے ہو۔ اور قسم ہے بیشک انہوں نے اُسے دوبارہ دیکھا۔ آنکھ بہکا نہ چلی اور نہ حد سے بڑھی اور بیشک تیرے رب ہی کی طرف انتہا ہے، اور بیشک اُسے سب کو دوبارہ پیدا کرنا فرض ہے جسدن کوئی شفیع نہ پائیں گے، سوائے مصطفٰے کے تو دنیا و آخرت میں انہیں کیلئے فضیلت ہے، اور سب سے پہلے مرتبے کی نہایت اور سب سے بڑا وسیلہ اور سب سے اعظم شفاعت اور وہ مقام جس میں سب اگلے پچھلے آنکی حمد کریں گے اور وہ حوض جس پر تشنگان اُمت آکر سیراب ہوں گے اور بے گنتی بلند صفتیں اور سب سے اونچے درجے تو اللہ تعالیٰ درود وسلام و برکت اُتارے اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب اور ہر اُن کے نام لیوا پر ہمیشہ ہمیشہ جیسی اُنہیں اور اُن کے بلند و بالاتر رب کو پسند و محبوب ہے ۱۲۔

کا افضل المرسلین وسید الاولین والآخرین ہونا قطعی ایمانی یقینی اذعانی اجماعی ایقانی مسئلہ ہے، جس میں خلاف نہ کرے گا، مگر گمراہ بددین بندۂ شیاطین والعیاذ باللہ رب العلمین کلمہ پڑھکر اس میں شک عجیب ہے، آج نہ کھلا تو کل قریب ہے۔ جس دن تمام مخلوق کو جمع فرمائیں گے، سارے مجمع کا دولہا حضور کو بنائیں گے۔ انبیائے جلیل تا حضرت خلیل سب حضور ہی کے نیازمند ہوں گے۔ موافق و مخالف کی حاجتوں کے ہاتھ انہیں کی جانب بلند ہوں گے انہیں کا کلمہ پڑھا جانا ہوگا۔ انہیں کی حمد کا ڈنکا بجتا ہوگا جو آج بیاں ہے۔ کل عیاں ہے اُس دن جو مومن و مقربین نور بار عشرتوں سے شادیاں رچائیں گے، الحمد للہ الذی ھدانا لھذا اور جو مبطل و منکر ہیں دلفگار حسرتوں سے ہاتھ چبائینگے یا لیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسول اللھم اجعلنا من المھتدین ولا تجعلنا فتنۃ للقوم الظلمین گروہ معتزلہ کہ ملئکۂ کرام کو حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل مانتے ہیں۔ وہ بھی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وعلیہم وعلی آلہ اجمعین کو بالیقین مخصوص و مستثنیٰ جانتے ہیں اُنکے نزدیک بھی حضور پُر نور انبیاء و مرسلین و ملئکہ مقربین و خلق اللہ اجمعین سب سے افضل و اعلیٰ و بلند و بالا علیہ صلوٰۃ المولیٰ تعالیٰ کلمات علمائے کرام میں اسکی تصریح اور فقیر کے رسالہ اجلال جبریل بجعلہ خادما للمحبوب الجلیل میں تحقیق و توضیح اما الزمخشری فقد سفہ نفسہ وتبع ھوسہ وجھل مذھبہ وتناھی فی الضلال حتی لم یعلم مشربہ کما نبہ علیہ اھل التحقیق واللہ سبحٰنہ ولی التوفیق فقیر کو جہاں ایسے صریح مسئلے پر طلب دلیل نے تعجب دیا۔ وہاں اُسکے ساتھ ہی طرز سوال دیکھکر یہ شکر بھی کیا کہ الحمد للہ عقیدہ صحیح ہے صرف اطمینان خاطر کو خواہش توضیح ہے۔ مگر اس لفظ نے بیشک حیرت بڑھائی کہ قرآن و حدیث میں دلیل نہ پائی۔ سبحان اللہ مسئلہ ظاہر دلیلیں وافر آئتیں متکاثر حدیثیں متواتر پھر سائل ذی علم ہو۔ تو اطلاع نہ ملنے کی کیا صورت اور جاہل بے علم ہو تو اپنے اپنا نکی بیجا شکایت فقیر غفر اللہ تعالےٰ لہ نے مسئلہ تفضیل حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں دلائل جلائل قرآن و

وحدیث سے جو اکثر بحمد اللہ استخراج فقیر ہیں نوسے حد کے قریب ایک کتاب مسمّٰی بہ منتہی التفصیل لمبحث التفصیل لکھی جس کے طول کو مُمِل خواطر سمجھ کر مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین۔ میں اس کی تلخیص کی پھر کہاں وہ بحث متناہی المقدار اور کہاں یہ بحر ناپیدا کنار اللہ اللہ العظمۃ للہ ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ بلا مبالغہ اگر توفیق مساعد ہو اس عقیدے کی تحقیق مجلدات سے زائد ہو مگر بقدر حاجت و وقت فرصت قلب مؤمن کی تسکین و تثبیت اور منکر بد باطن کی تخزین و تبکیت کو صرف دس آیتوں اور سو حدیثوں پر اقتصار مطلب اور اس معجز عجالہ مسمّٰی بہ قلائد نحور الحور من فرائد بحور النور کو بلحاظ تاریخ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین سے ملقب کرتا ہے،

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ وسراج افقہ والہ وصحبہ ومتبعیہ وحزبہ انہ سمیع قریب مجیب

یہ قلائد فرائد دو ہیکل پر مشتمل (ہیکل اول) میں آیات جلیلہ (ہیکل دوم) میں احادیث جمیلہ یہ ہیکل نور افگن چار تابشوں سے روشن (تابش اول) چند وحی ربانی علاوہ آیات کریمہ قرآنی (تابش دوم) ارشادات عالیہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین اگر بعض کلمات انبیاء وملائکہ دیکھئے بتوسع کی رکاب میں تالع سمجھئے (تابش سوم) محض وخالص طرق وروایات حدیث خصائص (تابش چہارم) صحابہ کرام کے آثار رائقہ اقوال علمائے کتب سابقہ بشرائے ہواتف رویائے صادقہ واللہ سبحٰنہ ھو المعین والحمد للہ رب العلمین۔ ان کے سوا اقوال علماء پر توجہ نہ کی کہ غرض اختصار کے منافی تھی۔ جسے ان کے بعض پر اطلاع پسند آئے۔ فقیر کے رسائل سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی وقمر التمام لنفی الظل عن سید الانام واجلال جبریل بجعلہ خادما للمحبوب الجمیل کی طرف رجوع لائے واللہ الہادی وولی الایادی۔

ہیکل اوّل میں جواہر زواہر آیات قرآنیہ

آیت اولیٰ قال تبارک تعالیٰ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ۝ فَمَن تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

اور یاد کرو اے محبوب حبیب خدا نے عہد لیا پیغمبروں سے کہ جو میں تم کو کتاب و حکمت دوں، پھر تمہارے پاس آئے رسول تصدیق فرماتا اُس کی جو تمہارے ساتھ ہے تو تم ضرور ہی اُس پر ایمان لانا۔ اور بہت ضرور اُس کی مدد کرنا۔ پھر فرمایا کیا تم نے اقرار کیا۔ اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب انبیاء نے عرض کی کہ ہم ایمان لائے۔ فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں اب جو اس کے بعد پھر یگا تو وہی لوگ بے حکم ہیں، امام اجل ابوجعفر طبری وغیرہ محدثین اس آیت کی تفسیر میں حضرت مولی المسلمین امیر المومنین جناب مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی لم یبعث اللّٰہ نبیا من ادم فمن دونہ الا اخذ علیہ العہد فی محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم لئن بعث وھو حی لیومنن بہ ولینصرنہ و یاخذ العہد بذالک علی قومہ یعنی اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر آخر تک جتنے انبیاء بھیجے سب سے محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا کہ اگر یہ اُس نبی کی زندگی میں مبعوث ہوں۔ تو وہ ان پر ایمان لائے اور ان کی مدد فرمائے اور اپنی اُمت سے اس مضمون کا عہد لے،

اسی طرح حبر الامہ عالم القرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہوا۔ رواہ ابن جریر و ابن عساکر وغیرھما بلکہ امام بدر زرکشی و حافظ عماد بن کثیر

و امام الحفاظ علامہ ابن حجر عسقلانی نے اُسے صحیح بخاری کی طرف نسبت کیا واللہ تعالیٰ اعلم ونحوہ اخرج الامام ابن ابی حاتم فی تفسیرہ عن السدی کما اوردہ الامام الاجل السیوطی فی الخصائص الکبریٰ اس عہد ربانی کے مطابق ہمیشہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثنا نشر مناقب وذکر مناصب حضور سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سے رطب اللسان رہتے اور اپنی پاک مبارک مجالس ومحافل ملائک منزل کو حضور کی یاد ومدح سے زینت دیتے اور اپنی امتوں سے حضور پُر نور پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا عہد لیتے۔ یہانتک کہ وہ پچھلا مژدہ رساں کنواری بتول کا ستھرا بیٹا مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کہتا تشریف لایا اور جب سب ستارے روشن مہ پارے تمکن غیب میں گئے آفتاب عالمتاب ختمیت نے باہزاراں ہزار جاہ وجلال طلوع اجلال فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین دبارک وسلم دھر الداھرین،

ابن عساکر سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی لم یزل اللہ تعالیٰ یقدم فی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی ادم فمن بعدہ ولم تزل الامم تتباشر بہ وتستفتح بہ حتی اخرجہ اللہ فی خیر امتہ وفی خیر قرون وفی خیر اصحاب وفی خیر بلد ہمیشہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں آدم اور اُن کے بعد کے سب انبیاء علیہم الصلوٰت والسلام سے پیشین گوئی فرماتا رہا اور قدیم سے سب اُمتیں تشریف آوری حضور کی خوشیاں مناتیں اور حضور کے توسل سے اپنے اعداء پر فتح مانگتی آئیں۔ یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو بہترین امم بہترین قرون وبہترین اصحاب وبہترین بلاد میں ظاہر فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس کی تصدیق قرآن عظیم میں ہے، وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ؕ یعنی اس نبی کے ظہور سے

ف: حضور نبی الانبیاء ہیں اور حضور کی بعثت اوّل دنیا سے آخر عالم تک تمام مخلوق کو عام۔

پہلے کافروں پر اس کے وسیلہ سے فتح چاہتے۔ پھر جب وہ جانا پہچانا ان کے پاس تشریف لایا منکر ہو بیٹھے۔ تو خدا کی پھٹکار منکروں پر علما فرماتے ہیں۔ جب یہود مشرکوں سے لڑتے دعا کرتے اللھم انصرنا علیھم بالنبی المبعوث فی اخر الزمان الذی نجد صفتہ فی التورٰۃ الٰہی ہمیں مدد دے اُن پر صدقہ اس نبی آخر الزمان کا جس کی نعت ہم توریت میں پاتے ہیں۔ اس دُعا کی برکت سے انہیں فتح دی جاتی۔ اسی پیمان الٰہی کا سبب ہے کہ حدیث میں آیا حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والذی نفسی بیدہ لو ان موسٰی کان حیا الیوم ما وسعہ الا ان یتبعنی قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آج اگر موسٰی دُنیا میں ہوتے میری پیروی کے سوا ان کو کچھ گنجائش نہ ہوتی۔ اخرجہ الامام احمد والدارمی والبیھقی فی شعب الایمان عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما وابو نعیم فی دلائل النبوۃ واللفظ لہ عن امیر المومنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یہی باعث ہے کہ جب آخر الزمان میں حضرت سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائینگے باآنکہ بدستور منصب رفیع نبوت و رسالت پر ہونگے۔ حضور پُرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُمتی بن کر رہیں گے، حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے۔ حضور کے ایک اُمتی و نائب یعنی امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔ کیسا حال ہوگا تمہارا جب ابن مریم تم میں اُتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ اخرجہ الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس عہد واثق کی پوری تائید و توکید حق عز جلالہ نے توریت مقدس میں فرمائی۔ جس کی بعض آئتیں انشاء اللہ تعالیٰ تابش اول ہیکل دوم میں مذکور ہوں گی۔ امام علامہ تقی الملۃ والدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی سُبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں ایک نفیس رسالہ التعظیم والمنۃ

نی لتؤ منن بہ ولتنصرنہ لکھا۔ اور اُس میں آیت مذکورہ سے ثابت فرمایا۔ کہ ہمارے حضور صلوات اللہ تعالےٰ وسلامہ علیہ سب انبیاء کے نبی ہیں۔ اور تمام انبیاءٔ ومرسلین اور ان کی امتیں سب حضور کے اُمتی حضور کی نبوت ورسالت زمانۂ سیدنا ابوالبشر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روز قیامت تک جمیع خلق اللہ کو عام شامل ہے۔ اور حضور کا ارشاد وکنت نبیا وآدم بین الروح والجسد اپنے معنی حقیقی پر ہے۔ اگر ہمارے حضور حضرت آدم ونوح وابراہیم وموسےٰ وعیسےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے زمانہ میں ظہور فرماتے اُن پر فرض ہوتا۔ کہ حضور پر ایمان لاتے اور حضور کے مددگار رہتے اسی کا اللہ تعالےٰ نے اُن سے عہد لیا تھا۔

اور حضور کے نبی الانبیاء ہونے ہی کا باعث ہے کہ شب اسرا تمام انبیاء ومرسلین نے حضور کی اقتدا کی اور اس کا پورا ظہور روز نشور ہوگا۔ جب حضور کے زیر لواآدم ومن سواکافہ رسل وانبیاء ہوں گے، صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین)
یہ رسالہ نہایت نفیس کلام پر مشتمل جسے امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ اور امام شہاب الدین قسطلانی نے مواہب لدنیہ اور ائمۂ مابعد نے اپنی تصانیف منیعہ میں نقل کیا۔ اور اُسے نعمت عظمیٰ ومواہب کبریٰ سمجھا۔ من شاء التفصیل فلیرجع الی کلماتہم رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین۔

بالجملہ مسلمان بہ نگاہ ایمان اس آیہ کریمہ کے مفادات عظیمہ پر غور کرے۔ صاف صریح ارشاد فرما رہی ہے۔ کہ محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اصل الاصول ہیں۔ محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم رسولوں کے رسول ہیں اُمتیوں کو جو نسبت انبیاء ورسل سے ہے، وہ نسبت انبیا ورسل کو اس سید الکل سے ہے۔ امتیوں پر فرض کرتے ہیں رسولوں پر ایمان لاؤ رسولوں سے عہد وپیمان لیتے ہیں۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گرویدگی فرماؤ۔ غرض صاف صاف جتا رہے ہیں۔ کہ مقصود اصلی ایک وہی ہیں۔ باقی تم سب تابع وطفیلی۔ ع

نوٹ: لتؤمنن بہ ولتنصرنہ کے بعض لطائف

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل

اقول وباللہ التوفیق پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ اِس مضمون کو قرآنِ عظیم نے کس قدر مہتم بالشان ٹھہرایا۔ اور طرح طرح سے موکد فرمایا۔ اولاً انبیا علیہم الصلوٰۃ والثنا معصومین ہیں، زنہار حکم الٰہی کا خلاف اُن سے متحمل نہیں کافی تھا۔ کہ رب تبارک وتعالےٰ بطریق امر انہیں ارشاد فرماتا۔ اگر وہ نبی تمہارے پاس آئے اُس پر ایمان لانا اور اُس کی مدد کرنا۔ مگر اس قدر پر اکتفا نہ فرمایا۔ بلکہ اُن سے عہد و پیمان لیا۔ یہ عہد عہد اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے بعد دوسرا پیمان تھا۔ جیسے کلمہ طیبہ میں لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ تاکہ ظاہر ہو کہ تمام ماسوائے اللہ پر پہلا فرض ربوبیتِ الٰہیہ کا اذعان ہے، پھر اس کے برابر رسالت محمدیہ پر ایمان صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وبارک وشرف وبجل وعظم ثانیاً اس عہد کو لام قسم سے موکد فرمایا۔ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ جس طرح نوابوں سے بیعتِ سلاطین پر قسمیں لی جاتی ہیں۔

امام سبکی فرماتے ہیں۔ شاید سوگند بیعت اسی آیت سے ماخوذ ہوئی ہے، ثالثاً نون تاکید رابعاً وہ بھی ثقیلہ لاکر نقل تاکید کو اور دوبالا فرمایا خامساً یہ کمال اہتمام ملاحظہ کیجیے کہ حضرات انبیا ابھی جواب نہ دینے پائے۔ کہ خود ہی تقدیم فرما کر پوچھتے ہیں۔ ءَاَقْرَرْتُمْ کیا تم اس امر پر اقرار لاتے ہو۔ یعنی کمال تعجیل وتسجیل مقصود ہے سادساً اس قدر پر بھی بس نہ فرمائی بلکہ ارشاد ہوا۔ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ خالی اقرار نہیں بلکہ اس پر میرا بھاری ذمہ لو سابعاً علیہ یا علی ھذا کی جگہ علیٰ ذٰلکم فرمایا۔ کہ بُعد اشارت دلیل عظمت ہو۔ ثامناً اور ترقی ہوئی۔ کہ فَاشْهَدُوْا ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ۔ حالانکہ معاذ اللہ اقرار کر کے مکر جانا اُن پاک مقدس جنابوں سے معقول نہ تھا۔ تاسعاً کمال یہ ہے کہ فقط اُن کی گواہیوں پر بھی اکتفا نہ ہوئی۔ بلکہ ارشاد فرمایا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں۔ عاشراً سب سے زیادہ نہایت کاریہ ہے

کہ اس قدر عظیم جلیل تاکیدوں کے بعد باآنکہ انبیاء کو عصمت عطا فرمائی یہ سخت شدید تہدید بھی فرما دی گئی۔ کہ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْن۔ اب جو اس اقرار سے پھریگا۔ فاسق ٹھہریگا۔ اللہ اللہ یہ وہی اعتنائے تام واہتمام تمام ہے جو باری تعالیٰ کو اپنی توحید کے بارے میں منظور رہوا۔ کہ ملٰئکہ معصومین کے حق میں ارشاد کرتا ہے، وَمَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِکَ نَجْزِیْهِ جَهَنَّمَ ؕ کَذٰلِکَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ۔ جو ان میں سے کہے گا میں اللہ کے سوا معبود ہوں اسے ہم جہنم کی سزا دیں گے۔ ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ ستمگاروں کو) گویا اشارہ فرماتے ہیں جسطرح ہمیں ایمان کے جزاوّل لا الٰہ الا اللہ کا اہتمام ہے یوہیں جزو دوم محمد رسول اللہ سے اعتنائے تام ہے۔ میں تمام جہان کا خدا کہ ملٰئکہ مقربین بھی میری بندگی سے سر نہیں پھیر سکتے اور میرا محبوب سارے عالم کا رسول ومقتدا کہ انبیاء ومرسلین بھی اس کی بیعت وخدمت کے محیط دائرہ میں داخل ہوئے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ اس سے بڑھکر حضور کی سیادت عامہ وفضیلت تامہ پر کونسی دلیل درکار ہے فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَة

آیت ثانیہ

قال عزّ وجلّ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

اے محبوب ہمنے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لئے (

عالم ماسوائے اللہ کو کہتے ہیں جسمیں انبیاء وملٰئکہ سب داخل تو لاجرم حضور پُرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سب پر رحمت ونعمت رب الارباب

ہوتے اور وہ سب حضور کی سرکارِ عالم مدار سے بہرہ مند و فیضیاب اسی لئے اولیائے کاملین و علمائے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں کہ ازل سے ابد تک ارض و سما میں اولیٰ و آخرت میں دُنیا و دین میں روح و جسم میں چھوٹی یا بڑی بہت یا تھوڑی جو نعمت و دولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی کما بیّنّاہ بتوفیق اللہ تعالیٰ فی رسالتنا سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ امام فخر الدین رازی نے اس آیہ کریمہ کے تحت میں لکھا لما کان رحمۃ للعٰلمین لزم ان یکون افضل من کل العلمین جب حضور تمام عالم کے لئے رحمت ہیں واجب ہوا کہ تمام ماسوائے اللہ سے افضل ہوں قلت وادعاء التخصیص خروج عن الظاھر بلا دلیل ولا وھو لا یجوز عند عاقل فضلا عن فاضل واللہ الھادی۔

آیت ثالثہ

قال جل ذکرہٗ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ نہ بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر ساتھ زبان اس کی قوم کے علماء فرماتے ہیں یہ آیہ کریمہ دلیل ہے کہ انبیائے سابقین سب خاص اپنی قوم پر رسول کر کے بھیجے جاتے

اقول

وقال اللہ تعالیٰ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ وقال تعالیٰ وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا وقال تعالیٰ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا وقال تعالیٰ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖ وقال تعالیٰ وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا وقال تعالیٰ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِھِمْ مُّوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِہٖ وقال تعالیٰ وَتِلْکَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰھَآ اِبْرٰھِیْمَ عَلٰی قَوْمِہٖ ط وقال تعالیٰ عن عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لا اسی لئے صحیح حدیث میں فرمایا

(۴) فی یونس علیہ السلام وَاَرْسَلْنٰہُ اِلٰی مِائَۃِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ وقال تعالیٰ

كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا۔ رواہ الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری روائیت میں آیا۔ کان النبی یبعث الی قریۃ لا یعدوھا نبی ایک بستی کی طرف مبعوث ہوتا جس کے آگے تجاوز نہ کرتا رواہ ابویعلی عن عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے فرماتا ہے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ نہ بھیجا ہم نے تمہیں مگر سب لوگوں کے لئے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا پر بہت لوگ بے خبر ہیں وقال تعالیٰ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا تو فرما اے لوگو! میں خدا کا رسول ہوں تم سب کیطرف وقال تعالیٰ تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر کہ ڈر سنانے والا ہو سارے جہاں کو۔ اسی لئے خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَآفَّةً میں تمام مخلوق الٰہی کیطرف بھیجا گیا (اخرجہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضور کی افضلیت مطلقہ کی یہ دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ارشادات سے ہے دارمی ابویعلی طبرانی بیہقی روایت کرتے ہیں اس جناب نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیاء و ملئکہ سے افضل کیا حاضرین نے انبیاء پر وجہ تفضیل پوچھی فرمایا ان اللہ تعالیٰ قال وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ وقال لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ فارسلہ الی الانس والجن یعنی اللہ تعالیٰ نے اور رسولوں کیلئے فرمایا ہم نے نہ بھیجا کوئی رسول مگر ساتھ زبان اس کی قوم کے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے فرمایا ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رسول سب لوگوں کے لئے تو حضور کو تمام انس و جن کا رسول بنایا، علما فرماتے ہیں رسالت والا کا تمام انس و جن کو شامل ہونا اجماعی ہے اور محققین کے نزدیک ملئکہ کو بھی شامل کما حققناہ بتوفیق اللّٰہ تعالیٰ فی رسالۃ (جلال جبریل بلکہ تحقیق یہ ہے کہ حجر و شجر و ارض و سما و جبال و بحار تمام ماسوا اللہ اس کے احاطہ عامہ و دائرہ تامہ میں داخل اور خود قرآن عظیم میں لفظ عٰلمین اور روایت صحیح مسلم میں لفظ خلق وہ بھی مؤکد بکلمۃ کافۃ اس مطلب پر اصل الاصل طبرانی معجم کبیر میں یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامن شیٔ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الجن والانس کوئی چیز نہیں جو مجھے رسول اللہ نہ جانتی ہو مگر بے ایمان جن و آدمی) اب نظر کیجئے کہ یہ آیت کتنی وجہ[1] سے افضلیت مطلقہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حجت ہے اولاً اس موازنہ سے خود واضح ہے کہ انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم ایک ایک شہر کے ناظم تھے اور حضور پر نور سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سلطان ہفت کشور بلکہ بادشاہ زمین و آسمان ثانیاً اعبائے رسالت سخت گرانبار ہیں اور ان کا تحمل بغایت دشوار انا سنلقی علیک قولا ثقیلا۔ اسی لئے موسیٰ و ہارون سے عالی ہمتوں کو پہلے ہی تاکید ہوئی لا تنیا فی ذکری دیکھو میرے ذکر میں سست نہ ہو جانا، پھر جس کی رسالت ایک قوم خاص کی طرف اس کی مشقت تو اس قدر جس کی رسالت نے انس و جن و شرق و غرب کو گھیر لیا اس کی مؤنت کس قدر پھر جیسی مشقت ویسا ہی اجر اور جتنی خدمت اتنی ہی قدر افضل العبادات احمزھا ثالثاً جیسا جلیل کام ہو ویسا ہی جلالت والا اس کے لئے درکار ہوتا ہے بادشاہ چھوٹی

---

[1] ان میں بعض وجوہ افادہ علماء ہیں اور اکثر بحمد اللہ تعالیٰ استخراج فقیر ۱۲۔

چھوٹی مہموں پر افسران ماتحت کو بھیجتا ہے اور سخت عظیم مہم پر امیر الامراو سردار اعظم
کو لاجرم رسالت خاصہ و بعثت عامہ میں جو تفرقہ ہے وہی فرق مراتب ان خاص
رسولوں اور اس رسول الکل میں ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین رابعًا یوہیں حکیم
کی شان یہ ہے کہ جیسے علوشان کا آدمی ہو اسے ویسے ہی عالی شان کام پر مقرر کریں
کہ جسطرح بڑے کام پر چھوٹے سردار کا تعین اس کے سرانجام نہ ہونے کا موجب یونہیں
چھوٹے کام پر بڑے سردار کا تقرر نگاہوں میں اس کے ہلکے پن کا جالب خامسًا جتنا
کام زیادہ اتنا ہی اس کے لئے سامان زیادہ نواب کو اپنے انتظام ریاست میں فوج
وخزانہ اسی کے لائق درکار اور بادشاہ عظیم خصوصًا سلطان ہفت اقلیم کو اس کے رتق
وفتق ونظم ونسق میں اسی کے موافق اور یہاں سامان وہ تائید الٰہی و تربیت ربانی ہے
جو حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والثنا پر مبذول ہوتی ہے تو ضرور ہے کہ جو علوم و معارف
قلب اقدس پر القا ہوئے معارف و علوم جمیع انبیا سے اکثر و اوفیٰ ہوں افادہ
الامام الحکیم الترمذی ونقلہ عنہ فی الکبیر الرازی (قول) پھر یہ بھی دیکھا
کہ انبیا کو ادائے امانت و ابلاغ رسالت میں کن کن باتوں کی حاجت ہوتی ہے۔
حلم کہ گستاخی کفار پر تنگدل نہ ہوں دَعْ اَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔
صبر کہ ان کی اذیتوں سے گھبرا نہ جائیں فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ
الرُّسُلِ۔
تواضع کہ ان کی صحبت سے نفور نہ ہوں وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔
رفق ولینت کہ قلوب ان کی طرف راغب ہوں۔ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ
لِنْتَ لَهُمْ الآیہ
رحمت کہ واسطۂ افاضۂ خیرات ہوں رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ۔

شجاعت کہ کثرتِ اعدا کو خیال میں نہ لائیں اِنِّی لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْن

جود و سخاوت کہ باعثِ تالیف قلوب ہو فان الانسان عبید الاحسان وجبلت القلوب علی حب من احسن الیها ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک۔

عفو و مغفرت کہ نادان جاہل فیض پاسکیں فاعف عنہم واصفح ۵ ان اللہ یحب المحسنین۔

استغنا و قناعت کہ جہاں اس دعویٰ عظمیٰ کو طلب دنیا پر محمول نہ کریں لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ۔

جمالِ عدل کہ تثقیف و تادیب و تربیت امت میں جس کی رعایت کریں وَاِنْ حَکَمْتَ بَیْنَھُمْ فَاحْکُمْ بِالْقِسْطِ۔

کمالِ عقل کہ اصل فضائل و منبع فواضل ہے ولہذا عورت کبھی نبی نہیں ہوئی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًا نہ کبھی اہل بادیہ و سکان دہ کو نبوت ملی کہ جفا و غلظت ان کی طینت ہوتی ہے اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنْ اَھْلِ الْقُرٰی ای اھل الامصار حدیث میں ہے مَنْ بَدَا جَفَا[1] اسی طرح لطافت نسب و حسن سیرت و صورت سب ہی صفات جمیلہ کی حاجت ہے کہ انکی کسی بات پر نکتہ چینی نہ ہو غرض یہ سب انہیں خزائن سے ہیں جو ان سلاطین حقیقت کو عطا ہوتے ہیں پھر جس کی سلطنت عظیم اس کے خزائن عظیم۔

حدیث[2] میں ہے اِنَّ اللہَ تعالٰی یُنْزِلُ الْمَعُوْنَۃَ عَلٰی قَدْرِ الْمُؤْنَۃِ تو ضرور

---

[1] اخرجہ احمد عن البراء بسند صحیح والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس بسند حسن ۱۲

[2] اخرجہ ابن عدی وابن لال عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ تمامہ وینزل الصبر علی قدر البلاء

ہوا کہ ہمارے حضور ان سب اخلاق فاضلہ و اوصاف کاملہ میں تمام انبیاء سے اتم و اکمل و اعلیٰ و اجل ہوں اسی لئے خود ارشاد فرماتے ہیں انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا اخرجہ البخاری فی الادب وابن سعد والحاکم والبیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح وہب بن منبہ فرماتے ہیں میں نے اکثر کتب آسمانی میں لکھا دیکھا کہ روز آفرینش دنیا سے قیامت تک تمام جہان کے لوگوں کو جتنی عقل عطا کی ہے وہ سب ملکر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عقل کے آگے ایسی ہے جیسے تمام ریگستان دنیا کے سامنے ریت کا ایک دانہ۔

سادساً ہم اوپر بیان کر آئے کہ حضور کی رسالت زمانہ بعثت سے مخصوص نہیں بلکہ اولین و آخرین سب کو حاوی ترمذی جامع میں فاذ تحسین واللفظ لہ اور حاکم و بیہقی و ابونعیم دابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور احمد مسند اور بخاری تاریخ میں اور ابن سعد و حاکم و بیہقی وابونعیم میسرۃ الفجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بزار و طبرانی وابونعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابونعیم بطریق عثمانی امیرالمومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن سعد ابن ابی الجدعاء مطرف بن عبداللہ بن الشخیر و عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے باسانید متباینہ والفاظ متقاربہ راوی حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی متی وجبت لک النبوۃ حضور کے لئے نبوۃ کس وقت ثابت ہوئی فرمایا وادم بین الروح والجسد جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے) جل الحفظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابہ میں حدیث میسرہ کی نسبت فرمایا سندہ قوی الخ

؎ آدم سرد تن آب و گل داشت کو حکم بملک جان و دل داشت

اسی لئے اکابر علماء تصریح فرماتے ہیں کہ جس کا خدا خالق ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوت میں فرماتے ہیں۔ چوں بود خلق آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظم الاخلاق بعث کرد خدائے تعالیٰ او را بسوئے کافۂ ناس و مقصور نہ گردانید رسالت او را بر ناس بلکہ عام گردانید جن وانس را بلکہ بر جن وانس نیز مقصور نگردانید تا آنکہ عام شد تمام عالمین را پس ہر کہ اللہ تعالیٰ پروردگار اوست محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسول اوست۔

اب تو یہ دلیل اور بھی زیادہ عظیم وجلیل ہوگئی کہ ثابت ہوا جو نسبت انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے خاص ایک بستی کے لوگوں کو ہوتی وہ نسبت اس سرکار عرش وقار سے ہر ذرۂ مخلوق وہر فرد ماسوی اللہ یہاں تک کہ خود حضرات انبیاء ومرسلین کو ہے اور رسول کا اپنی امت سے افضل ہونا بدیہی والحمد للہ رب العلمین۔

آیت رابعہ قال عزمن قائل تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی کچھ ان میں وہ ہیں جن سے خدا نے کلام کیا اور ان میں بعض کو درجوں بلند فرمایا۔ ائمہ فرماتے ہیں یہاں اس بعض سے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں کہ انہیں سب انبیا پر رفعت وعظمت بخشی کما نص علیہ البغوی والبیضاوی والنسفی والسیوطی والقسطلانی والزرقانی والشامی والحلبی وغیرھم واقتصار الجلالین دلیل انہ اصح الاقوال لالتزام ذالک فی الجلالین اور یوں مبہم ذکر فرمانے میں حضور کے ظہور افضلیت وشہرت سیادت کی طرف اشارہ تامہ ہے۔ یعنی یہ وہ ہیں کہ نام لو یا نہ لو انہیں کی طرف ذہن جائے گا اور کوئی دوسرا خیال میں نہ آئے گا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیر کہتا ہے اہل محبت جانتے ہیں کہ اس ابہام تام میں کیا لطف ومزہ ہے

ع اے گل بتو خرسندم تو بوئے کسی داری

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید — کہ ز انفاس خوشش بوئے کسی می آید

ع کسی کا دو قدم چلنا یہاں پامال ہو جانا۔

آیت خامسہ قال تبارک اسمہ هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔

وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور سچا دین لیکر کہ اسے غالب کرے سب دینوں پر اور خدا کافی ہے گواہ) اور اس اُمت مرحومہ سے فرماتا ہے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تم سب سے بہتر اُمت ہو کہ لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی آیات کریمہ ناطق کہ حضور کا دین تمام ادیان سے اعلیٰ و اکمل اور حضور کی اُمت سب امم سے بہتر و افضل تو لا جرم اس دین کا صاحب اور اس اُمت کا آقا سب دین و اُمت والوں سے افضل و اعلیٰ امام احمد و ترمذی باِفادہ تحسین ابن ماجہ و حاکم معٰویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں انکم تتمون سبعین امۃ انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ تم ستر اُمتوں کو پورا کرتے ہو کہ اللہ کے نزدیک ان سب سے بہتر و بزرگ تر تم ہو۔

آیت سادسہ قال جلت عظمتہ يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ وقال تعالیٰ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وقال تعالیٰ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا وقال تعالیٰ يٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ وقال تعالیٰ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وقال تعالیٰ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً وقال تعالیٰ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ وقال تعالیٰ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ غرض قرآن عظیم کا عام محاورہ ہے کہ تمام انبیائے کرام کو نام لیکر پکارتا ہے مگر جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرمایا ہے حضور کے اوصاف جلیلہ و القاب جمیلہ ہی سے یاد کیا ہے۔

لہ استدل الامام ابن سبع بہذہ الآیۃ علی ان شرعنا ناسخ الشرائع کما ذکرہ فی الخصائص الکبری

(باقی اگلے صفحہ پر)

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ اے نبی ہم نے تجھے رسول کیا یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ اے رسول پہنچا جو تیری طرف اترا یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اے کپڑا اوڑھے لیٹنے والے رات میں قیام فرما یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ اے جھرمٹ مارنے والے کھڑا ہو لوگوں کو ڈر سنا یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اے یٰس یا اے سردار مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی بیشک تو مرسلوں سے ہے طٰہٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی اے طٰہٰ یا اے پاکیزہ رہنما ہم نے تجھ پر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑے) ہر ذی عقل جانتا ہے کہ جان ندائوں اور ان خطابوں کو سنے گا بالبداہتہ حضور سید المرسلین و انبیائے سابقین کا فرق جان لے گا۔ ؎

یا آدم ست با پدر انبیا خطاب　　　　یا ایہا النبی خطاب محمد ست

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام عزالدین بن عبدالسلام وغیرہ علمائے کرام فرماتے ہیں بادشاہ جب اپنے تمام امراء کو نام لے کر پکارے اور ان میں خاص ایک مقرب کو یوں ندا فرمایا کرے اے مقرب حضرت اے نائب سلطنت اے صاحب عزت اے سردار مملکت تو کیا کسی طرح محل ریب و شک باقی رہے گا کہ یہ بندہ بارگاہ سلطانی میں سب سے زیادہ عزت و وجاہت والا اور سرکار سلطانی کو تمام عمائد و اراکین سے بڑھ کر پیارا ہے فقیر کہتا ہے غفر اللہ تعالیٰ لہ خصوصاً یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۙ و یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ تو وہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰) فاذا دان الدین فی الآیۃ علی عموم الحقیقی شامل للادیان السابقۃ غیر مختص بالبیان الکفار الموجودۃ فی زمن الاسلام فتم الکلام ۱۲ منہ

ؔ استدل بھذہ الآیۃ الرازی والتفتازانی والقسطلانی وابن حجر المکی وغیرھم والعبد الضعیف ضم الیھا الآیۃ الاولی فسلمت من الجدال کما یعرفہ المتامل ۱۲ منہ

پیارے خطاب ہیں جن کا مزہ اہل محبت ہی جانتے ہیں ان آیتوں کے نزول کے وقت
سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالاپوشش اوڑھے جھرمٹ مارے لیٹے تھے۔
اسی وضع وحالت سے حضور کو یاد فرما کر ندا کی گئی بلاتشبیہ جسطرح سچا چاہنے
والا اپنے پیارے محبوب کو پکارے اور بانکی ٹوپی والے او دھانی دوپٹے والے ع
او دامن اٹھا کے جانے والے فسبحن اللہ والحمد للہ والصّلوٰۃ الزھرا علی
الحبیب ذی الجاہ ثم اقول نہایت یہ ہے کہ اسی لئے یہود مدینہ ومشرکین
مکہ جو حضور سے جاہلانہ گفتگوئیں کرتے ان مقالات خبیثہ کو بغرض رد وابطال
ومژدہ رسانی عذاب نکال بارہا نقل فرمایا گیا مگر ان گستاخوں کی اس بے ادبانہ
ندا کا نام لیکر حضور کو پکارتے مل نقل میں بھی ذکر نہ آیا ہاں جہاں انہوں نے وصف
کریم سے ندا کی تھی اگرچہ ان کے زعم میں بطور استہزا تھی اسے قرآن مجید نقل کر
لایا کہ قالوا یایھا الذی نزل علیہ الذکر بولے اے وہ جس پر قرآن اترا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخلاف حضرات انبیائے سابقین علیہم الصّلوٰۃ والتسلیم کہ ان سے
کفار کے مخاطبے ویسے ہی منقول ہیں یٰنوح قد جادلتنا ءانت فعلت ھذا
بالھتنا یٰابراھیم۔ یٰموسی ادع لنا ربک بما عھد عندک لع یصلح اتنا
بما تعبد نا یٰشعیب ما نفقہ کثیرا مما تقول بلکہ اس زمانہ کے مطیعین
بھی انبیا علیہم الصّلوٰۃ والتسلیم سے یوہیں خطاب کرتے ہیں اور قرآن عظیم نے اسی طرح
ان سے نقل فرمائی اسباط نے کہا یٰموسیٰ لن نصبر علیٰ طعام واحد حواریوں
نے کہا یٰعیسی ابن مریم ھل یستطیع ربک یہاں اس کا یہ بندوبست
فرمایا کہ اس امت مرحومہ پر اس نبی کریم علیہ افضل الصّلوٰۃ والتسلیم کا نام پاک لیکر
خطاب کرنا ہی حرام ٹھہرایا۔ قال اللہ تعالیٰ لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم
کدعاء بعضکم بعضاً رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسے ایک

دوسرے کو پکارتے ہو) کہ اے زید اے عمرو بلکہ یوں عرض کرو یا رسول اللہ۔ یا نبی اللہ۔ یا سید المرسلین یا خاتم النبیین یا شفیع المذنبین صلی اللہ علیک وسلم وعلی آلک اجمعین۔ ابو نعیم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں راوی قال کانوا یقولون یا محمد یا ابا القاسم فنھٰہم اللہ عن ذالک اعظاما لنبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ یا رسول اللہ یعنی پہلے حضور کو یا محمد یا ابا لقاسم کہا جاتا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تعظیم کو اس سے نہی فرمائی جب سے صحابہ کرام یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہا کرتے۔ بیہقی امام علقمہ و امام اسود اور ابو نعیم امام حسن بصری و امام سعید بن جبیر سے تفسیر کریمۂ مذکورہ میں راوی لا تقولوا یا محمد ولکن قولوا یا رسول اللہ یا نبی اللہ یعنی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یا محمد نہ کہو بلکہ یا نبی اللہ یا رسول کہو) اسی طرح امام قتادہ تلمیذ انس بن مالک سے روایت کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ولہذا علما تصریح فرماتے ہیں۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام لیکر ندا کرنی حرام ہے۔ اور واقعی محل انصاف ہے۔ جسے اسکا مالک و مولےٰ تبارک و تعالیٰ نام لے کر نہ پکارے غلام کی کیا مجال کہ راہ ادب سے تجاوز کرے۔ بلکہ امام زین الدین مراغی وغیرہ محققین نے فرمایا۔ اگر یہ لفظ کسی دعا میں وارد ہو خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی جیسے دعائے یا محمد انی توجہت بک الی ربی تاہم اس کی جگہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہنا چاہیئے۔ حالانکہ الفاظ دعا میں حتی الوسع تغیر نہیں کی جاتی۔ کما یدل علیہ حدیث نبیک الذی ارسلت ورسولک الذی ارسلت یہ مسئلہ مہمہ جس سے اکثر اہل زمانہ غافل ہیں۔ نہایت واجب الحفظ فقیر غفر اللہ تعالےٰ لہ نے اسکی تفصیل اپنے مجموعہ فتاوی مسمّٰے بہ العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ میں ذکر کی وباللہ التوفیق خیر یہ تو خود حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معاملہ سقا حضور کے صدقہ میں اس اُمت مرحومہ کا خطاب بھی خطاب امم سابقہ سے ممتاز ٹھہرا۔ اگلی امتوں کو اللہ تعالیٰ یا یہا المسلکین فرمایا کرتا۔ توریت مقدس میں جا بجا یہی لفظ ارشاد ہوا ہے قال خیثمۃ رواہ ابن ابی حاتم اوردہ السیوطی فی الخصائص الکبری اور اس امت مرحومہ کو جب ندا فرمائی ہے۔ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فرمایا گیا ہے یعنی اے ایمان والو) اُمتی کے لئے اس سے زیادہ اور کیا فضیلت ہوگی۔ سچ ہے پیارے کے علاقہ والے بھی پیارے آخر نہ سنا کہ فرماتا ہے۔ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ میری پیروی کرو اللہ کے محبوب ہو جاؤ گے۔

آیت سابعہ

قَالَ جَلَّ جَلَالُہٗ لَعَمْرُکَ اِنَّہُمْ لَفِیْ سَکْرَتِہِمْ یَعْمَہُوْنَ[1] حق جل وعلا اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے فرماتا ہے تیری جان کی قسم وہ کافر اپنے نشہ میں اندھے ہو رہے ہیں۔ وَقَالَ تعالیٰ لَآ اُقْسِمُ بِہٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِہٰذَا الْبَلَدِ مجھے قسم یاد کرتا ہوں اس شہر کی تم اس شہر میں جلوہ فرما ہو۔ وَقَالَ تَعَالٰی وَقِیْلِہٖ یٰرَبِّ اِنَّ ہٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ مجھے قسم ہے رسول کے اس کہنے کی کہ اے رب میرے یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ وَقَالَ تعالیٰ وَالْعَصْرِ قسم زمانہ برکت نشان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی) اے مسلمان یہ مرتبہ جلیلہ اس جان محبوبیت کے سوا کسے میسر ہوا کہ قرآن عظیم نے ان کے شہر کی قسم کھائی۔ ان کی باتوں کی قسم کھائی۔ ان کے زمانے کی قسم کھائی۔

---

[1] قلت اغفل الامام القسطلانی ھذہ الآیۃ فی المواھب وقد سرغ فیما ھذا المعنی الامام النسفی فی المدارک ۱۲ منہ

انکی جان کی قسم کھائی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہاں اے مسلمان محبوبیت کبرے کے یہی معنی ہیں والحمد للہ رب العالمین ابن مردویہ اپنی تفسیر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ماحلف اللہ بحیاۃ احد قط الا بحیاۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال تعالیٰ لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون ٥ وحیاتک یا محمد یعنی اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی کی زندگی کی قسم یاد نہ فرمائی سوا محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ آیۂ لعمرک میں فرمایا تیری جان کی قسم[1] اے محمد) ابویعلی ابن جریر ابن مردویہ بیہقی ابونعیم ابن عساکر بغوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ماخلق اللہ وما ذرأ وما برأ نفسا اکرم علیہ من محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وماحلف اللہ بحیاۃ احد قط الا بحیاۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون ٥ اللہ تعالےٰ نے ایسا کوئی نہ بنایا نہ پیدا کیا نہ آفرینش فرمایا جو اسے محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو۔ نہ کبھی انکی جان کے سوا کسی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد کرتا ہے مجھے تیری جان کی قسم وہ کافر اپنی مستی میں بہک رہے ہیں۔ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی احیاء العلوم اور امام محمد بن

---

[1] ذکر ھذہ التاویل فی التفسیر الکبیر ثم القاضی البیضاوی فی تفسیرہ و تبعھما القسطلانی واقرہ الزرقانی۔ ۱۲ ذکرہ فی الاحیاء والمدخل بطولہ وفی المواھب والنسیم کلمات منہ ذکرنا الامام القاضی عیاض فی الشفاء وعزاہ الامام الجلال السیوطی فی مناھل الصفا لصاحب اقتباس الانوار ولابن الحاج فی مدخلہ قال وکفی بذالک سند المثلہ فانہ لیس مما یتعلق بہ الاحکام اھ وذکرہ فی النسیم اقول وھو کلام نفیس
(باقی اگلے صفحہ پر)

الحاج جوہری مکی مدخل اور امام احمد محمد خطیب قسطلانی مواہب لدنیہ اور علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں ناقل حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ ایک حدیث طویل میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں۔

بابی انت وامی یارسول اللہ قد بلغ من فضیلتک عند اللہ تعالی ان اقسم بحیاتک دون سائر الانبیاء ولقد بلغ من فضیلتک عندہ ان اقسم بتراب قدمیک فقال لآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ یارسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان بیشک حضور کی بزرگی خدا کے نزدیک اس حد کو پہنچی کہ حضور کی زندگی کی قسم یاد فرمائی۔ نہ باقی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اور تحقیق حضور کی فضیلت خدا کے یہاں اس نہایت کو ٹھہری کہ حضور کی خاک پا کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد کرتا ہے کہ مجھے قسم اس شہر کی شیخ محقق رحمہ اللہ تعالے مدارج میں فرماتے ہیں۔ ایں لفظ بظاہر نظر سخت می در آید نسبت بجناب عزت چوں گویند کہ سوگندی خورد بخاکپائے حضرت رسالت و نظر بحقیقت معنی صاف و پاک است کہ غبارے نیست بر آں و تحقیق ایں سخن آنست کہ سوگند خوردن حضرت رب العزۃ جل جلالہ بچیزے غیر ذات و صفات خود برائے اظہار شرف و فضیلت و تمیز آں چیز است نزد مردم و نسبت بایشان تا بدانند کہ آں امرے عظیم و شریف است

طویل جلیل رثی بہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حین تحقق لہ موتہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم بخطبۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالے عنہ کما یظہر بمراجعۃ الحدیث بطولہ فما وقع فی شرح المواھب للعلامۃ الزرقانی فی المقصد السادس تحت الایۃ اقسم بھذا لبلد ان عمر رضی اللہ تعالے عنہ قال للنبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم واقرہ

نہ آنکہ عظمت نسبت بوی تعالٰے الخ

آیت ثامنہ قرآن عظیم میں جابجا حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء (۴)
حلم عظیم و فضل و کرم کے لائق جواب دیتے۔ سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
ان کی قوم نے کہا اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ بیشک ہم تمہیں کھلا گمراہ سمجھتے
ہیں) فرمایا یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝
اے میری قوم مجھے گمراہی سے کچھ علاقہ نہیں میں تو رسول ہوں۔ پروردگار عالم کیطرف
سے) سیدنا ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عاد نے کہا۔ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ
وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝ یقیناً ہم تمہیں حماقت میں خیال کرتے ہیں۔ اور
ہمارے گمان میں تم بے شک جھوٹے ہو) فرمایا یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ
لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ انبیائے سابقین اعتراضات کفار کے خود جواب
دیتے اور حضور کی طرف سے رب العلمین۔ اے میری قوم مجھ میں اصلاً سفاہت نہیں
میں تو پیغمبر ہوں رب العلمین کا) سیدنا شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مدین نے کہا
اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْنَا ضَعِیْفًا ۚ وَ لَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ ۝ ہم
تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں۔ اور اگر تمہارے ساتھ کے یہ چند آدمی نہ ہوتے تو ہم
تمہیں پتھروں سے مارتے اور کچھ تم ہماری نگاہ میں عزت والے نہیں) فرمایا
یٰقَوْمِ اَرَهْطِیْۤ اَعَزُّ عَلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِیًّا ؕ اے میری
قوم کیا میرے کنبے کے یہ معدود لوگ تمہارے نزدیک اللہ سے زیادہ زبردست ہیں۔
اور اُسے تم بالکل بھلائے بیٹھے ہو) سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرعون
نے کہا۔ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ۝ میرے گمان میں تو اے موسیٰ تم پر جادو
ہوا) فرمایا لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بَصَآىِٕرَ ۚ
وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝ تو خوب جانتا ہے کہ انھیں نہ اتارا مگر آسمان

(۴) سے کفار کی جاہلانہ جدال مذکور ہے مطالعہ کر کے بظاہر کرے گا سفیہانہ طرح طرح سے حضرات انبیاء میں نسبت کلامی بیہودہ گوئی کرتے اور حضرات رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے

وزمین کے مالک نے دلوں کی آنکھیں کھولنے کو اور میرے یقین میں تو اے فرعون تو ہلاک ہونے والا ہے۔ مگر حضور سید المرسلین افضل المحبوبین محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین کی خدمت والا عظمت میں کفار نے جو زبان درازی کی ہے۔ ملک السمٰوات والارض جل جلالہٗ خود متکفل جواب ہوا ہے اور محبوب اکرم مطلوب اعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف سے آپ مدافعہ فرمایا ہے طرح طرح حضور کی تنزیہ و تبریت ارشاد فرمائی جابجا رفع الزام اعدائے لیام پر قسم یاد فرمائی یہانتک کہ غنی مغنی عز مجدہ نے ہر جواب وخطاب سے حضور کو غنی کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا جواب دینا حضور کے خود جواب دینے سے بدرجہا حضور کے لیے بہتر ہوا اور یہ وہ مرتبہ عظمیٰ ہے کہ نہایت نہیں رکھتا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (۱) کفار نے کہا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ (اے وہ جن پر قرآن اُترا بیشک تم مجنون ہو) حق جل علی نے فرمایا نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ؕ قسم قلم اور نوشتہائے ملائک کی تو اپنے رب کے فضل و کرم سے ہر گز مجنون نہیں وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ اور بیشک تیرے لیے اجر بے پایاں ہے) کہ تو ان دیوانوں کی بدزبانی پر صبر کرتا اور حلم و کرم سے پیش آتا ہے۔ مجنون تو چلتی ہوا سے الجھا کرتے ہیں۔ تیرا سا حلم و صبر کوئی تمام عالم کے عقلا میں تو بتا دے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ اور بیشک تو بڑے عظمت والے ادب تہذیب پر ہے) کہ ایک حلم و صبر کیا تیری جو خصلت ہے۔ اس درجہ عظیم و باشوکت ہو کہ اخلاق عاقلان جہاں مجتمع ہو کر اس کے ایک شمہ کو نہیں پہنچتے۔ پھر اس سے بڑھ کر اندھا کون جو تجھے ایسے لفظ سے یاد کرے۔ مگر یہ ان کا اندھا پن بھی چار روز کا ہے فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝ عنقریب تو بھی دیکھیگا۔ اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کسے

جنون ہے) آج اپنی بے خردی و دیوانگی و کور باطنی سے جو چاہیں کہہ لیں۔ یہ آنکھیں کھلنے کا دن قریب آتا ہے اور دوست و دشمن سب پر کھلا چاہتا ہے۔ کہ مجنون کون تھا (۲) وحی اُترنے میں جو کچھ دنوں دیر لگی کافر بولے اِنَّ مُحَمَّدًا وَّدَّعَهٗ رَبُّهٗ وَقَلَاهُ بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کے رب نے چھوڑ دیا اور دشمن پکڑا) حق جل و علا نے فرمایا وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى قسم ہے دن چڑھے کی اور قسم رات کی جب اندھیری ڈالے یا قسم اے محبوب تیرے روئے روشن کی اور قسم تیری زلف کی جب چمکتے رخساروں پر بکھر کر آئے مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن بنایا) اور یہ اشقیا بھی دل میں خوب سمجھتے ہیں کہ خدا کی تجھ پر کیسی مہر ہے اس مہر ہی کو دیکھ کر جلے جاتے ہیں اور حسد و عناد سے یہ طوفان جوڑتے اور اپنے جلے دل کے پھپولے پھوڑتے ہیں۔ مگر یہ خبر نہیں کہ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى بیشک آخرت تیرے لیے دنیا سے بہتر ہے۔ وہاں جو نعمتیں تجھے ملیں گی نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں نہ کسی بشر یا ملک کے خطرے میں آئیں جن کا اجمال یہ ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى قریب ہی تجھے تیرا رب اتنا دیگا کہ تو راضی ہو جائیگا) اس دن دوست دشمن سب پر کھل جائے گا کہ تیرے برابر کوئی محبوب نہ تھا۔ خیر اگر آج یہ اندھے آخرت کا یقین نہیں رکھتے تو تجھ پر خدا کی عظیم جلیل کثیر جزیل نعمتیں رحمتیں آج کی تو نہیں قدیم ہی سے ہیں۔ کیا تیرے پہلی احوال انہوں نے نہ دیکھے اور ان سے یقین حاصل نہ کیا کہ جو نظر عنایت تجھ پر ہے ایسی نہیں کہ کبھی بدل جائے اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى الٰی اٰخر السورۃ (۳) کفار نے کہا لَسْتَ مُرْسَلًا تم رسول نہیں حق جل و علا نے فرمایا يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اے سردار مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی تو بیشک مرسل ہے (۴) کفار نے حضور کو شاعری کا عیب

لگایا حق جل وعلا نے فرمایا وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ط نہ ہم نے انھیں شعر سکھایا اور نہ وہ انکے لائق تھا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ۙ۝ وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن بیان والا قرآن (۵) منافقین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتے اور ان میں کوئی کہتا۔ ایسا نہ کہو کہیں اُن تک خبر پہنچے۔ کہتے پہنچے گی تو کیا ہوگا۔ ہم سے پوچھیں گے۔ ہم مکر جائیں گے۔ قسمیں کھا لیں گے۔ انھیں یقین آجائے گا کہ هُوَ اُذُنٌ ؕ وہ تو کان ہیں جیسی ہم سے سنیں گے مان لیں گے حق جل وعلا نے فرمایا اُذُنُ خَیْرٍ لَّكُمْ وہ تمہارے بھلے کے لیے کان ہیں کہ جھوٹے عذر بھی قبول کر لیتے ہیں اور بکمال علم وکرم چشم پوشی فرماتے ہیں ورنہ کیا انھیں تمہارے بھیدوں اور خلوت کی چھپی باتوں پر آگاہی نہیں یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ خدا پر ایمان لاتے اور وہ تمہارے اسرار سے انھیں مطلع کرتا ہے۔ پھر تمہاری جھوٹی قسموں کا انھیں کیونکر یقین آئے ہاں وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ایمان والوں کی بات واقعی مانتے ہیں کہ انھیں انکے دل کی سچی حالتوں پر خبر ہے۔ اس لیے وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ مہربانی ہیں اُنپر جو تم میں ایمان لائے) کہ اُنکے طفیل سے انھیں ہمیشگی کے گھر میں بڑے بڑے رتبے ملتے ہیں۔ اور اگرچہ یہ بھی انکی رحمت ہے کہ دنیا میں تم سے چشم پوشی ہوتی ہے مگر اسکا نتیجہ اچھا نہ سمجھو کہ تمہاری گستاخیوں سے انھیں ایذا پہنچی ہے وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیں۔ ان کے لئے دکھ کی مار ہے (۶) ابن ابی شقی ملعون نے خبیث و مکر ملعونہ کہا لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ط (۸) حق جل وعلا نے فرمایا وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ (۵) عزت تو ساری خدا اور رسول و مومنین ہی کے لئے ہے۔ پر منافقوں کو خبر نہیں (۷) عاص بن وائل شقی نے جو صاحبزادہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۸) البتہ اگر ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور اس سے عزت والا ذلیل کو نکال دے گا

کے انتقال پر لال حضور کو ابتر یعنی نسل بریدہ کہا حق جل جلالہٗ نے فرمایا اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ بیشک ہم نے تمہیں خیر کثیر عطا فرمائی) کہ اولاد سے نام چلنے کو تمہاری رفعت ذکر سے کیا نسبت کروڑوں صاحب اولاد گذرے جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا اور تمہاری ثنا کا ڈنکا تو قیام قیامت تک اکناف عالم و اطراف جہان میں بجے گا اور تمہارے نام نامی کا خطبہ ہمیشہ ہمیشہ اطباق فلک آفاق زمین میں پڑھا جائیگا۔ پھر اولاد بھی تمہیں وہ نفیس و طیب عطا ہوگی۔ جن کی بقا سے بقائے عالم مربوط رہے گی۔ اس کے سوا تمام مسلمان تمہارے بال بچے ہیں اور تم سا مہربان باپ اُن کے لیے کوئی نہیں۔ بلکہ حقیقت کار کو نظر کیجئے تو تمام عالم تمہاری اولاد معنوی ہے کہ تم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا اور تمہارے ہی نور سے سب کی آفرینش ہوئی اسی لیے جب ابوالبشر آدم تمہیں یاد کرتے یوں کہتے یا ابنی صورۃ وابای معنی (اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ) پھر آخرت میں جو تمہیں ملنا ہے اسکا حال تو خدا ہی جانے جب اسکی یہ عنایت بےغایت تم پر مبذول ہو تو تم اُن اشقیا کی زبان درازی پر کیوں ملول ہو بلکہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (اپنے رب کے شکرانہ میں اس کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ (جو تمہارا دشمن ہے وہی نسل بریدہ ہے) کہ جن بیٹوں پر اُسے ناز ہے یعنی عمرو و ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہی اس کے دشمن ہو جائیں گے اور تمہارے دین حق میں آکر بوجہ اختلاف دین اسکی نسل سے جُدا ہو کر تمہارے دینی بیٹوں میں شمار کیے جائیں گے۔ پھر آدمی بے نسل ہوتا تو یہی سہی کہ نام نہ چلتا اس سے نام بد کا باقی رہنا ہزار درجہ بدتر ہے۔ تمہارے دشمن کا ناپاک نام ہمیشہ بدی و نفرین کے ساتھ لیا جائیگا۔ اور روز قیامت ان گستاخیوں کی پوری سزا پائے گا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ (۸) جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قریب رشتہ داروں کو جمع فرما کر وعظ و نصیحت اور اسلام و اطاعت کی طرف دعوت کی ابولہب شقی

نے کہا تبالک سائر الیوم الھذا جمعتنا ٹوٹنا اور ہلاک ہونا ہو تمہارے لئے ہمیشہ کو کیا ہمیں اس لئے جمع کیا تھا۔ حق جل وعلا نے فرمایا تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ٥ ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابولہب کے اور وہ خود ہلاک و برباد ہوا مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ٥ اس کے کچھ کام نہ آیا۔ اسکا مال اور جو کمایا سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ٥ اب بیٹھا چاہتا ہے بھڑکتی آگ میں وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ٥ اور اسکی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر لیے فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ٥ اس کے گلے میں مونجھ کی رسی بالجملہ اس روش کی آیتیں قرآن عظیم میں صدہا نکلیں گی۔ اسی طرح حضرت یوسف وبتول مریم اور ام المومنین صدیقہ علی سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے قصے اس مضمون پر شاہد عدل ہیں حضرت والد قدس سرہ الماجد سرور القلوب فی ذکر المحبوب میں فرماتے ہیں۔ حضرت یوسف کو دودھ پیتے بچے اور حضرت مریم کو حضرت عیسٰی کی گواہی سے لوگوں کی بدگمانی سے نجات بخشی اور جب حضرت عائشہ پر بہتان اٹھا خود انکی پاکدامنی کی گواہی دی۔ اور سترہ آیتیں نازل فرمائیں اگر چاہتا ایک ایک درخت اور پتھر سے گواہی دلواتا مگر منظور یہ ہوا کہ محبوبۂ محبوب کی طہارت و پاکی پر خود گواہی دیں۔ اور عزت و امتیاز ان کا بڑھائیں۔ انتہی محل غور ہے۔ کہ ارا کین دولت و مقربان حضرت سے باغیان سرکش بگستاخی و بے ادبی پیش آئیں اور بادشاہ انکے جوابوں کو انہیں پر چھوڑ دے۔ مگر ایک سردار بلند وقار کے ساتھ یہ برتاؤ ہو کہ مخالفین جو زبان درازی اس کی جناب میں کریں۔ حضرت سلطان اس مقرب ذی شان کو کچھ نہ کہنے دے بلکہ بنفس نفیس اس کی طرف سے تکفل جواب کرے کیا ہر ذی عقل اس معاملہ کو دیکھ کر یقین قطعی نہ کرے گا کہ سرکار سلطانی میں جو اعزاز اس مقرب جلیل کا ہے دوسرے کا نہیں اور جو خاص نظر اس کے حال پر ہے اوروں کا حصہ اس میں نہیں والحمد للہ رب العالمین۔

آیت تاسعہ قال تعالےٰ عظمتہ عسٰی ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا ٥
قریب ہے تجھے تیرا رب بھیجے گا۔ تعریف کے مقام میں) صحیح بخاری وجامع ترمذی
میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ قال سئل رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المقام المحمود فقال ھو الشفاعۃ حضرت
سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا مقام محمود کیا ہے۔
ارشاد فرمایا شفاعت) اسی طرح احمد و بیہقی ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی
سئل عنھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی قولہ عسٰی ان
یبعثک ربک مقامًا محمودًا ٥ فقال ھی الشفاعۃ اور شفاعت کی
حدیثیں خود متواتر و مشہور اور صحاح وغیرہ میں مروی و مسطور جن کی بعض انشاء اللہ
تعالیٰ ہیکل دوم میں مذکور ہوں گی۔ اس دن آدم صفی اللہ سے عیسیٰ کلمۃ اللہ تک سب
انبیاء اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام نفسی نفسی فرمائیں گے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم انا لھا انا لھا میں ہوں شفاعت کے لئے۔ میں ہوں شفاعت کے لیے)
انبیاء و مرسلین و ملئکہ مقربین سب ساکت ہوں گے۔ اور متکلم سب سر بگریبان وہ
ساجد و قائم سب محل خوف میں وہ آمن و ناعم سب اپنی فکر میں انہیں فکر عوالم سب
زیر حکومت وہ مالک و حاکم بارگاہ الٰہی میں سجدہ کریں گے۔ ان کا رب انہیں فرمائے گا
یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع اے محمد
اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ تمہاری عرض سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا ہوگا۔ اور
شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے) اس وقت اولین و آخرین میں حضور
کی حمد و ثنا کا غلغلہ پڑ جائے گا۔ اور دوست دشمن موافق مخالف ہر شخص حضور کی
افضلیت کبریٰ وسیادت عظمیٰ پر ایمان لائے گا والحمد للہ رب العالمین ؎

مقام تو محمود و نامت محمد | بدینسان مقامی و نامی کہ دارد

امام محی السنۃ بغوی معالم التنزیل میں فرماتے ہیں۔ عن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال ان اللہ عزوجل اتخذ ابراھیم خلیلا وان صاحبکم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خلیل اللہ واکرم الخلق علی اللہ ثم قرأ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ قال یقعدہ علی العرش یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی بیشک اللہ عزوجل نے ابراہیم علیہ الصلٰوۃ والسلام کو خلیل بنایا اور بیشک تمہارے آقا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خلیل اور تمام خلق سے زیادہ اس کے نزدیک عزیز و جلیل ہیں۔ پھر یہ آیت تلاوت کرکے فرمایا۔ اللہ تعالٰی انھیں روز قیامت عرش پر بٹھائے گا۔ وعنہا نحوہ والامام الثعلبی امام عبد بن حمید وغیرہ حضرت مجاہد تلمیذ رشید حضرت حبر الامۃ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اس آیت کی تفسیر میں راوی یجلسہ اللہ تعالٰی معہ علی العرش اللہ تعالٰی انھیں عرش پر اپنے ساتھ بٹھائیگا (یعنی معیت تشریف و تکریم کہ وہ جلوس و مجلس سے پاک و متعالی ہے۔ امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں ناقل امام علامہ سید الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں۔ مجاہد کا یہ قول نہ از روئے نقل مدفوع نہ از جہت نظر ممنوع اور نقاش نے امام ابوداؤد صاحب

ـــ

لہ رد علی الواحدی حیث بالغ فی الانکار علی مجاہد وبالغ الجزاف منتہاہ کما قال القول بلغ السیل سباہ حتی قال لایمیل الیہ الاقلیل العقل عدیم الدین اہ واللہ تعالٰی لیملع المسلمین عن احتج لزعمہ بملاحجۃ لہ فیہ وقد ردہ علیہ العلماء کما یظہر بالرجوع الی المواہب وشرحہ للعلامۃ الشیخ بہ فی ذلک انہ تعالٰی قال مقاما محمودا ولم یقل مقعدا والمقام موضع القیام لا موضع القعود قال الزرقانی واجیب بانہ لیصح علی ان المقام مصدر میمی لا اسم مکان اہ ای فیقیم مقام المفعول المطلق ای یبعثک بعثا محمودا اقول وباللہ التوفیق علی ان الرفعۃ بعد التواضع من تواضع للہ رفعہ اللہ فالقعود انما یکون بعد ما یقوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین یدی ربہ تبارک و تعالٰی علی

سحنون رحمہ اللہ تعالےٰ سے نقل کیا من انکر ہذا القول فھو متھم جو اس قول سے انکار کرے وہ متہم ہے۔ اسی طرح امام دارقطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی اور اس کے بیان میں چند اشعار نظم کئے کما فی نسیم الریاض الباشیخ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم القیٰمۃ یجلس علی کرسی الرب بین یدی الرب۔ بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے۔ معالم میں عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ یقعدہ علی الکرسی اللہ تعالیٰ انھیں کرسی پر بٹھائیگا) صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔

قدم الخدمۃ قدلک المکان مقام محمود مقعد محمود وکلام اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ بما یقتصر علی بعض الشی کما فی قولہ تعالیٰ سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی وقد ثبت فی الاحادیث انہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسجد بین یدی ربہ تبارک وتعالیٰ اما اسبوعا او اسبوعین ثم یرفع راسہ انما سماہ اللہ تعالیٰ مقاما محمودا لا سجدا فان لم یشفع بہ انما السجود فلم ذا نفی بہما التقصود قال الواحدی واذا قیل السلطان بعث فلانا فہم منہ انہ ارسلہ الی قوم لاصلاح مہماتہم ولا یفہم منہ انہ اجلسہ مع نفسہ قال الزرقانی مہمامر ودوبان نہما عادۃ یجوز تخلفہا علی ان احوال الاخرۃ یبعثہم اللہ تعالیٰ فی حجبہم عندہ لیحکم بینہم لا الیرسلہم الی قوم فجاز ان یکون ہذا البعث بالاجلاس اولا لاسل مع ان الارسال کما ینافیہا الجلوس فکذا القیام عندہ ولکن الجلوس یلیق بالمحبوب والحل ان البعث من عندہ ہو الذی ذکرہ الواحدی والبعث من محل للحضور عندہ لاینافی الجلوس عندہ کما لا یخفی قال الزرقانی تحت قول الواحدی لا یمیل الیہ الخ ہذا مجازفۃ فی الکلام لا تلیق بطالب فضلا عن عالم بعد ثبوت القول من تابع جلیل وخشاء عن صحابیین ابن عباس وابن مسعود قلت بل عن ثلثۃ ثالثہم ابن سلام کما نقلنا فی المطلع رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ثم بعد کتابتی ہذا المحل رائیت الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہہنا تم البناء والحمد للہ البناء قال الامام الجلیل الجلال فی الدر المنثور اخرج دیلمی عن ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا قال

آیت عاشرہ قرآن شریف کے تفصیلی ارشادات ومحاورات ونقل اقوال وذکر احوال پر نظر کیجئے تو ہر جگہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کی شان سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بلند وبالا نظر آتی ہے۔ یہ وہ بحر زخار ہے جس کی تفصیل کو دفتر درکار علمائے دین مثل امام ابو نعیم وابن فورک وقاضی عیاض وجلال سیوطی وشہاب قسطلانی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان تفرقوں سے بعض کی طرف اشارہ فرمایا۔ فقیر اوّل انکے چند اخراجات ذکر کرکے پھر بعض امتیاز کہ باندک تامل اس وقت ذہن قاصر میں حاضر ہوئے ظاہر کریگا تطویل سے خوف اور اختصار کا قصد بیس۲۰ پر اقتصار کا باعث ہوا

(۱) خلیل جلیل علیہ الصلوٰۃ والتبجیل سے نقل فرمایا وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ مجھے رسوا نہ کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائیں حبیب قریب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خود ارشاد ہوا يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جس دن خدا رسوا نہ کریگا۔ نبی اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو) حضور کے صدقے میں صحابہ بھی اس بشارت عظمیٰ سے مشرف ہوئے (۲) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تمنائے وصال نقل کی۔ اِنِّي ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّي سَيَهْدِيْنِ ۔ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود بلا کر عطائے دولت کی خبر دی سُبْحٰنَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ (۳) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آرزوئے ہدایت نقل فرمائی سَيَهْدِيْنِ ۔ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد ہوا۔ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۔ (۴) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آیا۔ فرشتے ان کے معزز مہمان ہوئے هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۔ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے فرمایا انکے فرشتے ہی لشکری وسپاہی ہیں وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۔ (۵) کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فرمایا۔ انہوں نے خدا کی رضا چاہی وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ

ے وہ اشعار یہ ہیں حلاتی الشفاعة عن احدالی احمد المصطفیٰ لسنده ... وفد جا الحدیث باتقانه علی العرش ... امن الحادثات ... ولا تقل ... فیه ما یفسد ... ولا تنکروا انه قاعد ولا تنکروا ... ادر یعنی النبی ... لانه اجلد فی ذالک رحمه الله رحمة واسعة الخ ۱۲ منہ

رَبِّ لِتَرْضٰی ٥ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بتایا خدا نے ان کی رضا چاہی
فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھَا وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ط (۶) کلیم
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بخوف فرعون مصر سے تشریف لیجانا بلفظ فرار نقل فرمایا۔
فَفَرَرْتُ مِنْکُمْ لَمَّا خِفْتُکُمْ ٥ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہجرت فرمانا بأحسن
عبارات ادا فرمایا۔ اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (۷) کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
سے طور پر کلام کیا اور اسے سب پر ظاہر فرما دیا اَنَا اخْتَرْتُکَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی ٥
اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ الی
آخر الآیات حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فوق السموات مکالمہ فرمایا اور
سب سے چھپایا فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی ٥ (۸) داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو ارشاد ہوا۔ لَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط خواہش کی پیروی نہ کرنا
کہ تجھے بہکا دے خدا کی راہ سے (حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں بقسم
فرمایا وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ط اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی لا کوئی بات اپنی
خواہش سے نہیں کہتا وہ تو نہیں مگر وحی کہ القا ہوتی ہے۔

اب فقیر عرض کرتا ہے وباللہ التوفیق (۹) نوح وہود علیہم الصلوٰۃ والسلام
نے دعا نقل فرمائی رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا کَذَّبُوْنِ ٥ الٰہی میری مدد فرما بدلا اس
کا کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خود ارشاد ہوا وَیَنْصُرَکَ اللّٰہُ
نَصْرًا عَزِیْزًا ٥ اللہ تیری مدد فرمائیگا زبردست مدد (۱۰) نوح وخلیل علیہما الصلوٰۃ
والتسلیم سے نقل فرمایا انہوں نے اپنی اُمتوں کی دُعائے مغفرت کی[1] رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ

---

[1] یہ لفظ دُعائے خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہیں۔ اور دعائے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لفظوں سے ہے رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
دعائے خلیل کا حاصل اسمیں خود تھا لہٰذا اختصاراً اُسے دونوں حضرات کیطرف منسوب کیا

وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود حکم دیا اپنی امت کی مغفرت مانگو وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (۱۱) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے آیا۔ انہوں نے پچھلوں میں اپنے ذکر جمیل باقی رہنے کی دعا کی وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود فرمایا وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ط اور اس سے اعلیٰ وارفع مژدہ ملا عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ کہ جہاں اولین و آخرین جمع ہونگے حضور کی حمد ثنا کا شور ہر زبان سے جوش زن ہوگا (۱۲) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصہ میں فرمایا۔ انہوں نے قوم لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رفع عذاب میں بہت کوشش کی یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ ط مگر حکم ہوا یٰٓاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا (اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ) عرض کی اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا ط اس بستی میں لوط جو ہے) حکم ہوا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا ہمیں خوب معلوم ہے جو وہاں ہیں حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ اللہ تعالیٰ ان کافروں پر بھی عذاب نہ کریگا۔ جبتک اے رحمت عالم تو ان میں تشریف فرما ہے (۱۳) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ الٰہی میری دعا قبول فرما) حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے طفیلیوں کو ارشاد ہو قَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کرونگا) (۱۴) کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معراج درخت دنیا پر ہوئی نُوْدِیَ مِنْ شَاطِیِٔ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَکَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معراج سدرۃ المنتہیٰ و فردوس اعلیٰ تک بیان فرمائی۔ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ط (۱۵) کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے وقت ارسال اپنی دل تنگی کی شکایت نقل کی وَیَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ اِلٰی هٰرُوْنَ ط

حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو خود شرح صدر کی دولت بخشی اور اس سے منت عظمیٰ رکھا اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (۱۶) کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر حجاب نار سے تجلی ہوئی فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جلوۂ نور سے تجلی ہوئی اور وہ بھی غایت تفخیم و تعظیم کے لیے بالفاظ ابہام بیان فرمائی گئی۔ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ ۝ جب چھا گیا سدرہ پر جو کچھ چھایا۔ ابن جریر۔ ابن ابی حاتم۔ ابن مردویہ۔ بزار۔ ابو یعلیٰ بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی ثُمَّ انْتَهَىٰ إِلَى السِّدْرَةِ فَغَشِيَهَا نُورُ الْخَلَّاقِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَلَّمَهُ تَعَالَىٰ عِنْدَ ذَٰلِكَ فَقَالَ سَلْ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرۃ تک پہنچے خالق عزوجل کا نور اس پر چھایا اس وقت عز جلالہ نے حضور سے کلام کیا اور فرمایا مانگ اھ ملخصاً (۱۷) کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے اپنے اور اپنے بھائی کے سوا سب سے برأت و قطع تعلق نقل فرمایا۔ جب انہوں نے اپنی قوم کو قتال عمالقہ کا حکم دیا۔ اور انہوں نے نہ مانا عرض کی رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۝ الٰہی میں اختیار نہیں رکھتا مگر اپنا اور اپنے بھائی کا تو جدائی فرمادے۔ ہم میں اور اس گنہگار قوم میں حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظل وجاہت میں کفار تک کو داخل فرمایا مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۝ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا ۝ یہ شفاعت کبریٰ ہے کہ تمام اہل موقف موافق و مخالف سب کو شامل (۱۸) ہارون وکلیم علیہم الصّلاۃ والتسلیم کے لئے فرمایا۔ انہوں نے فرعون کے پاس جاتے اپنا خوف عرض کیا۔ رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَوْ أَنْ يَطْغَىٰ ۝ اس پر حکم ہوا۔ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ ۝ ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں سنتا اور دیکھتا) حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود فقرۂ نگہبانی دیا وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ

مِنَ النَّاسِ ط (۱۹) مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں فرمایا۔ اُن سے پرائی بات
پر یوں سوال ہوگا۔ یٰعِیسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنتَ قُلتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِی وَاُمِّیَ
اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ط اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تونے لوگوں سے کہدیا تھا
کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا ٹھہرا لو) معالم میں ہے اس سوال پر خوف
الٰہی سے حضرت روح اللہ صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ کا بند بند کانپ اٹھیگا۔ اور
ہر بُنِ مو سے خون کا فوارہ بہیگا پھر جواب عرض کریں گے جس کی حق تعالےٰ تصدیق فرماتا
ہے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب غزوۂ تبوک کا قصد فرمایا اور منافقوں
نے جھوٹے بہانے بنا کر بیجانیکی اجازت لے لی اسپر سوال تو حضور سے بھی ہوا مگر یہاں
جو شان لطف ومحبت وکرم وعنایت ہے قابل غور ہے ارشاد فرمایا عَفَا اللّٰہُ
عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ اللہ تجھے معاف فرمائے تونے کیوں انھیں اجازت دیدیا
سبحٰن اللہ سوال پیچھے ہے اور یہ محبت کا کلمہ پہلے والحمد للہ رب العالمین۔
(۲۰) مسیح علیہ الصلاۃ والسلام سے نقل فرمایا۔ انھوں نے اپنی امتوں سے مدد طلب
کی فَلَمَّا اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ ط قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ
نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ ط حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت انبیا ومرسلین کو حکم نصرت
ہوا لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط غرض جو کسی محبوب کو ملا وہ سب اور سب سے
افضل واعلیٰ انھیں ملا اور جو انھیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری   آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وکرم والحمد للہ رب العالمین

ہیکل دوم میں لآلی متلالی احادیث جلیلہ

تابش اوّل چند وحی ربانی علاوہ آیات کریمہ قرآنی

وحی اوّل - حاکم[1] بیہقی طبرانی آجری ابونعیم ابن عساکر امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لما اقترف آدم الخطیئۃ قال رب اسألک بحق محمد لما غفرت لی قال وکیف عرفت محمدا قال لانک لما خلقتنی بیدک ونفخت فی من روحک رفعت راسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انک لم تضف الی اسمک الا احب الخلق الیک قال صدقت یا آدم ولولا محمد ما خلقتک وفی روایۃ عند الحاکم فقال اللہ تعالیٰ صدقت یا آدم انہ لاحب الخلق الی اما اذا سألتنی بحقہ فقد غفرت لک ولولا محمد ما غفرت لک وما خلقتک یعنی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے عرض کی اے رب میرے صدقہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میری مغفرت فرما۔ رب العالمین نے فرمایا تو نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو کیونکر پہچانا۔ عرض کی جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح ڈالی میں نے سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا

---

[1] وقال صحیح الاسناد واقرہ علیہ العلامۃ ابن امیر الحاج فی الحلیۃ والسبکی فی شفاء السقام اقول والذی تحرر عندی انہ ینزل عن درجۃ الحسن واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

پایا جانا کہ تو نے اپنے نام کیساتھ اسی کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا[1] اے آدم تو نے سچ کہا بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا
ہے، اب کہ تو نے اس کے حق کا وسیلہ کر کے مجھ سے مانگا تو میں تیری مغفرت کرتا
ہوں اور اگر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ ہوتا تو میں تیری مغفرت نہ کرتا نہ تجھے بناتا (
بیہقی وطبرانی کی روایت میں ہے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی رأیت فی
کل موضع من الجنۃ مکتوبا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انہ اکرم خلقک
علیک میں نے جنت میں ہر جگہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا تو جانا کہ وہ
تیری بارگاہ میں تمام مخلوق سے زیادہ عزت والا ہے) آجری کی روایت میں ہے۔ فعلمت
انہ لیس احد اعظم قدرا عندک ممن جعلت اسمہ مع اسمک مجھے یقین ہوا کہ
کسی کا رتبہ تیرے نزدیک اس سے بڑا نہیں جسکا نام تو نے اپنے نام کیساتھ رکھا ہے۔

وحی دوم۔ حاکم[2] بافادہ تصحیح عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی
اوحی اللہ تعالیٰ الی عیسیٰ ان آمن بمحمد ومر من ادرکہ من امتک ان یؤمنوا
بہ فلولا محمد ما خلقت آدم ولا الجنۃ ولا النار ولقد خلقت العرش
علی الماء فاضطرب فکتبت علیہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فسکن اللہ تعالیٰ
نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی اے عیسیٰ ایمان لا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر اور تیری امت سے جو لوگ اسکا زمانہ پائیں انھیں حکم کر کہ اسپر ایمان لائیں کہ اگر محمد
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ ہوتا میں آدم کو نہ پیدا کرتا نہ جنت و دوزخ بناتا جب میں

---

[2] واقرہ علیہ السبکی فی شفاء السقام والسراج البلقینی فی فتاواہ کذا جزم بصحتہ العلامۃ
ابن حجر فی افضل القری اقول قد صرح المحقق ابن الھمام باب الاحرام من فتح القدیر ان
الاقدام علی التعیین فرع معرفتہ صریحا او عینا قلت فکیف بالتصحیح انت تعلم ان من یعلم حجۃ علی من لا یعلم
۱۲ منہ

نے عرش کو پانی پر بنایا اُسے جنبش تھی میں نے اس پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دیا ٹھہر گیا۔

وحی سوم :۔ ابن عساکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس سے بنایا۔ ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا۔ آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا۔ حضور کو کیا فضل دیا۔ فوراً جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نازل ہوئے اور عرض کی حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے۔ ان کنت اتخذت ابراھیم خلیلا فقد اتخذتک حبیبا وان کنت کلمت موسیٰ فی الارض تکلیما فقد کلمتک فی السماء وان کنت خلقت عیسیٰ من روح القدس فقد خلقت اسمک من قبل ان اخلق الخلق بالفی سنۃ ولقد وطأت فی السماء موطئا لم یطاٴہ احد قبلک ولا یطاٴہ احد بعدک وان کنت اصطفیت آدم فقد ختمت بک الانبیاء وما خلقت خلقا اکرم علی منک (وساق الحدیث الی ان قال) ظل عرشی فی القیٰمۃ علیک ممدود تاج الحمد علی راسک معقود وقرنت اسمک مع اسمی فلا اذکر فی موضع حتی تذکر معی ولقد خلقت الدنیا واھلھا لاعرفھم کرامتک ومنزلتک عندی ولولاک ماخلقت الدنیاء

اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا تمہیں حبیب کیا اور اگر موسیٰ سے زمین میں کلام فرمایا تم سے آسمان میں کلام کیا اور اگر عیسیٰ کو روح القدس سے بنایا تو تمہارا نام آفرینش خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا اور بیشک تمہارے قدم آسمان میں وہاں پہنچے۔ جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا نہ تمہارے بعد کسی کی رسائی ہو اور اگر میں نے آدم کو برگزیدہ کیا تمہیں ختم الانبیاء کیا اور تم سے زیادہ عزت و کرامت والا کسی کو نہ بنایا۔ قیامت میں میرے عرش کا سایہ تم پر گستردہ اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ تمہارا نام میں نے اپنے نام

سے ملایا کہ کہیں میری یاد نہ ہو جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ اور بے شک میں نے دنیا و اہل دنیا کو اس لئے بنایا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے نزدیک ہے۔ اُن پر ظاہر کروں۔ اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا

وحی چہارم :۔ دیلمی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اتانی جبرائیل فقال ان اللہ یقول لولاک ما خلقت الجنۃ ولولاک ما خلقت النار میرے پاس جبریل نے حاضر ہو کر عرض کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم نہ ہوتے میں جنت کو نہ بناتا اور اگر تم نہ ہوتے میں دوزخ کو نہ بناتا) یعنی آدم و عالم سب تمہارے طفیلی ہیں تم نہ ہوتے تو مطیع و عاصی کوئی نہ ہوتا جنت و نار کس کے لیے ہوتیں اور خود جنت و نار اجزائے عالم سے ہیں جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔ ع

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل
منظور نور اوست دگر جملگی ظلام !!

وحی پنجم :۔ ابو نعیم حلیہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اوحی اللہ تعالیٰ الی موسیٰ نبی بنی اسرائیل انہ من لقینی وھو جاحد باحمد ادخلتہ النار قال یارب ومن احمد قال ما خلقت خلقا اکرم علی منہ کتبت اسمہ مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السموٰت والارض ان الجنۃ محرمۃ علی جمیع خلقی حتی یدخلھا ھو وامتہ قال ومن امتہ قال الحامدون روذکر صفتھم ثم قال) قال اجعلنی نبی تلک الامۃ قال نبیھا منھا قال اجعلنی من امۃ ذلک النبی قال استقدمت واستاخر ولکن ساجمع بینک وبینہ فی دار الخلد اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی بنی اسرائیل کو خبر دیدے کہ جو احمد کو نہ مانے گا اسے دوزخ میں ڈالونگا

عرض کی اے میرے رب احمد کون ہے۔ فرمایا میں نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزت والی نہ بنائی میں نے آسمان وزمین کی پیدائش سے پہلے اسکا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا اور جب تک وہ اور اس کی امّت داخل نہ ہولے جنت کو تمام مخلوق پر حرام کیا۔ عرض کی الٰہی اس کی اُمّت کون ہے فرمایا وہ بڑی حمد کرنیوالی اور انبی اور صفات جلیلہ حق تعالےٰ نے ارشاد فرمائیں۔ عرض کی الٰہی مجھے اُس اُمّت کا نبی کر فرمایا انکا نبی انھیں میں سے ہوگا۔ عرض کی الٰہی مجھے اُس نبی کی اُمّت میں کر فرمایا تو زمانہ میں متقدم اور وہ متاخر ہے۔ مگر ہمیشگی کے گھر میں تجھے اور اُسے جمع کرونگا۔

وحی ششم :۔ ابن عساکر وخطیب بغدادی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لمّا اسری بی قربنی ربی حتی کان بینی وبینہ کقاب قوسین او ادنی وقال لی یا محمد ھل غمّک ان جعلتک اٰخر النبیین قلت لا یارب[1] قال فہل غم امتک ان جعلتہم اٰخر الامم قلت لا یارب) قال اخبر امتک انی جعلتہم اٰخر الامم لافضح الامم عندھم ولا افضحہم عند الامم شب اسرا مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا رب نے مجھ سے فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا تجھے کچھ بُرا معلوم ہوا کہ میں نے تجھے سب انبیاء سے متاخر کیا عرض کی نہیں اے رب میرے فرمایا کیا تیری امت کو غم ہوا کہ میں نے انھیں سب امتوں سے پیچھے کیا۔ میں نے عرض کی نہیں اے رب میرے فرمایا اپنی اُمّت کو خبر دے میں نے انھیں سب امتوں سے اس لیے پیچھے کیا کہ اور اُمّتوں کو ان کے سامنے

---

[1] اللفظ لابن عساکر ولیست عند لا لفظۃ یارب فی الموضعین اتما زدتہ من عند الخطیب استجلاء لہ ۱۲ منہ

رسوا کروں اور انھیں کسی کے سامنے رسوا نہ کروں۔

وحی ہفتم - ابو نعیم انس بن مالک اور بیہقی حضرت ابو ہریرہ[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دلائل النبوۃ میں راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لما فرغت مما امرنی اللہ بہ من امر السمٰوٰت قلت یارب انہ لم یکن نبی قبلی الا وقد اکرمتہ جعلت ابراھیم خلیلا و موسٰی کلیما و سخرت لداود الجبال و لسلیمٰن الریح والشیاطین واحییت لعیسی الموتی فما جعلت لی قال اولیس اعطیتک افضل من ذلک کلہ لا اذکر الا ذکرت معی الحدیث جب میں حسب ارشاد الٰہی سیر سمٰوٰت سے فارغ ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے عرض کی اے رب میرے مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تو نے فضائل بخشے ابراہیم کو خلیل کیا موسیٰ کو کلیم داؤد کے لیے پہاڑ مسخر کئے۔ سلیمان کے لیے ہوا اور شیاطین۔ عیسیٰ کے لئے مردے جلائے۔ میرے لیے کیا کیا۔ ارشاد ہوا کیا میں نے تجھے ان سب سے بزرگی عطا نہ کی کہ میری یاد نہ ہو جب تک تو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے اور اس کے سوا اور فضائل ذکر فرمائے یہ لفظ حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے۔ رب جل جلالہ نے فرمایا۔ ما اعطیتک خیر من ذلک اعطیتک الکوثر وجعلت اسمک مع اسمی ینادی بہ فی جوف السماء (الی ان قال) وخبأت شفاعتک ولم اخبأھا لنبی غیرک یعنی جو میں نے تجھے دیا وہ ان سب سے بہتر ہے میں نے تجھے کوثر عطا فرمایا اور میں نے تیرا نام اپنے نام کے ساتھ کیا کہ جوف آسمان میں اس کی ندا ہوتی ہے اور میں نے تیری شفاعت ذخیرہ کر رکھی ہے اور تیرے سوا کسی نبی کو یہ دولت نہ دی

---

[1] واضح ہو کہ محدثین کے نزدیک تعدد صحابی سے حدیث متعدد ہو جاتی ہے۔ ۱۲ منہ

وحی ہشتم :۔ امام اجل حکیم ترمذی وبیہقی وابن عساکر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اتخذ اللہ ابراھیم خلیلا وموسٰی نجیا واتخذنی حبیبا ثم قال وعزتی وجلالی لاوثرن حبیبی علی خلیلی ونجیی اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل اور موسٰی کو نجی کیا اور مجھے اپنا حبیب بنایا پھر فرمایا مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم بے شک اپنے پیارے کو اپنے خلیل اور نجی پر تفضیل دوںگا۔ (حدیث ۹)

وحی نہم :۔ ابن عساکر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال لی ربی عزوجل نحلت ابراھیم خلتی وکلمت موسٰی تکلیما واعطیتک یا محمد کفاحا مجھ سے میرے رب عزوجل نے فرمایا۔ میں نے ابراہیم کو اپنی خلت بخشی اور موسٰی سے کلام کیا اور تجھے اے محمد اپنا مواجہہ عطا فرمایا) کہ پاس آکر بے پردہ وحجاب میرا وجہ کریم دیکھا۔ (حدیث ۱۰)

وحی دہم ۔ بیہقی وہب بن منبہ سے راوی ان اللہ تعالیٰ اوحی فی الزبور یا داؤد انہ سیاتی بعدک من اسمہ احمد ومحمد صادقا نبیا لا اغضب علیہ ابدا ولا یعصینی ابدا (الی قولہ) امتہ امۃ مرحومۃ اعطیتھم من النوافل مثل ما اعطیت الانبیاء وافترضت علیھم الفرائض التی افترضت علی الانبیاء والرسل حتی یاتونی یوم القیٰمۃ ونورھم مثل نور الانبیاء (الی ان قال) یا داؤد انی فضلت محمدا وامتہ علی الامم کلھم الی الاخرۃ۔ اللہ تعالیٰ نے زبور مقدس میں وحی بھیجی اے داؤد عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئے گا۔ جسکا نام احمد و محمد ہے۔ میں کبھی اس سے ناراض نہونگا نہ وہ کبھی میری نافرمانی کریگا۔ اس کی امت امت مرحومہ ہے۔ میں نے انھیں وہ نوافل عطا کئے جو پیغمبروں کو دئے اور ان پر وہ احکام فرض ٹھہرائے جو انبیاء و رسل پر فرض تھی۔ یہاں تک کہ وہ لوگ میرے پاس روز قیامت اس حال پر حاضر ہوں گے کہ انکا نور مثل نور انبیاء کے ہو گا۔ اے داؤد میں نے محمد کو سب سے افضل کیا اور (حدیث ۱۱)

اس کی اُمت کو تمام اُمتوں پر فضیلت بخشی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

وحی یازدہم :- ابونعیم و بیہقی حضرت کعب احبار سے راوی ان کے سامنے ایک شخص نے خواب بیان کیا گویا لوگ حساب کے لئے جمع کئے گئے اور حضرات انبیاء بلائے گئے۔ ہر نبی کے ساتھ انکی اُمت آئی۔ ہر نبی کے لئے دو نور ہیں اور انکے ہر پیرو کے لئے ایک نور جس کی روشنی میں چلتا ہے۔ پھر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلائے گئے۔ اُن کے سرا[لہ] نور ورُوئے منور کے ہر بال سے جُدا جُدا نور کے بکے بلند ہیں جنہیں دیکھنے والا تمیز کرے اور ان کے ہر پیرو کے لئے انبیاء کی طرح دو نور ہیں جس کی روشنی میں راہ چلتا ہے کعب نے خواب سن کر فرمایا باللہ الذی لا الٰہ الا ھو لقد رأیت ھذا فی منامک تجھے قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو نے یہ واقعہ خواب میں دیکھا کہا ہاں کہا والذی نفسی بیدہ انھا لصفۃ محمد و امتہ و صفۃ الانبیاء و اممھا فی کتاب اللہ تعالیٰ فکانما قرأتہ فی التوراۃ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک بعینہٖ کتاب اللہ میں یوہیں صفت لکھی ہے۔ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی اُمت اور انبیائے سابقین اور انکی امتوں کی گویا تو نے توریت میں پڑھ کر بیان کیا۔

وحی دوازدہم :- امام قسطلانی مواہب لدنیہ و منح محمدیہ میں رسالہ میلاد امام علامہ ابن طغربک سے ناقل مروی ہوا۔ آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی الٰہی تو نے میری کنیت ابو محمد کس لئے رکھی حکم ہوا اے آدم اپنا سر اٹھا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سر اٹھایا سراپردہ عرش پر محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور نظر آیا عرض کی الٰہی یہ نور کیسا ہے فرمایا ھذا النور نبی من ذریتک اسمہ فی السماء احمد و

لہ یہاں صرف اسی قدر بیان میں آیا ورنہ حضور کے سر انور سے پائے منور تک نور ہی نور ہوگا جیسا کہ تابش ۱ جلوہ ۵ ارشاد ۲۵ میں مذکور ہوگا۔ ۱۲ منہ

فی الارض محمد لولاہ ما خلقتک ولا خلقت سماء ولا ارضا۔ یہ نورِ ایک نبی کا ہے۔ تیری ذریت یعنی اولاد سے اُس کا نام آسمان میں احمد ہے اور زمین میں محمد۔ اگر وہ نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا نہ آسمان و زمین کو پیدا کرتا۔

وحی سیزدہم وغیرہ اعنی فی المواھب مروی ہوا جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام جنت سے باہر آئے۔ ساق عرش اور ہر مقام بہشت میں نام پاک محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا نام الٰہی سے ملا ہوا لکھا دیکھا عرض کی الٰہی یہ محمد کون ہے۔ فرمایا ھٰذا ولدک الذی لولاہ ماخلقتک یہ تیرا بیٹا ہے۔ یہ اگر نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا۔ عرض کی الٰہی اس بیٹے کی عزت سے اس باپ پر رحم فرما۔ ارشاد ہوا اے آدم اگر تو محمد کے وسیلے سے تمام اہل زمین و آسمان کی شفاعت کرتا ہم قبول فرماتے۔[1]

وحی چہاردہم :۔ امام ابن سبع و علامہ عزفی سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ناقل ان اللہ تعالیٰ قال لنبیہ من اجلک اسطح البطحاء وامو ج الموج وارفع السماء واجعل الثواب والعقاب یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے فرمایا میں تیرے لیے بچھاتا ہوں زمین اور موجزن کرتا ہوں دریا اور بلند کرتا ہوں آسمان اور مقرر کرتا ہوں جزا و سزا ذکرہ الزرقانی فی الشرح ان سب روایات کا حاصل وہی ہے کہ تمام کائنات نے خلعت وجود حضور سید الکائنات صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے صدقہ میں پایا۔ ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

---

[1] اقول باللہ التوفیق جنت سے باہر آنا اور خوف الٰہی کے عظیم پہاڑوں کا دل مبارک پر دفعۃً ٹوٹ پڑنا پھر اپنی لغزش کی یاد اور اسپر ندامت اور اللہ جل جلالہ سے حیا و خجلت آدم علیہ الصلاۃ والسلام پر اس وقت کی حالت اصلاً تقریر و تحریر میں نہیں آسکتی ایسے حال میں اگر آدمی اگلی جانی پہچانی بات بھی ذہول کرے تو اصلاً جائے تعجب نہیں فافہم واللہ تعالیٰ اعلم

وحی پانزدہم :۔ فی فتاوی الامام سراج الدین البلقینی اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے فرمایا قد مننت علیک بسبعۃ اشیاء اولھا انی لم اخلق فی السمٰوٰت والارض اکرم علی منک میں نے تجھ پر سات احسان کئے اُن میں پہلا یہ ہے کہ آسمان وزمین میں کوئی تجھ سے زیادہ عزت والا نہ بنایا۔

وحی شانزدہم :۔ امام اجل فقیہ محدث عارف باللہ استاد ابو القاسم قشیری اور مفسر ثعلبی پھر علامہ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں۔ حق عز جلالہ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم سے فرمایا۔ الجنۃ حرام علی الانبیاء حتی تدخلھا وعلی الامم حتی تدخلھا امتک جنت انبیاء پر حرام ہے۔ جب تک تم نہ داخل ہو اور امتوں پر حرام ہے جب تک تمہاری امت نہ داخل ہولے۔

جنت انبیاء پر حرام ہے جب تک حضور داخل نہ ہوں

وحی ہفدہم علامہ ابن ظفر کتاب خیر البشر بخیر البشر پھر قسطلانی و شامی و حلبی و دلجی وغیرہم علماء اپنی تصانیف جلیلہ میں ناقل رب العزۃ تبارک وتعالیٰ کتاب شعیا علیہ الصّلوٰۃ والسلام میں فرماتا ہے۔ عبدی المتوکل سرت بہ نفسی انزل علیہ وحیی فیظھر فی الامم عدلی ویوصیھم الوصایا لا یضحک ولا یسمع صوتہ فی الاسواق یفتح العیون العور والاذان الصم ویحیی القلوب الغلف ما اعطیہ لا اعطی احدا مشفح یحمد اللہ حمدا جدیدا میرا بندہ جس سے میرا نفس شاد ہے میں اس پر اپنی وحی اتاروں گا وہ تمام امتوں میں میرا عدل ظاہر کریگا اور انھیں نیک باتوں پر تاکیدیں فرمائیگا۔ بے جا نہ ہنسے گا اور بازاروں میں اس کی آواز نہ سنی جاتے گی اندھی آنکھیں اور بہرے کان کھولدیگا اور غافل دلوں کو زندہ کرے گا میں جو اسے عطا کروں گا۔ وہ کسی کو نہ دونگا۔ مشفح اللہ کی نئی حمد کریگا (مشفح ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اور محمد سے ہم وزن وہم معنی ہے یعنی بکثرت وبار بار سراہا گیا۔

وحی ہیجدہم۔ علامہ فاسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں چند آیات توریت نقل فرمائیں جن میں حق سبحانہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ یاموسیٰ احمد فی اذ منت علیك مع کلامی ایالعہ بالایمان باحمد ولولم تقبل الایمان باحمد ماجاورتنی فی داری ولاتنعمت فی جنتی یاموسیٰ من لم یؤمن باحمد من جمیع المرسلین ولم یصدقه ولم یشتق الیه کانت حسناته مردودۃ علیه ومنعته حفظ الحکمة والا دخل فی قلبه نور الهدیٰ وامحو اسمه من النبوۃ یاموسیٰ من امن باحمد وصدقه اولئك هم الفائزون ومن کفر باحمد وکذبه من جمیع خلقی اولئك هم الخاسرون اولئك هم النادمون اولئك هم الغافلون اے موسیٰ میری حمد بجالا جب کہ میں نے تجھ پر احسان کیا کہ اپنی ہمکلامی کے ساتھ تجھے احمد پر ایمان عطا فرمایا اور اگر تو احمد پر ایمان لانا نہ مانتا میرے گھر میں مجھ سے قرب نہ پاتا۔ نہ میری جنت میں چین کرتا۔ اے موسیٰ تمام مرسلین سے جو کوئی احمد پر ایمان نہ لائے اور اس کی تصدیق نہ کرے اور اس کا مشتاق نہ ہو اس کی نیکیاں مردود ہوں گی اور اسے حکمت کے حفظ سے روک دونگا۔ اور اس کے دل میں ہدایت کا نور نہ ڈالونگا اور اسکا نام دفتر انبیاء سے مٹا دوں گا۔ اے موسیٰ جو احمد پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کی وہی ہیں مراد کو پہنچے اور میری تمام مخلوق میں جس نے احمد سے انکار اور اس کی تکذیب کی وہی ہیں زیانکار وہی ہیں پشیمان وہی ہیں بے خبر) الحمد للہ یہ آئتیں خوب ظاہر فرماتی ہیں اسی عہد و پیمان کو جو آیۂ کریمہ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ میں مذکور ہوا

تذییل:۔ بعض روایات میں ہے حق عزجلالہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم سے ارشاد فرماتا ہے۔ یا محمد انت نوری وسر سری وکنوز هدایتی وخزائن معرفتی جعلت فداك ملکی من العرش الی ماتحت الارضین کلهم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاك یا محمد

اے محمدؐ تو میرے نور کا نور ہے اور میرے راز کا راز دار اور میری ہدایت کی کان اور میری معرفت کے خزانے میں نے اپنا ملک عرش سے لیکر تحت الثریٰ تک سب تجھ پر قربان کر دیا۔ عالم میں جو کوئی ہے سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہوں اے محمدؐ اللھم رب محمد صل علی محمد و آل محمد اسالک برضاک عن محمد رضا محمد عنک ان ترضی عنا محمد او ترضی عنا بمحمد آمین الہ محمد وصل علی محمد و آل محمد وبارک وسلم

تابش دوم ارشادات حضور سیّد المرسلین

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین

یہ تابش تین جلووں سے شعشہ افگن

جلوہ اول نصوص جلیہ مسئلہ علیہ

ارشاد اوّل۔ احمد بخاری مسلم ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور سیّد المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا سیّد الناس یوم القیٰمۃ وھل تدرون مما ذٰلک یجمع اللہ الاوّلین الاٰخرین فی صعید واحد الحدیث بطولہ (میں روز قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں۔ کچھ جانتے ہو یہ کس وجہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ سب اگلے پچھلوں کو ایک ہموار میدان وسیع میں جمع کریگا) پھر حدیث طویل شفاعت ارشاد فرمائی۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ حضور کے لئے ثرید و گوشت حاضر آیا حضور نے دست گوسفند کو ایک بار دندان اقدس سے مشرف کیا اور فرمایا۔ انا سیّد الناس یوم القیٰمۃ (میں قیامت کے دن سردار مردم ہوں) پھر دوبارہ اس گوشت سے قدرے تناول کیا اور فرمایا۔ انا سیّد الناس یوم القیٰمۃ (میں قیامت کا دن سردار جہانیان ہوں) جب حضور نے دیکھا مکرر فرمانے پر بھی

صحابہ[لے] وجہ نہیں پوچھتے فرمایا الا تقولون کیفہ پوچھتے نہیں کہ یہ کیونکر ہے۔ صحابہ نے عرض کی کیف ھو یا رسول اللہ ہاں اے اللہ کے رسول یہ کیونکر ہے۔ فرمایا یوم الناس برب العالمین لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔ پھر حدیث شفاعت ذکر فرمائی۔

ارشاد دوم :۔ مسلم ابوداؤد انھیں سے راوی سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انا سید ولد ادم یوم القیٰمۃ واول من ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں اور سب سے پہلے قبر سے باہر تشریف لانیوالا اور پہلا شفیع اور پہلا وہ جس کی شفاعت قبول ہو

ارشاد سوم :۔ احمد ترمذی ابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا سید ولد ادم یوم القیٰمۃ ولا فخر بیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ ادم فمن سواہ الا تحت لوائی الحدیث میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں۔ اور یہ کچھ فخر سے نہیں فرماتا اور میرے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا اور یہ براہ فخر نہیں کہتا اس دن آدم اور انکے سوا جتنے ہیں سب میرے زیر لوا ہونگے۔

ارشاد چہارم :۔ دارمی بیہقی ابونعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انا سید الناس

لے :۔ صحابہ کو اجمالاً حضور کی سیادت مطلقہ معلوم تھی معہذا جو کچھ فرمائیں عین ایمان ہے۔ چون وچرا کی۔ کیا مجال لہذا وجہ نہ پوچھی مگر یہ جانا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسوقت تفصیلاً اپنی سیادت کبریٰ کا بیان فرمانا چاہتے ہیں اور منتظر ہیں کہ بعد سوال ارشاد ہوتا ہے کہ اوقع فی النفس ہو آخر جب صحابہ مقصود والا کو نہ سمجھے حضور نے خود متنبہ فرما کر سوال لیا اور جواب انا رشاد کیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ

یوم القیٰمۃ ولا فخر وانا اول من یدخل الجنۃ ولا فخر۔ میں قیامت میں سردار مرسلاں ہوں اور کچھ تفاخر نہیں اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگا اور کچھ افتخار نہیں۔

ارشاد پنجم:۔ حاکم وبیہقی کتاب الرویۃ میں عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنا سید الناس یوم القیٰمۃ ولا فخر ما من احد الا وھو تحت لوائی یوم القیٰمۃ ینتظر الفرج وان مع لواء الحمد انا امشی ویمشی الناس معی حتی اٰتی باب الجنۃ فاستفتح فیقال من ھذا فاقول محمد فیقال مرحبا بمحمد فاذا رأیت ربی خررت لہ ساجدا انظر الیہ۔ میں روز قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں اور کچھ افتخار نہیں ہر شخص قیامت میں میرے ہی نشان کے نیچے کشائش کا انتظار کرتا ہوگا۔ اور میرے ہی ساتھ لوا الحمد ہوگا۔ میں چلونگا اور لوگ میرے ساتھ چلیں گے۔ یہاں تک کہ در جنت پر تشریف لیجا کر کھلواؤنگا۔ پوچھا جائے گا کون ہے۔ میں کہوں گا محمد۔ کہا جائیگا مرحبا محمد کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا۔ اس کے حضور سجدے میں گر پڑوں گا۔ اس کے وجہ کریم کی طرف نظر کرتا۔

ارشاد ششم:۔ ابونعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ ارسلت الی الجن والانس والی کل احمر واسود واحلت لی الغنائم دون الانبیاء وجعلت لی الارض کلھا طھورا ومسجدا ونصرت بالرعب امامی شھرا واعطیت خواتیم سورۃ البقرۃ وکانت من کنوز العرش وخصصت بھا دون الانبیاء واعطیت المثانی مکان التورٰۃ والمئین مکان الانجیل والحوامیم مکان الزبور

وفضلت بالمفصل وانا سید ولد آدم فی الدنیا والآخرۃ ولا فخر وانا اول من تنشق الارض عنی وعن امتی ولا فخر وبیدی لواء الحمد یوم القیمۃ وجمیع الانبیاء تحتہ ولا فخر والی مفاتیح الجنۃ یوم القیمۃ ولا فخر وبی تفتح الشفاعۃ ولا فخر وانا سابق الخلق الی الجنۃ ولا فخر وانا امامھم وامتی بالاثر۔ حدیث ۱۰

میں جن وانس اور ہر سرخ و سیاہ کی طرف رسول بھیجا گیا اور سب انبیاء سے الگ میرے ہی لئے غنیمتیں حلال کی گئیں اور میرے لئے ساری زمین پاک کرنیوالی اور مسجد ٹھہری اور میرے آگے ایک مہینہ راہ تک رعب سے میری مدد کی گئی اور مجھے سورہ بقر کی پچھلی آیتیں کہ خزانۂ عرش سے تھیں عطا ہوئیں۔ یہ خاص میرا حصہ تھا۔ سب انبیاء سے جدا اور مجھے توریت کے بدلے قرآن کی وہ سورتیں ملیں جن میں سو سے کم آیتیں ہیں اور انجیل کی جگہ سو سو آیت والیاں اور زبور کے عوض حٰم کی سورتیں اور مجھے مفصل سے تفضیل دی گئی کہ سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک ہے اور میں دنیا و آخرت میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر نہیں اور سب سے پہلے میں اور میری امت قبور سے نکلے گی۔ اور کچھ فخر نہیں اور قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور تمام انبیاء اس کے نیچے۔ اور کچھ فخر نہیں اور مجھ ہی سے شفاعت کی پہل ہوگی اور کچھ فخر نہیں اور میں تمام مخلوق سے پہلے جنت میں تشریف لیجاؤں گا۔ اور کچھ فخر نہیں میں ان سب کے آگے ہوں گا۔ اور میری امت میرے پیچھے۔) اللھم اجعلنا منھم فیھم ومعھم بجاھہ عندک آمین فقیر کہتا ہے۔ مسلمان پر لازم ہے کہ اس نفیس حدیث کو حفظ کرے تاکہ اپنے آقا کے فضائل و خصائص پر مطلع رہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ارشاد ہفتم:۔ احمد بزار ابو یعلی اور ابن حبان اپنی صحیح میں حضرت جناب افضل الاولیاء الاولین والآخرین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث

شفاعت میں راوی لوگ آدم و نوح و خلیل و کلیم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس ہوتے ہوئے حضرت مسیح کے پاس حاضر ہونگے۔ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے۔ لیس ذاکم عندی ولکن انطلقوا الی سید ولد آدم۔ تمہارا یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا۔ مگر تم اس کے پاس حاضر ہو جو تمام بنی آدم کا سردار ہے۔ لوگ خدمت اقدس میں حاضر ہونگے۔ حضور والا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اپنے رب کے پاس اذن لینے بھیجیں گے۔ رب تبارک وتعالیٰ اذن دے گا۔ حضور حاضر ہو کر ایک ہفتہ ساجد رہیں گے۔ رب عز مجدہٗ فرمائے گا۔ سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ مسموع ہوگی۔ اور شفاعت کرو کہ قبول ہوگی۔ حضور اقدس سر اٹھائیں گے تو رب عظیم کا وجہ کریم دیکھیں گے۔ فوراً پھر سجدے میں گر پڑیں گے ایک ہفتہ اور ساجد رہیں گے۔ رب جل جلالہ پھر وہی کلمات لطف فرمائیگا۔ حضور سر مبارک اٹھائیں گے۔ پھر سہ بارہ قصد سجدہ فرمائیں گے۔ جبریل امین حضور کے بازو تھام کر روک لیں گے۔ اسوقت حضور اپنے رب اکرم عز مجدہٗ سے عرض کرینگے یا رب جعلتنی سید ولد آدم ولا فخر۔ اے رب میرے تو نے مجھے سردار بنی آدم کیا۔ اور کچھ فخر نہیں۔ الی آخر الحدیث۔

ارشاد ہشتم:۔ حاکم و بیہقی[1] فضائل الصحابہ میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انا سید العالمین۔ میں تمام عالم کا سردار ہوں۔

ارشاد نہم:۔ دارمی۔ ترمذی۔ ابو نعیم بسند

---

[1] صححہ الحاکم وقال ابن حجر المکی فی افضل القریٰ واقرہ علیہ وفی الحدیث قصۃ قلت وانما اتانا فما اوردتہ فی المتابعات ۱۲ منہ

حدیث ۱۱

حسن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی در اقدس پر کچھ صحابہ بیٹھے حضور کے انتظار میں باتیں کر رہے تھے۔ حضور تشریف فرما ہوئے۔ انھیں اس ذکر میں پایا کہ ایک کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنایا۔ دوسرا بولا حضرت موسیٰ سے بے واسطہ کلام فرمایا۔ تیسرے نے کہا اور عیسیٰ کلمۃ اللہ و روح اللہ ہیں۔ چوتھے نے کہا آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں۔ جب وہ سب کہہ چکے حضور پُر نور صلوات اللہ سلامہ علیہ قریب آئے اور ارشاد فرمایا۔ میں نے تمہارا کلام اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور وہاں وہ ایسے ہی ہیں اور موسیٰ نجی اللہ ہیں اور وہ بیشک ایسے ہی ہیں۔ اور عیسیٰ روح اللہ ہیں اور وہ واقعی ایسے ہی ہیں اور آدم صفی اللہ ہیں اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں۔ الا انا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیٰمۃ تحتہ آدم فمن دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیٰمۃ ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فید خلنیہا ومعی فقراء المومنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین علی اللہ ولا فخر۔ سُن لو اور میں اللہ کا پیارا ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں اور میں روز قیامت لواء الحمد اٹھاؤنگا جس کے نیچے آدم اور ان کے سوا سب ہوں گے۔ اور کچھ تفاخر نہیں اور میں پہلا شافع اور پہلا مقبول الشفاعۃ ہوں اور کچھ افتخار نہیں اور سب سے پہلے میں دروازۂ جنت کی زنجیر ہلاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے دروازہ کھول کر مجھے اندر لے گا اور میرے ساتھ فقرائے مومنین ہونگے اور یہ ناز کی راہ سے نہیں کہتا اور میں سب اگلوں پچھلوں سے اللہ کے حضور زیادہ عزت

لہ تحسینہ ھو الذی حققہ السراج البلقینی فی فتاویہ کما اثرعنہ فی افضل القرٰی وان خالف فیہ ابوعیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ

والا ہوں اور یہ بڑائی کے طور پر نہیں فرماتا۔

ارشاد دہم :- دارمی اور ترمذی[1] بافادہ تحسین اور ابویعلی وبیہقی و ابونعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدھم اذا وفدوا وانا خطیبھم اذا انصتوا وانا مستشفعھم اذا حبسوا وانا مبشرھم اذا ایسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی انا اکرم ولد اٰدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانھم بیض مکنون ولؤلؤ منثور۔ میں سب سے پہلے باہر تشریف لاؤں گا جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے اور میں سب کا پیشوا ہونگا۔ جب اللہ کے حضور چلیں گے اور میں ان سب کا خطیب ہونگا۔ جب وہ دم بخود رہ جائیں گے اور میں انکا شفیع ہونگا۔ جب عرصۂ محشر میں روکے جائیں گے اور میں انھیں بشارت دونگا جب وہ ناامید ہو جائیں گے۔ عزت اور خزائن رحمت کی کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہونگی اور لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک اعزاز رکھتا ہوں میرے گرد و پیش ہزار خادم دوڑتے ہوں گے

[1] ھو عند الترمذی مختصراً ۱۲ منہ ؎ :- اقول ظاہر حدیث یہ ہے کہ یہ خدام حضور کے گرد و پیش عرصات محشر میں ہونگے اور وہاں دوسرے کیلئے خدام ہونا معلوم نہیں۔ فلاحاجۃ الی ما قال لوتقانی ان ھذہ الالف من جملۃ ماعد لہ فقد روی ابن ابی الدنیا عن انس ان اسفل اھل الجنۃ اجمعین درجۃ من یقوم علیہ عشرۃ الاف خادم وعندہ ایضا عن ابی ھریرۃ ایضا قال ان ادنیٰ اھل الجنۃ منزلۃ ولیس فیھم دنی من یغدو ویروح علیہ خمسۃ عشر الف خادم لیس منھم خادم الا معہ طرفۃ لیست مع صاحبہ فان ھذا فی الجنۃ والذی لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیھا لا یعلم الا ربہ تبارک وتعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

گویا وہ انڈے ہیں حفاظت سے رکھے یا موتی ہیں بکھرے ہوئے۔

ارشاد یازدہم: بخاری تاریخ میں اور دارمی بسند ثقات اور طبرانی اوسط میں اور بیہقی و ابونعیم جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر میں پیشوائے مرسلین ہوں اور یہ کچھ تفاخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور کچھ افتخار نہیں۔ حدیث ۲۲۳

ارشاد دوازدہم: ترمذی بافادۂ تحسین حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اللہ تعالیٰ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتا فانا خیرھم نفسا وخیرھم بیتا۔ اللہ تعالیٰ نے خلق پیدا کی تو مجھے بہترین مخلوقات میں رکھا پھر انکے دو گروہ کئے تو مجھے بہتر گروہ میں رکھا۔ پھر ان کے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے بہتر خاندان میں رکھا۔ پس میں تمام مخلوق الٰہی سے خود بھی بہتر اور میرا خاندان بھی سب خاندانوں سے افضل۔ حدیث ۲۲۴

ارشاد سیزدہم: طبرانی معجم اور بیہقی دلائل اور امام علامہ قاضی عیاض بسند خود شفا شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اللہ تعالیٰ قسم الخلق قسمین فجعلنی من خیرھم قسما فذلک قولہ تعالیٰ اصحاب الیمین واصحاب الشمال فانا من اصحاب الیمین وانا خیر اصحاب الیمین ثم جعل القسمین اثلاثا فجعلنی فی خیرھا ثلثا فذلک قولہ تعالیٰ اصحٰب المیمنۃ

واصحٰب المشئمۃ والسابقون فانا من السابقین وانا خیر السابقین ثم جعل الاثلاث قبائل فجعلنی من خیرھا قبیلۃ ذٰلک قولہ تعالٰی وجعلنکم شعوبا وقبائل فانا اتقی ولد ادم واکرمھم علی اللّٰہ ولا فخر ثم جعل القبائل بیوتا فجعلنی من خیرھا بیتا وذلک قولہ تعالٰی انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ اللہ تعالٰی نے خلق کی دو قسمیں کیں تو مجھے بہتر قسم میں رکھا اور یہ وہ بات ہے جو خدا نے فرمائی داہنے ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے تو میں داہنے ہاتھ والوں میں سے ہوں اور میں سب داہنے ہاتھ والوں سے بہتر ہوں۔ پھر ان دو قسموں کے تین حصے کئے تو مجھے بہتر حصہ میں رکھا اور یہ خدا کا وہ ارشاد ہے کہ داہنے ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے اور سابقین تو میں سابقین میں ہوں اور میں سب سابقین میں بہتر ہوں۔ پھر ان حصوں کے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا۔ اور یہ خدا کا وہ فرمان ہے کہ ہم نے کیا تمہیں شاخیں اور قبیلے (یعنی اے قولہ تعالٰی اِنَّ اَکرَمَکُمْ عِندَ اللّٰہِ اَتقٰکُمْ) بیشک تم سب میں زیادہ عزت والا خدا کے یہاں وہ ہے جو تم سب میں زیادہ پرہیزگار ہے) تو میں سب آدمیوں سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور سب سے زیادہ اللہ کے یہاں عزت والا اور کچھ فخر مراد نہیں۔ پھر ان قبیلوں کے خاندان کئے تو مجھے بہتر خاندان میں رکھا اور یہ اللہ تعالٰی کا وہ کلام ہے کہ خدا یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کرے۔ اے نبی کے گھر والو اور تمہیں خوب پاک کر دے ستھرا کر کے۔

ارشاد چہاردہم :- ابن عساکر و بزار بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خیار ولد آدم خمستہ نوح و ابراھیم وموسٰی وعیسٰی ومحمد

۱۴ ۱۹ ۱۹ مہ

وخیارھم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہترین اولادآدم پانچ ہیں۔ نوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ومحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ان سب بہتر ول میں بہتر محمد ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنبیہ ان کے سوا اور نصوص واضحہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد سوم وتالش چہارم میں آئیں گے وباللہ توفیق۔

جلوۂ دوم جلائل متعلقہ بآخرت

تابش اوّل و جلوہ اوّل میں بھی بہت حدیثیں اس مطلب کی مثبت گزریں ان سے غفلت نہ چاہیئے واللہ الہادی۔

ارشاد پانزدہم صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نحن الاٰخرون السابقون یوم القیمۃ (زاد مسلم) ونحن اوّل من یدخل الجنۃ ہم (زمانے میں) پچھلے اور قیامت کے دن (ہر فضل[1] میں) اگلے ہیں اور ہم سب سے پہلے داخل جنت ہوں گے۔

ارشاد شانزدہم :- اُسی میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امم سابقہ کے نسبت فرماتے ہیں ھم تبع لنا یوم القیمۃ نحن الاٰخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیمۃ المقضی لھم قبل الخلائق وہ قیامت میں ہمارے توابع ہوں گے ہم دنیا میں پیچھے آئے اور قیامت میں پیشی رکھیں گے۔ تمام جہان سے پہلے ہمارے ہی لئے اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا۔

ارشاد ہفدہم :- دارمی عمرو بن قیس ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] قال النور غلطے فی کل شیئ ع ۱۲ منہ

سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ
ادرک بی الاجل المرحوم واختصر لی اختصارا فنحن الاٰخرون ونحن
السابقون یوم القیمۃ وانی قائل قولا غیر فخر ابراھیم خلیل اللہ وموسٰی
صفی اللہ وانا حبیب اللہ ومعی لواء الحمد یوم القیمۃ الحدیث یعنی
جب رحمت خاص کا زمانہ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے لئے کمال
اختصار کیا ہم ظہور میں پچھلے اور روز قیامت رتبے میں اگلے ہیں اور میں ایک بات
فرماتا ہوں جس میں فخر وناز کو دخل نہیں۔ ابراہیم اللہ کے خلیل اور موسیٰ اللہ
کے صفی اور میں اللہ کا حبیب اور میرے ساتھ روز قیامت لواء حمد ہوگا قولہ
صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اختصر لی اختصارا علما فرماتے ہیں یعنی مجھے اختصار
کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنی کثیر یا میرے لئے زمانہ مختصر کیا کہ میری
اُمت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے اقول وباللہ التوفیق یا یہ کہ میرے لئے
اُمت کی عمریں کم کیں کہ مکارہ دنیا سے جلد خلاص پائیں گناہ کم ہوں نعمت باقی
تک جلد پہنچیں یا یہ کہ میری امت کے لئے طول حساب کو اتنا مختصر فرما دیا کہ
اے امت محمد میں نے تمہیں اپنے حقوق معاف کئے آپس میں ایک دوسرے
کے حق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ یا یہ کہ میرے غلاموں کے لئے پلِ صراط
کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کر دے گا کہ چشم زدن میں گزر جائیں
گے یا جیسے بجلی کوندگئی کما فی الصحیحین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ یا یہ کہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے میرے غلاموں کے
لئے اس سے کم دیر میں گزر جائیگا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھئے کما فی
حدیث احمد وابی یعلی وابن جریر وابن حبان وابن عدی والبغوی
والبیھقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا یہ کہ علوم و معارف جو ہزارہا سال کی

حدیث ۲۹

حدیث اختصار کی ۱۲ تفسیریں دو افادہ علما اور دس از جانب مصنف

محنت و ریاضت میں نہ حاصل ہو سکیں۔ میری چند روزہ خدمتگاری میں میرے اصحاب پر منکشف فرما دیئے۔ یا یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لئے، ایسی مختصر کر دی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلاً ملاحظہ فرمانا۔ سب تین ساعت میں ہو لیا یا یہ کہ مجھ پر کتاب اُتاری جس کے محدود ورقوں میں تمام اشیاء گذشتہ و آئندہ کا روشن مفصل بیان جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم جس کی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ بھر جائیں۔ اس سے اور زیادہ کیا اختصار متصور یا یہ کہ شرق تا غرب اتنی وسیع دنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرما دیا کہ میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے۔ سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں کانما انظر الی کفی ھذہ جیسا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ کما فی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عند الطبرانی وغیرہ یا یہ کہ میری امت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا۔ کما فی حدیث الاجراء فی الصحیحین قال ذلك فضلی اوتیہ من اشاء یا اگلی امتوں پر جو اعمال شاقہ طویلہ تھے ان سے اٹھا لئے پچاس نمازوں کی پانچ رہیں اور حساب کرم میں پوری پچاس۔

لہ ھذا یدور علی الالسن و وقع فی التفاسیر فمنھم من نسبہ لبنی اسرائیل کالبیضاوی ومنھم من یعینہ الیھود کالاخرین لکن رد علیھم الامام العلامۃ الجلال السیوطی قائلا انہ لم یفرض علی بنی اسرائیل خمس صلاۃ قط بل والاخمس صلوات و لم تجتمع الا لھذہ الامۃ وانما فرض بنی اسرائیل صلاتان فقط کما فی الحدیث اھ وتمام شیخ الاسلام ینتصر بھم بما دلہ علیہ شمس الزرقانی وقد اخرج النسائی عن یزید ابی بن مالک عن انس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حدیث المعراج قول موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام انہ تعالیٰ فرض علی بنی اسرائیل صلاتین فما قاموا بھما واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

زکوٰۃ میں چہارم مال کا چالیسواں حصہ رہا اور کتاب فضل میں وہی ربع کا ربع وعلی ہذا القیاس والحمد للہ رب العالمین یہ بھی حضور کے اختصار کلام سے ہے کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ارشاد ہیجدہم: امام احمد و ابن[۵۲] ماجہ و ابو داؤد طیالسی و ابو یعلی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انہ لم یکن نبی الا لہ دعوۃ قد تنجزھا فی الدنیا وانی قد اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی وانا سید ولد اٰدم یوم القیٰمۃ ولا فخر وانا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر اٰدم فمن دونہ تحت لوائی ولا فخر ثم ساق حدیث الشفاعۃ الی ان قال) حدیث ۱۲

فاذا اراد اللہ ان یصدع بین خلقہ نادی مناد این احمد وامتہ فنحن الاٰخرون الاولون نحن اٰخر الامم واول من یحاسب فتفرج لنا الامم عن طریقنا فنمضی غرا محجلین من اثر الطھور فیقول الامم کادت ھذہ الامۃ ان تکون انبیاء کلھا الحدیث یعنی ہر نبی کے واسطے ایک دعا تھی کہ وہ دنیا میں کر چکا اور میں نے اپنی دعا روزِ قیامت کے لئے چھپا رکھی ہے۔ وہ شفاعت ہے میری امت کے واسطے اور میں قیامت میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں اور اول میں مرقد اطہر سے اٹھوں گا اور کچھ فخر منظور نہیں اور میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور کچھ افتخار نہیں آدم اور ان کے بعد جتنے ہیں سب میرے زیرِ نشان ہونگے اور کچھ تفاخر نہیں جب اللہ تعالیٰ خلق میں فیصلہ کرنا چاہیے گا۔ ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی امت تو ہمیں آخر ہیں۔ اور [illegible]

۵۲ھو عند ابن ماجۃ مختصر ۱۲ منہ

ہمیں اول ہیں ہم سب امتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلے تمام امتیں ہمارے لئے راستہ دیں گی ہم چلیں گے۔ اثرِ وضو سے رخشندہ رُخ و تابندہ اعضا سب امتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ امت تو ساری کی ساری انبیاء ہو جائے ؎

جمال پرتوشش درمن اثر کرد   وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

ارشاد نوزدہم :- مالک بخاری مسلم ترمذی نسائی جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی میں ہی حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے۔ یعنی روز محشر حضور اقدس آگے ہوں گے اور تمام اولین و آخرین حضور کے پیچھے۔

ارشاد بستم :- ابن زنجویہ فضائل الاعمال میں کثیر بن مرہ حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبعث ناقۃ ثمود لصالح فیرکبھا من عند قبرہ حتی توافی بہ المحشر قال معاذ وانت ترکب العضباء یا رسول اللہ قال ترکبھا ابنتی فاطمۃ وانا علی البراق اختصصت بہ من دون الانبیاء یومئذ ویبعث بلال علی ناقۃ من نوق الجنۃ ینادی علی ظہرہا بالاذان فاذا سمعت الانبیاء واممھا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ قالوا ونحن نشھد علی ذالک یعنی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ناقہ ثمود اٹھایا جائیگا۔ وہ اپنی قبر سے اس پر سوار ہو کر میدان حشر میں آئیں گے فقیر کہتا ہے۔ غفر اللہ تعالیٰ لہ عشاق کی عادت ہے کہ جب کسی جمیل باعزت کی کوئی خوبی سنتے ہیں۔ فوراً انکی نظر اپنے محبوب کیطرف جاتی ہے کہ اس کے مقابل اُس کے لئے کیا ہے۔ اسی بنا پر) معاذ بن جبل

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی اور یا رسول اللہ حضور اپنے ناقہ مقدسہ عضبا پر سوار ہوں گے فرمایا نہ اس پر تو میری صاحبزادی سوار ہوگی اور میں براق پر تشریف رکھوں گا اس روز سب انبیاء سے الگ خاص مجھ کو عطا ہوگا اور ایک جنتی اونٹنی پر بلال کا حشر ہوگا۔ کہ عرصات محشر میں اس کی پشت پر اذان دیگا۔ جب انبیاء اور ان کی امتیں اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ سنیں گے۔ سب یوں اٹھیں گے کہ ہم بھی اس پر گواہی دیتے ہیں۔ سبحٰن اللہ جب تمام مخلوق الٰہی اولین و آخرین یکجا ہوں گے۔ اسوقت بھی ہمارے آقا کے نام پاک کی دوہائی پھرے گی۔ الحمد للہ اس دن کھل جائے گا۔ کہ ہمارے حضور نبی الانبیاء ہیں ائمۃ اللہ اسدن موافق مخالف پر روشن ہوگا کہ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْن ایک اللہ ہے اور اس کی نیابت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ارشاد بست ویکم :۔ ترمذی بافادۂ تحسین وتصحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذالک المقام غیری میں سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لیجاؤں گا پھر مجھے جنت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ میں عرش کی داہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہونگا۔ جہاں تمام مخلوق الٰہی میں کسی کو بار نہ ہوگا۔

ارشاد بست ودوم :۔ احمد دارمی ابونعیم واللفظ لہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اول من یکسی ابراھیم ثم تقعد مستقبل العرش ثم اوتی بکسوتی فالبسہا فاقوم عن یمینہ مقاما لا یقوم احد غیری یغبطنی

فیہ الاولون والاٰخرون سب سے پہلے ابراہیم کو جوڑا پہنایا جائیگا۔ وہ عرش کے سامنے بیٹھ جائیں گے۔ پھر میری پوشاک حاضر کی جائے گی۔ میں پہن کر عرش کی داہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہوں گا۔ جہاں میرے سوا دوسرے کو بار نہ ہوگا۔ اگلے پچھلے مجھ پر رشک لیجائیں گے۔

ارشاد بست وسوم:- بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکسی حلۃ من الجنۃ لا یقوم لہا البشر مجھے وہ بہشتی لباس پہنایا جائے گا کہ تمام بشر جس کی قدر وعظمت کے لائق نہ ہوں گے۔

ارشاد بست وچہارم:- طبری تفسیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً واللفظ لہ اور مثل احمد کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً راوی یرقی ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وامتہ علی کوم فوق الناس حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت روز قیامت بلندی پر تشریف رکھیں گے سب سے اونچے۔

ارشاد بست وپنجم:- ابن جریر وابن مردویہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ

لہ تنبیہ:- اصل الحدیث عند مسلم فی باب اثبات الشفاعۃ من کتاب الایمان موقوفا علی جابر لکنہ وقع فیہ من الناسخین خبط وغلط فی جمیع الاصول حتی خرج اللفظ عن حد المعقول ولفظہ ھکذا قال نجیئ نحن یوم القیمۃ عن کذا کذا انظر ای ذلک فوق الناس الحدیث والصواب کما افاد الامام القاضی عیاض مع سبعۃ جماعۃ من العلماء واقرہ النووی فی المنہاج نجیئ یوم القیمۃ علی کوم والراوی اظلم علیہ ھذا الحرف فعبر عنہ بکذا وکذا وفسرہ بقولہ ای فوق الناس وکتب علیہ انظر تنبیہا فجمیع النقلۃ الکل ونسقوہ علی انہ من متن الحدیث ثم استوضح ذلک القاضی بحدیث ابن عمر وحدیث کعب المذکورین قلت والعجب انہ ذھل عن حدیث جابر نفسہ وقد کان ایضا عند الطبری کما رایت ۱۲ منہ

تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا وامتی یوم القیٰمۃ علی کوم مشرفین ما من الناس احد الا ودانہ منا الحدیث میں اور میری امت روز قیامت بلندیوں پر ہوں گے۔ سب سے اونچے کوئی ایسا نہ ہوگا۔ جو تمنا نہ کرے کہ کاش وہ ہم میں سے ہوتا۔ حدیث ۳۴

ارشاد بست و ششم۔ صحیح مسلم شریف میں ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال دیئے۔ میں نے دوبارہ عرض کی اللھم اغفر لامتی اللھم اغفر لامتی الٰہی میری امت بخشدے واخرت الثالث لیوم یرغب الی فیہ الخلق حتی ابراھیم اور تیسرا اسدن کے لئے اٹھا رکھا جسمیں تمام خلق میری طرف نیازمند ہوگی۔ یہانتک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام (فائدہ) حدیث ان لکل نبی دعوۃ الحدیث کہ مسند احمد و صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی امام حکیم ترمذی نے بھی روایت کی اور اس کے اخیر میں یہ زیادت فرمائی وان ابراھیم لیرغب فی دعائی ذٰلک الیوم یعنی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن ابراہیم بھی میری دعا کے خواہشمند ہوں گے۔

(حاشیہ: حضور کے سب نیازمند ہونگے یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام)

احادیث الشفاعۃ :۔ شفاعت کی حدیثیں خود متواتر ہیں اور یہ بھی ہر مسلمان صحیح الایمان کو معلوم کہ یہ قبائے کرامت اس مبارک قامت شایان کانہ سزا وار زعامت کے سوا کسی قدو بالا پر راست نہ آئی نہ کسی نے بارگاہ الٰہی میں انکے سوا یہ وجاہت عظمیٰ و محبوبیت کبریٰ و اذن سفارش و اختیار گذارش کی دولت پائی تو وہ سب حدیثیں تفصیل جمیل محبوب جلیل صلوات اللہ وسلامہ علیہ پر دلیل مگر میں صرف وہ چند احادیث نقل کرتا ہوں جس میں تصریحاً سب

(حاشیہ: احادیث شفاعت (انبیاء کا عجز اور حضور کی قدرت) حدیث ۳۵ تا ۱۰۱)

انبیاء علیہم الصلوٰۃ[1] والسلام کا عجز اور حضور کی قدرت بیان فرمائی

ارشاد بست و ہفتم: - حدیث موقف مفصل مطول[2] احمد و بخاری و مسلم و ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بخاری و مسلم و ابن ماجہ نے انس اور ترمذی[3] و ابن خزیمہ نے ابوسعید خدری اور احمد و بزار و ابن حبان و ابویعلی نے صدیق اکبر اور احمد و ابویعلی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مرفوعاً الی سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور عبداللہ بن مبارک و ابن ابی شیبہ و ابن ابی عاصم و طبرانی نے بسند صحیح سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کی ان سب کے الفاظ جدا جدا نقل کرنے میں طول کثیر ہے لہٰذا میں انکے متفرق لفظوں کو ایک منتظم سلسلہ میں یکجا کر کے اس جانفزا قصہ کی تلخیص کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق ارشاد ہوتا ہے۔ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک میدان وسیع و ہموار میں جمع کرے گا کہ سب دیکھنے والے کے پیشِ نظر ہوں اور پکارنے

---

[1] شیخ محقق مولنا عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ میں زیرِ حدیث اولین شفاعت فرماتے ہیں صواب آنست کہ ہمہ انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین از در آمدن درین مقام و اقدام برایں کار عاجز و قاصر بجز سید المرسلین امام النبیین کہ بنہایت قرب عزت و مکانت مخصوص است و محمود و محبوب حضرت اوست ۱۲ منہ۔

[2] ہر چند یہ چھ صحابہ سے چھ حدیثیں ہیں مگر صرف دو ہی شمار میں آئیں کہ حدیث ابوہریرہ اسی کا تتمہ ہے جو ارشاد اول میں گذری اور حدیث ابوسعید اگرچہ ترمذی نے فضائل میں اسیقدر مختصراً روایت کی جتنی ارشاد سوم میں گذری مگر تفسیر میں بعین سند مطولاً لائے جسکی وجہ سے یہ حدیث اسکا تتمہ ہوا اور حدیث صدیق اکبر بعینہ حدیث ارشاد ہفتم ہے اور حدیث ابن عباس حدیث ارشاد ہیجدہم لہٰذا ان چار کا مکرر شمار ہوا اور صرف حدیث انس و حدیث سلمان تعداد میں آئیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲ منہ

[3] یہ حروف بحساب ابجد الف سے واؤ تک انھیں چھ حدیثوں کیطرف اشارہ ہیں کہ میں نے حدیث اوّل کو کہ میرے مطلب میں زیادہ مفصل اصل کیا ہے اور باقی پانچ میں جو زیادتیاں ہیں باشارہ حروف انھیں متمیز کر دیا ۱۲ منہ

والے کی آواز سنیں کا دن طویل ہوگا و اور آفتاب کو اس روز دس برس کی گرمی دیں گے پھر لوگوں کے سروں سے نزدیک کریں گے۔ یہاں تک کہ بقدر دو کمانوں کے فرق رہ جائے گا۔ پسینے آنا شروع ہوں گے۔ قد آدم پسینہ تو زمین میں جذب ہو جائیگا۔ پھر اوپر چڑھنا شروع ہوگا۔ یہاں تک کہ آدمی غوطے کھانے لگیں گے۔ غڑپ غڑپ کریں گے جیسے کوئی ڈبکیاں لیتا ہے۔ ا قرب آفتاب سے غم و قرب اس درجہ کو پہنچیگا کہ طاقت طاق ہو گی۔ تاب تحمل باقی نہ رہے گی ج۔ رہ رہ کر تین گھبراہٹیں لوگوں کو اٹھیں گی ا آپس میں کہیں گے دیکھتے نہیں تم کس آفت میں ہو، کس حال کو پہنچے کوئی ایسا کیوں نہیں ڈھونڈتے جو رب کے پاس شفاعت کرے۔ ب کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے ا پھر خود ہی تجویز کریں گے کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے باپ ہیں ان کے پاس چلنا چاہیئے۔ پس آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جائیں گے د اور پسینے کی وہی حالت ہے کہ منہ میں لگام کی طرح ہوا چاہتا ہے ا عرض کریں گے و اے باپ ہمارے ا اے آدم آپ ابو البشر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح آپ میں ڈالی اور اپنے ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور اپنی جنت میں آپ کو رکھا ف اور سب چیزوں کے نام آپ کو سکھائے د اور آپ کو اپنا صفی کیا۔ ا آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے ب کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے ا۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت میں ہیں اور کس حال کو پہنچے۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے۔ ب لست هناکم ہ انہ لا یہمنی الیوم الا نفسی ا ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری میں اس قابل نہیں۔ مجھے آج اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی کیا نہ آئندہ کبھی کرے۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔

مجھے اپنی جان کا غم ہے مجھے اپنی جان کا خوف ہے تم اور کسی کے پاس جاؤ وہ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے د اپنے پدر ثانی ا نوح کے پاس جاؤ ب کہ وہ پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین پر بھیجا ر وہ خدا کے شاکر بندے ہیں ا لوگ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے نوح و اے نبی اللہ ا آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول ہیں اللہ نے عبد شکور آپ کا نام رکھا د اور آپ کو برگزیدہ کیا اور آپ کی دعا قبول فرمائی کہ زمین پر کسی کافر کا نشان نہ رکھا ا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس بلا میں ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے ۵ کہ ہمارا فیصلہ کر دے ا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں ب لست ھناکم دلیس ذاکم عندی لا انہ لا یھمنی الیوم الا نفسی ا ان ربی غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی اذھبوا الی غیری میں اس قابل نہیں یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے جو نہ اس سے پہلے کیا اور نہ اس کے بعد کرے مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کا کھٹکا ہے مجھے اپنی جان کا ڈر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ ر عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے ب خلیل الرحمٰن ا ابراہیم کے پاس جاؤ د کہ اللہ نے انہیں اپنا دوست کیا ہے ا لوگ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے عرض کریں گے و اے خلیل الرحمٰن، اے ابراہیم آپ اللہ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل ہیں اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجیے ۵ کہ ہمارا فیصلہ کر دے ا آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے، ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے ب لست ھناکم دلیس ذاکم عندی ہ لا یھمنی الیوم الا نفسی ا ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری ۔ میں اس قابل نہیں یہ کام میرے کرنے کا نہیں آج مجھے بس اپنی

جان کی فکر ہے۔ میرے رب نے آج وہ غضب کیا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا ہوا نہ اسکے
بعد ہو مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے مجھے اپنی جان کا تردد ہے تم کسی
اور کے پاس جاؤ وہ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں، فرمائیں گے (تم
موسیٰ کے پاس جاؤ۔ وہ بندہ جسے خدا نے توریت دی اور اس سے کلام فرمایا اور اپنا
راز دار بنا کر قرب بخشا، اور اپنی رسالت دے کر برگزیدہ کیا) لوگ موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے اے موسےٰ آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالےٰ نے آپ کو
اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے لوگوں پر فضیلت بخشی۔ اپنے رب کے پاس ہماری
شفاعت کیجیے آپ دیکھتے نہیں ہم کس صدمہ میں ہیں آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو
پہنچے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے۔ لست هناكم دلیس ذاكم عندى لا
الله لا یھمنی الیوم الا نفسی (ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ و
لن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی اذھبوا الی غیری میں اس لائق نہیں یہ کام
مجھ سے نہ ہوگا مجھے آج اپنے سوا دوسرے کی فکر نہیں میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا
ہے کہ ایسا نہ کبھی کیا تھا اور نہ کبھی کرے۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان کا خیال ہے
مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ وہ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس
بھیجتے ہیں فرمائیں گے (تم عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے
رسول اور اس کے کلمہ اور اس کی روح دکھ مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مردے
جلاتے تھے) لوگ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے اے عیسےٰ
آپ اللہ کے رسول اور اس کے وہ کلمہ ہیں کہ اس نے مریم کی طرف القا فرمایا اور اس کی طرف
کی روح ہیں۔ آپ نے گہوارے میں لوگوں سے کلام کیا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت
کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ فرما دے آپ دیکھتے نہیں ہم کس اندوہ میں ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں
ہم کس حال کو پہنچے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے۔ لست هناكم دلیس ذاكم

عندی لا انہ لا یہمنی الیوم الا نفسی ۔ ان ربی قد غضب الیوم غضباً لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری ۔ میں اس لائق نہیں یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کا غم نہیں میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی ایسا کیا نہ کبھی کرے مجھے اپنی جان کا ڈر ہے مجھے اپنی جان غم ہے مجھے اپنی جان کا سوچ ہے تم اور کسی کے پاس جاؤ وہ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں ، فرمائیں گے ائتوا عبداً فتح اللہ علی یدیہ ویجیئ فی ھذا الیوم امناً و انطلقوا الی سید ولد آدم فانہ اول من تنشق عنہ الارض یوم القیمۃ ب ائتوا محمداً الا ان کل متاع فی وعاء مختوم علیہ اکان یقدر علی ما فی جوفہ حتی یفض الخاتم تم اس بندے کے پاس جاؤ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالٰی نے فتح رکھی ہے اور آج کے دن بے خوف و مطمئن ہے ۔ اس کی طرف چلو جو تمام بنی آدم کا سردار اور سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لانے والا ہے ۔ تم محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس جاؤ بھلا کسی سربمہر ظرف میں کوئی متاع ہو اس کے اندر کی چیز بے مہر اٹھائے مل سکتی ہے ہو گی عرض کریں گے نہ فرمائیں گے ۔ ان محمداً صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین وقد حضر الیوم ۔ اذھبوا الی محمد و لیشفع لکم الی ربکم یعنی اسی طرح محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انبیا کے خاتم ہیں (تو جب تک وہ باب فتح نہ فرمائیں کوئی نبی کچھ نہیں کرسکتا) اور وہ آج یہاں تشریف فرمائیں ۔ تم انہیں کے پاس جاؤ ، چاہیئے کہ وہ تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کریں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم (اب وہ وقت آیا کہ لوگ تھکے ہارے مصیبت کے مارے ہاتھ پاؤں چھوڑے چار طرف سے امیدیں توڑے بارگاہ عرش جاہ بیکس پناہ خاتم دورۂ رسالت فاتح باب شفاعت محبوب باوجاہت مطلوب بلند عزت ملجا و عاجزاں ماوائے بیکساں مولائے دو جہاں حضور پرنور محمد رسول اللہ شفیع یوم النشور افضل صلوات اللہ واکمل تسلیمات اللہ واز کی تحیات اللہ وانمی برکات اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وعیالہ میں حاضر آئے اور بہزاراں ہزار نالہائے زار و دل بیقرار و

چشم اشکبار یوں عرض کرتے ہیں یا محمد و یا نبی اللہ انت الذی فتح اللہ بک وجئت فی ھذہ الیوم امنا انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء اشفع لنا الی ربک فلیقض بیننا الا تری الی ما نحن فیہ الا تری ما قد بلغنا اے محمد اے اللہ کے نبی آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے فتح باب کیا اور آج آپ آمن و مطمئن تشریف لائے حضور اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجیے کہ ہمارا فیصلہ فرما دے۔ حضور نگاہ تو کریں ہم کس درد میں ہیں حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس حال کو پہنچے ہیں ب حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے انا لھا انا صاحبکم میں شفاعت کے لیے ہوں میں تمہارا وہ مطلوب ہوں جسے تمام موقف میں ڈھونڈھ پھرے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بارک وشرف ومجد وکرم اس کے بعد حضور نے اپنی شفاعت کی کیفیت ارشاد فرمائی یہ نصف حدیث کا خلاصہ ہے مسلمان اسی قدر کو بنگاہ ایمان دیکھے اور رادا لاحق جل و علا کی یہ حکمت جلیلہ خیال کرے کہ کیونکر اہل محشر کے دلوں میں ترتیب وار انبیائے عظام علیہم الصلاۃ والسلام کی خدمت میں جانا الہام فرمائے گا اور دفعۃً بارگاہ اقدس سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر نہ لائے گا کہ حضور تو یقینا شفیع مشفع ہیں ابتدا یہیں آتے تو شفاعت تو پاتے مگر اولین

سلہ یہ لفظ اس سفیہ کے رد میں ہے جو شفاعت بالوجاہت و شفاعت بالمحبۃ کو نہیں مانتا حالانکہ حقیقۃً اسباب شفاعت یہی ہیں اور انکے جو معنی اس نے تراشے وہ اسکی زری زبان درازیاں ہیں پھر شفاعت بالاذن کا جو مطلب گڑھا محض باطل اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں بے ادبی پر مشتمل جیسا کہ حضرت والد قدس سرہ الماجد نے تذکیۃ الایقان اور دیگر علمائے اہلسنت نے اپنی تصانیف میں تحقیق فرمایا پھر احادیث کثیرہ گواہ ہیں کہ اسکے گڑھے ہوئے معنی ہرگز واقع نہ ہوں گے تو اس نے اس پردے میں اصل شفاعت سے انکار کیا کہ جو مانتا ہے وہ ہوگی نہیں اور جو ہوگی اُسے مانتا نہیں جیسے کوئی کہے میں وجود انسان کا منکر نہیں مگر لوگ جسے انسان کہتے ہیں وہ معدوم ہے موجود یہ ہے کہ اس کے پانچ ہاتھ ہوں اور ۲۲ کان اور ۴۰ ناکیں ۲۵ میں اور ایسا چڑھ کر پیڑ پر بسیرا لیتا ہو ہر عاقل جانیگا کہ یہ احمق سرے سے انسان ہی کا منکر ہے اگرچہ براہ عیاری لفظ انسان کا مقر ہے ۱۲

و آخرین موافقین و مخالفین خلق اللہ اجمعین پر کیونکر کُھلتا کہ یہ منصب افخم اسی سید اکرم مولائے اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ خاصہ ہے جس کا دامن رفیع جلیل و منیع تمام انبیاء و مرسلین کے دست ہمت سے بلند و بالا ہے پھر خیال کیجیے کہ دُنیا میں لاکھوں کروڑوں کان اس حدیث سے آشنا اور بے شمار بندے اس حال کے شناسا عرصاتِ محشر میں صحابہ و تابعین و ائمہ محدثین و اولیائے کاملین و علمائے عاملین سبھی موجود ہوں گے پھر کیونکر یہ جانی پہچانی بات دلوں سے ایسے بھلادی جائے گی کہ اتنی کثیر جماعتوں میں ان طویل مدتوں تک کسی کو اصلاً یاد نہ آئے گی پھر نوبت بہ نوبت حضرات انبیاء سے جواب سُنتے جائیں گے جب بھی مطلق دھیان نہ آئے گا کہ یہ وہی واقعہ ہے جو ہمیں مخبر نے پہلے ہی بتایا ہے پھر حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثنا کو دیکھیے وہ بھی یکے بعد دیگرے انبیائے مابعد کے پاس بھیجتے جائیں گے یہ کوئی نہ فرمائے گا کہ کیوں بیکار ہلاک ہوتے ہو تمہارا مطلوب اس پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ہے یہ سارے سامان اسی اظہار عظمت و اشتہار وجاہت محبوب باشوکت کی خاطر ہیں لیقضی اللہ امراً کان مفعولاً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثانیاً سوال شفاعت پر حضرات انبیاء کے جواب اور ہمارے حضور کا مُبارک ارشاد ملا دیکھیے یہیں مقام محمود کا مزہ آتا اور رابعۃ الشمس کھلا جاتا ہے کہ سب نجوم رسالت و مصابیح نبوت میں افضل و اعلیٰ و اجل و اجلی و اعظم و اولیٰ و بلند و بالا قرشی عرب کا سورج حرم کا چاند ہے جس کے نور کے حضور ہر روشنی ماند ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بارک و شرف و مجد و کرم اور انبیائے خمسہ کی وجہ تخصیص ظاہر کہ حضرت آدم اول انبیاء و پدر انبیاء ہیں۔ اور مرسلین اربعہ اولوالعزم مرسل اور سب انبیائے سابقین سے اعلیٰ و افضل تو ان پر تفضیل سب پر تفضیل والحمد للہ الملک الجلیل۔

ارشاد بیست و ہشتم:۔ احمد و ترمذی بافادہ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ و حاکم و ابن ابی شلیبہ بسند صحیح اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین وخطیب ھم و صاحب شفاعتھم غیر فخر جب قیامت کا دن ہوگا میں تمام انبیاء کا امام اور ان کا خطیب اور ان کا شفاعت والا ہوں گا۔

ارشاد بست و نہم: امام احمد بسند صحیح انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انی لقائم انتظر امتی تعبر الصراط اذ جاء عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال ھذہ الانبیاء قد جاءتک یا محمد یسألون تدعو اللہ ان یفرق بین جمیع الامم الی حیث یشاء لعظم ماھم فیہ فالخلق ملجمون فی العرق فاما المؤمن فھو علیہ کالزکمۃ واما الکافر فتغشاہ الموت قال یا عیسی انتظر حتی ارجع الیک فذھب نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقام تحت العرش فلقی مالم یلق ملک مصطفی ولا نبی مرسل الحدیث میں کھڑا ہوا اپنی امت کا انتظار کرتا ہوں گا کہ صراط پر گزر جائے۔ اتنے میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آکر عرض کریں گے اے محمد یہ انبیاء اللہ حضور کے پاس التماس لے کر آئے ہیں کہ حضور اللہ تعالیٰ سے عرض کر دیں وہ امتوں کی اس جماعت کو جہاں چاہے تفریق کر دے کہ لوگ بڑی سختی میں ہیں پسینہ لگام کی مانند ہو گیا ہے (حدیث میں فرمایا مسلمان پر تو مثل زکام کے ہوگا اور کافروں کو اس سے موت گھیر لے گی) حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائیں گے اے عیسیٰ آپ انتظار کریں یہاں تک کہ میں واپس آؤں پھر حضور زیر عرش جا کر کھڑے ہوں گے وہاں وہ پائیں گے جو نہ کسی مقرب فرشتہ کو ملا نہ کسی نبی مرسل نے پایا۔

ارشاد سیم: مسند احمد و صحیح مسلم میں انہیں سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتی باب الجنۃ یوم القیمۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک میں روز قیامت در جنت پر تشریف لا کر کھلواؤں گا داروغہ عرض کرے گا کون ہے، میں فرماؤں گا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عرض کرے گا مجھے حضور ہی کے واسطے حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں طبرانی کی روایت میں ہے دارو غہ قیام کر کے عرض کرے گا لا افتح لاحد قبلک ولا اقوم لاحد بعدک نہ میں حضور سے پہلے کسی کے لیے کھولوں نہ حضور کے بعد کسی کے لیے قیام کروں) اور یہ دوسری خصوصیت ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے۔

ارشاد سی ویکم:۔ ابو نعیم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انا اول من یدخل الجنۃ ولا فخر میں سب سے پہلے جنت میں رونق افروز ہوں گا اور کچھ فخر نہیں۔

ارشاد سی ودوم:۔ صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیمۃ وانا اول من یقرع باب الجنۃ روز قیامت میں سب انبیاء سے کثرت امت میں زائد ہوں گا اور سب سے پہلے میں ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا مسلم کی دوسری روایت یوں ہے انا اول الناس یشفع فی الجنۃ وانا اکثر الانبیاء تبعا میں جنت میں سب سے پہلا شفیع ہوں اور میرے پیرو سب انبیاء کی امتوں سے افزوں) ابن النجار نے ان لفظوں سے روایت کی انا اول من یدق باب الجنۃ فلم تسمع الاذان احسن من طنین الحلق علی تلک المصاریع میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کوٹوں گا زنجیروں کی جھنکار جو ان کواڑوں پر ہو گی اس سے بہتر آواز کسی کان نے نہ سنی۔

ارشاد سی وسوم:۔ صحیح ابن حبان میں انہیں سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لکل نبی یوم القیمۃ منبرا من نور وانی لعلی اطولہا وانورہا فیجئ مناد ینادی این النبی الامی قال فیقول الانبیاء کلنا نبی امی فالی من ارسل فیرجع الثانیۃ فیقول این النبی الامی العربی قال فینزل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی یاتی باب الجنۃ فیقرعہ وساق الحدیث الی ان قال)

فیفتح لہ فید خل فلیتجلی لہ الرب تبارک و تعالیٰ ولا یتجلی لشئے قبلہ فیخر لہ ساجدا الحدیث قیامت میں ہر نبی کے لیے ایک منبر نور کا ہوگا اور میں سب سے زیادہ بلند و نورانی منبر پر ہوں گا منادی آکر ندا کرے گا کہاں ہیں نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انبیا کہیں گے ہم سب نبی اُمی ہیں کسے یاد فرمایا ہے منادی واپس جائے گا۔ دوبارہ آکر یوں ندا کرے گا کہاں ہیں نبی امی عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اب حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے منبر اطہر سے اتر کر جنت کو تشریف لے جائیں گے دروازہ کھلوا کر اندر جائیں گے رب عز جلالہ ان کے لیے تجلی فرمائے گا اور ان سے پہلے کسی پر تجلی نہ کرے گا۔ حضور اپنے رب کے لیے سجدہ میں گریں گے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ارشاد سی و چہارم:۔ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یضرب الصراط بین ظھرانی جھنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہ جب پشت جہنم پر صراط رکھیں گے میں سب رسولوں سے پہلے اپنی اُمت کو لے کر گزر فرماؤں گا۔

ارشاد سی و پنجم:۔ صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تصانیف طبرانی و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یقوم المومنون حتی تزلف لھم الجنۃ فیاتون ادم فیقولون یا ابانا استفتح لنا الجنۃ فیقول وھل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم لست بصاحب ذلکم ولکن اذھبوا الی ابنی ابراھیم خلیل اللہ قال فیقول ابراھیم لست بصاحب ذلک انما کنت خلیلا من وراء وراء اعمدوا الی موسی الذی کلمہ اللہ تکلیما قال فیاتون موسی فیقول لست بصاحب ذلک اذھبوا الی عیسٰی کلمۃ اللہ وروحہ فیقول عیسٰی لست بصاحب ذلک فیاتون محمدا فیقوم فیؤذن لہ الحدیث ھذا حدیث

مسلم وعند الباقین اذا جمع اللہ الاولین والآخرین وقضی بینھم وفرغ (۴) القضاء فمن یشفع لنا الی ربنا فیقولون آدم خلقہ اللہ بیدہ وکلمہ فیأتونہ فیقولون قد قضی ربنا وفرغ من القضاء قم انت فاشفع لنا الی ربنا فیقول ائتوا نوحا وساق الحدیث الی ان قال) فیأتون عیسٰی فیقول ادلکم علی العربی الامی فیأذن اللہ لی ان اقوم الیہ فیثور (۱)[1] من اطیب ریح ما شمھا احد قط حتی اتی ربی فیشفعنی ویجعل لی نورا من شعر رأسی الی ظفر قدمی یعنی جب مسلمانوں کا حساب کتاب اور ان کا فیصلہ ہو چکے گا جنت اُن سے نزدیک کی جائے گی مسلمان آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے کہ ہمارا حساب ہو چکا آپ حق سبحانہ سے عرض کرکے ہمارے لیے جنت کا دروازہ کھلوا دیجیے ۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام عذر کریں گے اور فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں تم نوح کے پاس جاؤ وہ بھی انکار کرکے ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے پاس بھیجیں گے وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں تم موسیٰ کلیم اللہ کے پاس جاؤ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں مگر تم عیسیٰ روح اللہ و کلمۃ اللہ کے پاس جاؤ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں مگر تمہیں عرب والے نبی امی کی طرف راہ بتاتا ہوں لوگ میری خدمت میں حاضر آئیں گے ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اذن دے گا میرے کھڑے ہوتے ہی وہ خوشبو مہکے گی جو آج تک کسی دماغ نے نہ سونگھی ہوگی یہاں تک کہ میں اپنے رب کے پاس حاضر ہوں گا ۔ وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا اور میرے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخن تک نور کر دے گا

ارشاد سی و ششم

طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن اور دارقطنی و ابن النجار امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ

[1] ھذا لفظۃ اظلمت المحب فی نسخۃ الخصائص التی عندی فترکت لھا بیاضا رحمہ اللہ من ظفر بھا فاطلعنا علیھا ۱۲ منہ

(۵) من القضاء یقول المؤمنون قد قضی بیننا ربنا

وسلم فرماتے ہیں الجنۃ حرمت علی الانبیاء حتی ادخلہا وحرمت علی الامم حتی تدخلہا امتی (جنت پیغمبروں پر حرام ہے جب تک میں اس میں نہ داخل ہوں اور امتوں پر حرام ہے جب تک میری امت نہ داخل ہو) اسی طرح طبرانی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔

ارشاد سی و ہفتم: اسحٰق بن راہویہ اپنی مسند اور ابن ابی شیبہ مصنف میں امام مکحول تابعی سے راوی امیرالمومنین عمر کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا اس نے فرمایا قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام بشر پر فضیلت بخشی میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔ یہودی نے قسم کھا کر حضور کی افضلیت مطلقہ کا انکار کیا امیرالمومنین نے اس کے تپانچہ مارا یہودی بارگاہ رسالت میں نالشی آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے توامیرالمومنین کو حکم دیا تم نے اس کے تھپڑ مارا ہے راضی کرلو اور یہودی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا بل یا یھودی ادم صفی اللّٰہ ابراھیم خلیل اللّٰہ وموسی نجی اللّٰہ وعیسی روح اللّٰہ وانا حبیب اللّٰہ بل یا یھودی تسمی اللّٰہ باسمین سمی بھما امتی ھو السلام وسمی بھا امتی المسلمین وھو المومن وسمی بھا امتی المومنین بل یا یھودی ان الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتی ادخلھا وھی محرمۃ علی الامم حتی تدخلھا امتی بلکہ او یہودی آدم صفی اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ نجی اللہ اور عیسیٰ روح اللہ ہیں۔ اور میں حبیب اللہ ہوں بلکہ او یہودی اللہ تعالیٰ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے اللہ تعالیٰ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا۔ اللہ تعالیٰ مومن ہے اور میری امت کا نام مومنین رکھا بلکہ او یہودی بہشت سب نبیوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میں تشریف لے جاؤں اور سب امتوں حرام ہے یہاں تک کہ میری اُمت داخل ہو۔

ارشاد سی و ہشتم :۔ احمد۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانھا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ و ارجوان اکون انا ھو فمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو وہ جنت کی ایک منزل ہے کہ ایک بندے کے سوا کسی کے شایان نہیں میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں تو جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اس پر میری شفاعت اترے گی) ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مختصر میں ہے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول وسیلہ کیا ہے فرمایا اعلیٰ درجۃ فی الجنۃ لا ینالھا الا رجل واحد ارجوان اکون ھو بلند ترین درجات جنت ہے جسے نہ پائے گا۔ مگر ایک مرد امید کرتا ہوں کہ وہ مرد میں ہوں (رواہ الترمذی) علماء فرماتے ہیں خدا و رسول جس بات کو بکلمہ امید و ترجی بیان فرمائیں وہ یقینی الوقوع ہے بلکہ بعض علماء نے فرمایا کلام اولیا میں بھی رجا تحقیق ہی کے لیے ہے ذکرہ الزرقانی عن صاحب النور عن بعض شیوخہ فی اقسام شفاعۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ارشاد سی و نہم :۔ عثمان بن سعید دارمی کتاب الرد علی الجہمیۃ میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اللہ یرفعنی یوم القیمۃ فی اعلیٰ غرفۃ من جنات النعیم لیس فوقی الا حملۃ العرش اللہ تعالیٰ مجھے روز قیامت جنۃ النعیم کے سب غرفوں میں بلند فرمائے گا کہ مجھ سے اوپر بس خدا کا عرش ہوگا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

جلوۂ سوم ارشادات انبیائے عظام و ملائکہ کرام علی سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

ارشاد چہلم :۔ ابن جریر ابن مردویہ ابن ابی حاتم بزار ابویعلےٰ بیہقی بطریق ابوالعالیہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معراج کی حدیث طویل میں راوی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد و ثنا کی اور اپنے فضائل جلیلہ کے خطبے پڑھے سب کے بعد حضور پُر نور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کلکم اثنی علی ربہ و انی مثن علی ربی الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعلمین وکافۃ للناس بشیراً و نذیرا و انزل علی الفرقان فیہ تبیان لکل شیئ وجعل امتی خیر امۃ اخرجت للناس وجعل امتی امۃ وسطا وجعل امتی ھم الاولون والاخرون وشرح لی صدری و وضع عنی وزری ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحا وخاتما۔ تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور اب میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں حمد اُس خدا کو جس نے مجھے تمام جہان کے لیے رحمت بھیجا اور کافۂ ناس کا رسول بنایا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور مجھ پر قرآن اُتارا اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور میری اُمت سب اُمتوں سے بہتر اور اُمت عادل اور زمانہ میں موخر اور مرتبہ میں مقدم کی اور میرے لیے میرا سینہ کھول دیا اور مجھ سے میرا بوجھ اتار لیا اور میرے لیے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھ فاتح باب رسالت و خاتم دور نبوت کیا، جب حضور اس خطبۂ جلیلہ سے فارغ ہوئے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرات انبیاء سے فرمایا بھذا فضلکم محمد (اسی لیے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے (پھر جب حضور اپنے رب سے ملے رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا سل مانگ کیا مانگتا ہے) حضور نے اور انبیاء کے فضائل عرض کیے کہ تو نے انہیں یہ کرامتیں دیں حق جل و علا نے حضور کے فضائل اعلیٰ و اشرف ارشاد فرمائے کہ تمہیں یہ کچھ بخشا حضور نے یہ واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا فضلنی ربی (مجھے میرے رب نے افضل کیا) اور اپنے فضائل و خصائص عظیمہ بیان فرمائے۔

یہ حدیث دو ورق طویل میں ہے۔

ارشاد چہل و یکم: حاکم کتاب الکنی اور طبرانی اوسط اور بیہقی و ابو نعیم دلائل النبوۃ میں اور ابن عساکر و دیلمی و ابن لال ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال لی جبریل قلبت الارض مشارقہا و مغاربہا فلم اجد رجلا افضل من محمد و لم اجد بنی اب افضل من بنی ھاشم جبریل نے مجھ سے عرض کی میں نے پورب پچھم ساری زمین الٹ پلٹ کر دیکھی کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا نہ کوئی خاندان خاندان بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا) امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں صحت کے انوار اس متن کے گوشوں پر جھلک رہے ہیں نقلہ فی المواھب

ارشاد چہل و دوم: ابو نعیم کتاب المعرفہ میں اور ابن عساکر عبد اللہ بن غنم سے راوی ہم خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے ناگاہ ایک ابر نظر آیا حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سلم علی ملک قال لم ازل استاذن ربی فی لقائک حتی کان ھذا اوان اذن لی انی ابشرک انہ لیس احد اکرم علی اللہ منک مجھ سے ایک فرشتہ نے سلام کے بعد عرض کی مدت سے میں اپنے رب سے قدم بوس حضور کی اجازت مانگتا تھا یہاں تک کہ اب اس نے اذن دیا میں حضور کو مژدہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو حضور سے زیادہ کوئی عزیز نہیں۔

ارشاد چہل و سوم: امام ابو ذکریا یحییٰ بن عائذ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قصہ ولادت اقدس میں فرماتی ہیں مجھے تین شخص نظر آئے گویا آفتاب ان کے چہروں سے طلوع کرتا ہے ان میں ایک نے حضور کو اٹھا کر ایک ساعت تک حضور کو اپنے پروں میں چھپایا اور گوش اقدس میں کچھ کہا کہ میری سمجھ میں نہ آیا اتنی بات میں نے بھی سنی کہ عرض کرتا ہے ابشر یا محمد

فما بقی لنبی علم لا وقد اعطیتہ فانت اکثرھم علما و اشجعھم قلبا معک مفاتیح النصر قد البست الخوف والرعب لا یسمع احد بذکرک الا وجل فؤادہ وخاف قلبہ وان لم یرک یا خلیفۃ اللہ اے محمد مژدہ ہو کہ کسی نبی کا کوئی علم باقی نہ رہا جو حضور کو نہ ملا ہو تو حضور ان سب سے علم میں زائد اور شجاعت میں فائق ہیں جو نصرت کی کنجیاں حضور کے ساتھ ہیں حضور کو رعب و دبدبہ کا جامہ پہنایا ہے جو حضور کا نام پاک سنے گا اس کا جی ڈر جائے گا اور دل سہم جائے گا اگرچہ حضور کو دیکھا نہ ہو اے اللہ کے نائب) ابن عباس فرماتے ہیں کان ذلک رضوان خازن الجنان یہ رضوان داروغہ جنت تھے علیہ الصلوٰۃ والسلام

ارشاد چہل وچہارم :۔ احمد ترمذی عبد بن حمید ابن مردویہ بیہقی ابونعیم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بزار حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بصورت موقوف اور ابن سعد عبداللہ بن عباس وام المومنین صدیقہ وام المومنین ام سلمہ، وام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مرفوعاً راوی شب اسرا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے براق پر سوار ہونا چاہا وہ چمکا جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا ابمحمد تفعل ھذا (وفی المرفوع) الا تستحیین یا براق (وعند البزار) اسکنی (ثم اتفقوا فی المعنی واللفظ لانس) فواللہ ما رکبک خلق قط اکرم علی اللہ منہ کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یہ گستاخی اے براق تجھے شرم نہیں آتی ٹھہر کہ خدا کی قسم تجھ پر کبھی کوئی ایسا شخص نہ سوار ہوا جو اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزت والا ہو فارفض عرقا اس کہنے سے براق کو پسینہ چھوٹ پڑا) یہ روایت بطریق قتادہ عن انس تھی اور بیہقی و ابن جریر و ابن مردویہ نے بطریق عبدالرحمن بن ہاشم بن عتبہ عن انس یوں روایت کی کہ روح القدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یا مہ یا براق فواللہ ما رکبک مثلہ ہیں۔ اے براق اللہ کی قسم تجھ پر کوئی ان

کا ہم مرتبہ سوار نہ ہوا) اور یہی تینوں محدث ابن ابی حاتم و ابن عساکر ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کانت الانبیاء تو کبہا قبلی مجھ سے پہلے انبیاء اس پر سوار ہوا کرتے تھے۔

ارشاد چہل و پنجم:۔ آدم علیہ السلام والصلوٰۃ کا قول وحی اول میں گزرا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوقات سے زیادہ اللہ کو پیارے اور اس کی درگاہ میں سب سے قدرت و عزت میں بلند ہیں۔

ارشاد چہل و ششم:۔ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ارشاد ہفتم میں گزرا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سردار جملہ بنی آدم ہیں۔ **احادیث امامۃ الانبیاء** ان حدیثوں کو میں نے یہاں تک تاخیر دی کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اپنا امام الانبیاء ہونا خود بیان فرمایا اور جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور کو امام کیا اور جمیع انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم نے اُسے پسند رکھا تو ان حدیثوں کو ارشاد حضور والا ارشاد ملائکہ و ارشاد انبیاء سب سے نسبت ہے لہٰذا سب جلووں کے بعد ان کی تجلی مناسب ہوئی۔

ارشاد چہل و ہفتم:۔ شب اسرا حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انبیائے کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت فرمانا حدیث[۱] ابوہریرہ و حدیث[۲] انس و حدیث[۳] ابن عباس و حدیث[۴] ابن مسعود و حدیث[۵] ابی لیلیٰ و حدیث[۶] ابوسعید و حدیث[۷] ام ہانی و حدیث[۸] ام المومنین صدیقہ و حدیث[۹] ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و اثر[۱۰] کعب احبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہوا (ابوہریرہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح مسلم میں ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے کو جماعت انبیاء میں دیکھا

حدیث ۴۶

حدیث ۴۷

ف عن اھذ المنن فی المواھب تبع مسلم من روایۃ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولم ار فیہ عنہ انما ھو عندہ من ابی ھریرۃ وعجب لی من الزرقانی ایضاً اقرہ فاللہ تعالیٰ اعلم۔ ۱۲ منہ

موسیٰ و عیسیٰ و ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو نماز پڑھتے پایا فحانت الصلوٰۃ فامتھم پھر نماز کا وقت آیا میں نے ان سب کی امامت کی (انس) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسائی کی روایت میں ہے جمع لی الانبیاء فقدمنی جبریل حتی امتھم میرے لیے انبیاء جمع کیے گئے جبریل نے مجھے آگے کیا میں نے امامت فرمائی۔ ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے فلم البث الا یسیرا حتی اجتمع ناس کثیر ثم اذن موذن واقیمت الصلوٰۃ فقمنا صفوفا ننتظر من یؤمنا فاخذ بیدی جبریل فقدمنی فصلیت بھم فلما انصرفت قال جبریل یا محمد اتدری من صلی خلفک قلت لا قال صلی خلفک کل نبی بعثہ اللہ مجھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ بہت لوگ جمع ہو گئے موذن نے اذان کہی اور نماز برپا ہوئی ہم سب صف باندھے منتظر تھے کہ کون امام ہوتا ہے جبریل نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا میں نے نماز پڑھائی سلام پھیر تو جبریل نے عرض کی حضور نے جانا یہ کس کس نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی فرمایا نہ عرض کی ہر نبی کہ خدا نے بھیجا حضور کے پیچھے نماز میں تھا۔ طبرانی و بیہقی و ابن جریر و ابن مردویہ کی روایت موقوفہ میں ہے ثم بعث لہ ادم فمن دونہ من الانبیاء فامھم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کے لیے آدم اور ان کے بعد جتنے نبی ہوئے سب اٹھائے گئے حضور نے ان کی امامت فرمائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ابن عباس) رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے احمد و ابو نعیم و ابن مردویہ بسند صحیح راوی جب حضور مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے نماز کو کھڑے ہوئے فاذا النبیون اجمعون یصلون معہ کیا دیکھتے ہیں کہ سارے انبیاء حضور کے ساتھ نماز میں ہیں (ابن مسعود) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسن بن عرفہ و ابو نعیم و ابن عساکر نے روایت کی میں مسجد تشریف لے گیا انبیاء کو پہچانا کوئی قیام میں ہے کوئی رکوع میں کوئی سجود میں ثم اقیمت الصلوٰۃ فامتھم پھر نماز برپا ہوئی میں ان سب کا امام ہوا (ابو لیلیٰ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طبرانی و ابن مردویہ راوی حضور پرنور و جبریل امین صلی اللہ تعالیٰ علیہما وسلم

بیت المقدس پہنچے وہاں کچھ لوگ بیٹھے دیکھے انہوں نے کہا مرحبا بالنبی الامی اور ان میں ایک پیر تشریف فرما تھے حضور نے پوچھا جبریل یہ کون ہیں عرض کی یہ حضور کے باپ ابراہیم اور یہ موسیٰ و عیسیٰ ہیں ثم اقیمت الصلوٰۃ فتدافعوا حتی قدموا (محمدا) صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پھر نماز قائم ہوئی امامت ایک نے دوسرے پر ڈالی یہاں تک کہ سب نے مل کر محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو امام کیا (ابوسعید) رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ابن اسحاق راوی ملاقات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ذکر کرکے کہتے ہیں فصلی بہم ثم اتی باناء فیہ لبن حضور نے انہیں نماز پڑھائی پھر ایک برتن میں دودھ حاضر کیا گیا الحدیث (ام ہانی) رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ابویعلٰی وابن عساکر راوی نشر لی رھط من الانبیاء فیھم ابراھیم وموسٰی وعیسٰی فصلیت بہم ایک جماعت انبیاء جس میں ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ تھے میرے لیے اٹھائی گئی میں نے انہیں نماز پڑھائی (امہات المومنین وام ہانی وابن عباس) رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ابن سعد[2] نے روایت کی ان الانبیاء جمعوا لی فرأیت ابراھیم وموسٰی وعیسٰی فظننت انہ لابد لھم ان یکون لھم امام فقدمنی جبریل حتی صلیت بین ایدیھم میں نے ملا فرمایا کہ انبیاء میرے لیے جمع کیے گئے میں نے ان میں خلیل و کلیم و مسیح کو بھی دیکھا میں سمجھا اس جماعت کا کوئی امام ضرور چاہیے جبریل نے مجھے آگے کیا میں نے ان کی امامت فرمائی (کعب احبار) رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے امام واسطی

---

[2] یہ حدیث دیکھی ہے کہ زیادہ تفصیل کیلئے چہارم گزری ہے ۱۲ منہ و شفیٰ العلیل والتقدم للامام الجلیل الجلال السیوطی مانصہ اخرج ابن سعد وابن عساکر عن عبداللہ بن عمرو وام سلمۃ وعائشۃ وام ہانی وابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم انتہی اقول نقل ابن عمر من خطاء النساخ وصوابہ ابن عمرو فان الامام قال فی الخصائص الکبری قال ابن سعد انا الواقدی حدثنی اسامۃ بن زید اللیثی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن ام سلمۃ ثم قال فی آخرہ اخرج ابن عساکر وہ طرق منہ فائدۃ اخری وہو ان ابن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما انما یرویہ عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا فلا یعد مفرزا عنہا وفائدۃ اخری عن ابن عساکر انما اخرجہ بسندہ عن ابن سعد فلا یظہران یقال اخرجہ ابن سعد من طریقہ ابن عساکر واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ

رادی فاذن جبریل ونزلت الملٰئکۃ من السماء وحشر اللّٰہ لہ المرسلین فصلی النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم بالملٰئکۃ والمرسلین جبریل نے اذان کہی اور آسمان سے فرشتے اترے اور اللّٰہ تعالیٰ نے حضور کے لیے مرسلین جمع فرماکر بھیجے حضور نے ملٰئکہ و مرسلین کی امامت فرمائی **فائدہ** امامت ملائکہ کی دوسری حدیث انشاء اللّٰہ تعالیٰ تابش چہارم میں آئے گی اور حدیث طویل ابی ہریرہ مذکور ارشاد چہلم میں ہے۔ دخل فصلی مع الملٰئکۃ اور ابن مردویہ راوی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت قال رسول اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم لما اسری الی السماء اذن جبریل فظنت الملٰئکۃ انہ یصلی بھم فقدمنی فصلیت بالملٰئکۃ شب معراج جب میں آسمان پر تشریف لے گیا جبریل نے اذان دی ملائکہ سمجھے ہمیں جبریل نماز پڑھائیں گے۔ جبریل نے مجھے آگے کیا میں نے ملائکہ کی امامت فرمائی۔

تذییل

ارشاد چہل و ہشتم:۔ اسی میں منقول شفا شریف میں حدیث نقل فرمائی اطمع ان اکون اعظم الانبیاء اجرا یوم القیٰمۃ میں طمع رکھتا ہوں کہ قیامت میں میرا ثواب سب انبیاء سے بڑا ہو۔

ارشاد چہل و نہم:۔ اسی میں منقول اما ترضون ان یکون ابراھیم و عیسٰی کلمۃ اللّٰہ فیکم یوم القیٰمۃ ثم قال انھما فی امتی یوم القیٰمۃ کیا تم راضی نہیں کہ ابراہیم و عیسیٰ کلمۃ اللّٰہ روز قیامت تم میں شمار کیے جائیں پھر فرمایا وہ دونوں روز قیامت میری اُمت ہوں گے۔

ارشاد پنجاہم افضل القری میں فتاوائے امام شیخ الاسلام سراج بلقینی سے ہے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور سے عرض کی البشر فانک خیر خلقہ وصفوتہ من البشر حیاک اللّٰہ بما لم یحیب بہ احدا من خلقہ لا ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا الحدیث مژدہ ہو کہ حضور بہترین خلق خدا ہیں اُس نے تمام آدمیوں میں

فضیلت بر روز قیامت حضور علیہ السلام کی امت پر

سے حضور کو چن لیا اور وہ دیا جو سارے جہان میں کسی کو نہ دیا نہ کسی مقرب فرشتہ نہ کسی مرسل نبی کو۔

ارشاد پنجاہ و یکم: علامہ شمس الدین ابن الجوزی اپنے رسالہ میلاد میں ناقل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جناب مولی المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فرمایا یا اباالحسن ان محمدا رسول رب العالمین وخاتم النبیین وقائد الغر المحجلین سید جمیع الانبیاء والمرسلین الذی تنبأ وادم بین الماء والطین رؤف بالمومنین شفیع المذنبین ارسلہ اللہ الی کافۃ الخلق اجمعین اے ابوالحسن بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العالمین کے رسول ہیں اور پیغمبروں کے خاتم اور روشن رو اور روشن دست دپا والوں کے پیشوا تمام انبیاء و مرسلین کے سردار نبی ہوئے جب کہ آدم آب و گل میں تھے۔ مسلمانوں پر نہایت مہربان گناہگاروں کے شفیع اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام عالم کی طرف بھیجا۔

ارشاد پنجاہ و دوم: بعض احادیث میں مذکور ہے لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل میرے لیے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے جس میں کسی مقرب فرشتے یا مرسل نبی کی گنجائش نہیں ذکرہ الشیخ فی مدارج النبوۃ۔

ارشاد پنجاہ و سوم: مولانا فاضل علی قاری شرح شفا میں علامہ تلمسانی سے ناقل ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے مجھے یوں سلام کیا السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا ظاہر السلام علیک یا باطن میں نے کہا کہ اے جبریل یہ تو خالق کی صفتیں ہیں مخلوق کو کیونکر مل سکتی ہیں۔ عرض کی میں نے خدا کے حکم سے حضور کو یوں سلام کیا ہے اس نے حضور کو ان صفتوں سے فضیلت اور تمام انبیاء و مرسلین پر خصوصیت بخشی ہے اپنے نام و صفت سے حضور کے لیے نام و صفت

مشتق فرمائے ہیں حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور آخر اس لیے کہ ظہور میں سب سے مؤخر اور آخر امم کی طرف خاتم الانبیا ہیں اور باطن اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے باپ آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساق عرش پر سُرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور کا نام لکھا اور مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا۔ میں نے ہزار سال حضور پر درود بھیجی یہاں تک کہ حق جل علا نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتے اور چراغ تابان اور ظاہر اس لیے حضور کا نام رکھا کہ اُس نے اس زمانہ میں حضور کو تمام ادیان پر غلبہ دیا اور حضور کا شرف و فضل سب آسمان و زمین پر آشکارا کیا تو ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے حضور پر درود نہ بھیجی اللہ تعالیٰ حضور پر درود بھیجے حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد اور حضور کا رب اول و آخر و ظاہر و باطن ہے اور حضور اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں یہ عظیم بشارت سن کر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام صفت میں) ھکذا نقل وقال روی التلمسانی عن ابن عباس و ظاھرہ انہ خرجہ بسندہ الی ابن عباس فان ذلک ھو الذی یدل علیہ روی کما فی الزرقانی واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

تابش سوم طرق و روایات وحدیث خصائص

حدیث خصائص وہ حدیث ہے جس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خصائص جمیلہ ارشاد فرمائے جو کسی نبی و رسول نے نہ پائے اور ان کی وجہ سے اپنا تمام انبیاء اللہ پر تفضیل پانا ذکر فرمایا یہ روایت متواتر المعنی ہے امام قاضی عیاض نے شفا شریف

میں اسے پانچ صحابہ کی روایت سے آنا بیان فرمایا ابوذر وابن عمرو ابن عباس ابوہریرہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر حدیث کے چار پانچ متفرق جملے نقل کیے علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں فتح الباری شرح صحیح بخاری امام علامہ ابن حجر عسقلانی سے اخذ کرکے اس پر کلام لکھا جس میں احادیث حذیفہ وعلی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف بھی اشارہ واقع ہوا مگر سوا حدیث جابر وابوہریرہ کے کہ صحیحین میں وارد ہے کوئی روایت پوری نقل نہ کی فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کتب کثیرہ کے مواضع متفرقہ قریبہ وبعیدہ سے اس کے طرق وروایات وشواہد ومتابعات کو جمع کیا تو اس وقت کی نظر میں اسے چودہ صحابی کی روایت سے پایا۔ ابوہریرہ حذیفہ ابودرداء۔ ابوامامہ۔ سائب بن یزید۔ جابر بن عبداللہ۔ عبداللہ بن عمرو۔ ابوذر۔ ابن عباس۔ ابوموسیٰ۔ اشعری ابوسعید خدری۔ مولیٰ علی عوف بن مالک۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ان میں ہر ایک کی حدیث اس وقت کاملا میرے پیش نظر ہے امام خاتم الحفاظ علامہ ابن حجر عسقلانی پھر امام علامہ احمد قسطلانی نے چھ طرق مختلفہ کی تطبیق سے ان خصائص ونفائس کا عدد جوان حدیثوں میں منفرداً وارد ہوئے سولہ سترہ تک پہنچایا۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اُنکے کلام پر اطلاع سے پہلے مبلغ شمار تیس تک پایا والحمد للہ رب العالمین یہ بھی انہیں دو اماموں کے اس فرمانے کی تصدیق ہے کہ جو بغور کامل تتبع احادیث کرے ممکن ہے کہ اس سے زائد پائے حالانکہ فقیر کو نہ اس وقت کمال تفحص کی فرصت نہ مجھ جیسے کوتاہ دست۔ قاصر النظر کی ناقص تلاش، تلاش میں داخل اگر کوئی عالم وسیع الاطلاع استقرا پر آئے تو عجب نہیں کہ عدد طرق وشمار خصائص اس سے بھی بڑھ جائے۔ قصد کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ العزیز اس رسالہ اور اس کے بعد ان مسائل کثیرہ کے جواب سے جو حیدرآباد ے بنگلور وپنجاب وسلطان پور وخیرآباد وغیرہا بلاد اور خاص شہر کے آئے ہوئے ہیں۔ اور اس مسئلہ ومونگیری کی وجہ سے برعایت الاقدم فالاقدم ان کے جواب تعویق میں پڑے ہیں بحول اللہ تعالیٰ فراغ پا کر اس حدیث کے جمع طرق میں ایک رسالہ

بنام ۲ البحث الفاحص عن طرق احادیث الخصائص لکھوں اور اس میں ہر طرق و روایت کو مفصل جداگانہ نقل کرکے خصائص حاصلہ پر قدرے کلام کروں و باللہ التوفیق لارب غیرہٗ یہاں بخوف تطویل صرف صدر احادیث کی طرف اشارہ کرتا ہوں جن میں ارشاد ہوا کہ مجھے سب انبیاء پر ان وجوہ سے تفضیل ملی مجھے وہ خوبیاں عطا ہوئیں جو کسی نے نہ پائیں کہ اس رسالہ کا مقصود اتنے ہی پارہ سے حاصل وللہ الحمد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسلم اور اس کے قریب بزار نے بسند جید اور ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و بزار و ابو یعلےٰ و بیہقی نے حدیث معراج میں روایت کی طریق اول میں ہے فضلت علی الانبیاء بست

لـه وجه التوردان الامام نص علی انه تنظم بهذه الاحادیث سبع عشرة خصلة اه لکن فیها حدیث البزار عن ابن عباس فضلت علی الانبیاء بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیه فاسلم وقال ونسیت الاخری اه وقد کان العد وقبل ذلک خمسة عشر فالحافظ ضم الخصلتین وجعلها سبع عشرة وعندی فی عد المنسیة خصلة بحیالها تامل ظاهر لجواز ان تکون بعض ما عدت وقول الزرقانی هی مبینة فی روایة البیهقی فی الدلائل عن ابن عمر مرفوعا فضلت علی ادم بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیه حتی اسلم وکن ازواجی عونا لی وکان شیطان آدم کافرا وکانت زوجته عونا علیه اقول لا یبرئ عن بحث لان الکلام ههنا فی التفضیل علی ادم وثم فی التفضیل علی الانبیاء طرا واختصاصه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم باعانة الازواج من بین الانبیاء قاطبة یحتاج الی ثبوت وبالجملة لا یلزم من هذا ان تکون المنسیة هو هذا واذا لم یتبین الامر جاز ان تکون احدی ما مرت فلا یحسن عدها مفرزة واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ ۲ یعنی بست و ہفت مسئلہ چار دہ از حیدرآباد و چار از خیرآباد و پنج از ین شہر دیک از بلیون و باقی از باقی ۱۲ منہ ۳ مرسلہ مولوی عبدالعزیز صاحب قادری از بریلی ضلع حیدرآباد ۱۲ منہ ۴ مرسلہ مولوی سید فخرالدین صاحب واعظ صوفی از ڈکمنڈ نیلگری ۱۲ منہ ۵ مرسلہ مولوی فضل الرحمن صاحب ملازم مسجد جامع کمپ فیروزپور پنجاب ۱۲ منہ

میں چھ وجہ سے سب انبیاء پر تفضیل دیا گیا) دوم میں اس قدر اور زائد (لم یعطہا احد
کان قبلی) مجھ سے پہلے وہ فضائل کسی کو نہ ملے) سوم میں ہے فضلنی ربی بست مجھے
میرے رب نے چھ باتوں سے تفضیل دی۔ حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے احمد مسلم نسائی
ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ۔ بیہقی۔ ابو نعیم راوی فضلنا علی الناس بثلث ہمیں تین وجہ سے
تمام لوگوں پر فضیلت ہوئی ابوالدرداء سے طبرانی معجم کبیر میں راوی فضلت باربع میں
نے چار وجہ سے فضیلت پائی ابوامامہ کی حدیث بھی انہیں لفظوں سے شروع ہے۔
اخرجہ احمد والبیہقی سائب بن یزید فضلت علی الانبیاء بخمس میں پانچ وجہ
سے انبیاء پر بزرگی دیا گیا رواہ الطبرانی جابر بن عبد اللہ اعطیت خمسا لم یعطھن
احد قبلی میں پانچ چیزیں دیا گیا کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں رواہ البخاری ومسلم والنسائی
عبد اللہ بن عمرو بن العاص عند احمد والبزار والبیہقی باسناد صحیح ابوذر احمد دارمی
ابن ابی شیبہ ابویعلی۔ ابونعیم بیہقی۔ بزار باسناد جید ابن عباس احمد والبخاری
فی التاریخ والطبرانی والثلثۃ الاخری فی حدیث بسند حسن ابوموسٰی احمد وابن
ابی شیبۃ والطبرانی باسناد حسن ابوسعید الطبرانی فی الاوسط بسند حسن
مولٰی علی عند البزار وابی نعیم ان چھ روایات میں بھی پانچ ہی چیزیں ذکر فرمائیں کہ حضور سے
پہلے کسی نے نہ پائیں اوّل وثانی میں احد قبلی ہے ثالث میں من الانبیاء اور
تا ئمہ باقیوں میں نبی قبلی ہے اور حاصل سب عبارتوں کا واحد اور مولٰی علی کرم اللہ
تعالٰی وجہہ سے طریق دوم میں بے تعیین عدد ہے اعطیت مالم یعط احد من الا
نبیاء مجھے وہ ملا جو کسی نبی نے نہ پایا اخرجہ ابن ابی شیبہ طریق سوم میں ہے اعطیت
اربعا لم یعطھن احد من انبیاء اللہ تعالٰی قبلی مجھے چار چیزیں عطا ہوئیں کہ مجھ سے
پہلے کسی نبی اللہ کو نہ ملیں اخرجہ احمد والبیہقی بسند حسن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی
عنہما سے طریق دوم میں ہے فضلت علی الانبیاء بخصلتین میں دو باتوں سے تمام

انبیاء پر فضیلت دیا گیا اخرجہ البزار عوف بن مالک کی حدیث میں بھی پانچ ہیں۔ مگر یوں کہ اعطینا اربعا لم یعطھن احد کان قبلنا ہمیں چار فضیلتیں ملیں کہ ہم سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں وسألت ربی الخامسۃ فاعطانیھا اور میں نے اپنے رب سے پانچویں مانگی اس نے وہ بھی مجھے عطا فرمائی۔ وھی ماھی اور وہ تو وہی ہے یعنی اُس پانچویں کی خوبی کا کہنا ہی کیا ہے) پھر چار بیان فرما کر وہ نفیس پانچویں یوں ارشاد فرمائی سألت ربی ان لا یلقاہ عبد من امتی یوحدہ الا ادخلہ الجنۃ میں نے اپنے رب سے مانگا میری اُمت کا کوئی بندہ اُس کی توحید کرتا ہُوا اس سے نہ ملے مگر یہ کہ اس کو داخل بہشت فرمائے اخرجہ ابو یعلٰی عبادہ بن صامت ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خرج فقال ان جبریل اتانی فقال اخرج فحدث بنعمۃ اللہ التی نعمھا علیک فبشرنی بعشر لم یوتھا نبی قبلی جبریل نے میرے پاس حاضر ہو کر عرض کی باہر جلوہ فرما کر اللہ تعالٰی کے وہ احسان جو حضور پر کیے ہیں بیان فرمائیے پھر مجھے دس فضیلتوں کا مژدہ دیا کہ مجھ سے پہلے کسی نبی نے نہ پائیں اخرجہ ابن ابی حاتم وعثمٰن بن سعید الدارمی فی کتاب الرد علی الجھمیۃ وابونعیم۔

ان روایات ہی سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اعداد مذکورہ میں حصر مراد نہیں کہیں دو فرماتے ہیں کہیں تین کہیں چار کہیں پانچ کہیں چھ کہیں دس اور حقیقۃً ستّو اور وہ ستّو بھی انتہا نہیں امام علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے خصائص کبرٰی میں ڈھائی سو کے قریب حضور کے خصائص جمع کئے اور یہ صرف ان کا علم تھا ان سے زیادہ علم والے زیادہ جانتے تھے اور علمائے ظاہر سے علمائے باطن کو زیادہ معلوم ہے پھر تمام علوم علم اعظم حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ہزاروں منزل ادھر منقطع ہیں جس قدر حضور اپنے فضائل وخصائص جانتے ہیں دوسرا کیا جانے گا اور حضور سے زیادہ علم والا ان کا مالک ومولٰی جل علٰی ان الی ربک المنتہٰی جس نے انہیں ہزاروں فضائل عالیہ و جلائل غالیہ دے اور بے حد بے شمار ابدالآباد کیلئے رکھے وللاٰخرۃ خیر لک من الاولٰی اسی لئے حدیث

حدیث ۸۸

میں ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں۔
یا ابابکر لم یعرفنی حقیقۃ غیر ربی[۱] اے ابوبکر مجھ کو ٹھیک ٹھیک جیسا میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے
نہ پہچانا۔ ذکرہ العلامۃ الفاسی فی مطالع المسرات۔ تراچناں کہ توئی دیدہ کجا بیند + بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک
صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک اجمعین

تابش چہارم آثار صحابہ بقیہ موعودات خطبہ

روایت اولیٰ:۔ بیہقی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان محمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکرم الخلق علی اللہ یوم القیمۃ بیشک محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت میں اللہ تعالیٰ کے حضور تمام مخلوق الٰہی سے عزت وکرامت میں زائد ہیں۔

روایت دوم:۔ احمد بزار طبرانی بسند ثقات انہی جناب سے راوی ان اللہ تعالیٰ نظر الی قلوب العباد فاختار منہا قلب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاصطفاہ لنفسہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو ان میں سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دل کو پسند فرمایا اسے اپنی ذات کریم کے لئے چن لیا۔

روایت سوم:۔ دارمی و بیہقی عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان اکرم خلیقۃ اللہ علی اللہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے شک اللہ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ مرتبہ و وجاہت والے ابوالقاسم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

روایت چہارم:۔ ابن سعد بطریق عامر شعبی عبدالرحمٰن بن زید بن الخطاب سے راوی زید بن عمرو بن نفیل کہتے تھے۔ میں شام میں تھا۔ ایک راہب کے پاس گیا اور اس سے کہا مجھے بت پرستی و یہودیت و نصرانیت سب سے نفرت ہے کہا تم تو دین ابراہیم چاہتے ہو۔ اے اہل مکہ کے بھائی تم وہ دین مانگتے ہو جو آج کہیں

[۱] :۔ حجۃ ابن حجر فی شرح الھمزیہ

نہ ملے گا۔ اپنے شہر کو چلے جاؤ فان نبیایبعث من قومک بلدک یاتی بدین
ابراھیم بالحنیفۃ وھو اکرم الخلق علی اللہ کہ تمہاری قوم سے تمہارے شہر
میں ایک نبی مبعوث ہوگا۔ وہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا دین حنیف لائے گا۔ وہ
تمام جہان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو عزیز ہے۔ یہ زید بن عمرو مواحدان جاہلیت سے ہیں
اور ان کے صاحبزادے سعید بن زید اجلہ صحابہ وعشرہ مبشرہ سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

روایت پنجم:۔ ابن ابی شیبہ و ترمذی بافادہ تحسین اور حاکم بہ تصریح تصحیح اور
ابو نعیم وخرائطی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ابو طالب چند
سرداران قریش کے ساتھ ملک شام کو گئے۔ حضور پُرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ہمراہ تشریف فرما تھے۔ جب صومعہ راہب یعنی بحیرا کے پاس اُترے۔ راہب
صومعہ سے نکل کر ان کے پاس آیا اور اس سے پہلے جو یہ قافلہ جاتا تھا۔ راہب نہ آتا نہ
اصلا ملتفت ہوتا۔ اب کی بار خود آیا اور لوگوں کے بیچ گذرتا ہُوا حضور پُرنور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا۔ حضور اقدس کا دست مبارک تھام کر بولا ھذا سیّد
العالمین ھذا رسول رب العالمین یبعثہ اللہ رحمۃ العالمین یہ تمام جہان کے
سردار ہیں۔ یہ رب العلمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں تمام عالم کے لئے رحمت
بھیجے گا۔) سرداران قریش نے کہا تجھے کیا علم ہے کہا جب تم اس گھاٹی سے بڑھے
کوئی درخت و سنگ نہ تھا جو سجدے میں نہ گرے اور وہ نبی کے سوا دوسرے کو سجدہ
نہیں کرتے اور میں انھیں مہر نبوت سے پہچانتا ہوں۔ انکے استخوان شانہ کے نیچے
سیب کے مانند ہے۔ پھر راہب واپس گیا اور قافلہ کے لئے کھانا لایا۔ حضور تشریف
نہ رکھتے تھے۔ آدمی کو طلب کیا گیا تشریف لائے۔ ابر سر پر سایہ گستر تھا۔ راہب بولا
انظروا الیہ غمامۃ تظلہ وہ دیکھو ابر ان پر سایہ کئے ہے) قوم نے پہلے سے درخت کا
سایہ گھیر لیا تھا۔ حضور نے جگہ نہ پائی۔ دھوپ میں تشریف رکھی فوراً پیڑ کا سایہ

حضور پر جھک آیا۔ راہب نے کہا انظروا الی فیئ الشجرۃ مال الیہ وہ دیکھو پیڑ کا سایہ ان کی طرف جھکتا ہے۔ شیخ محقق نے لمعات میں فرمایا امام ابن حجر عسقلانی اصابہ میں فرماتے ہیں۔ رجالہ ثقات اس حدیث کے راوی سب ثقہ ہیں۔

روایت ششم :۔ ابو نعیم حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی یہ ایک شب صحرائے شام میں تھے۔ ہاتف جن نے انھیں بعثت حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر دی۔ صبح راہب کے پاس جا کر قصہ بیان کیا۔ کہا قد صدقوك يخرج من الحرم ومهاجره الحرم وهو خير الانبياء جنہوں نے تجھ سے سچ کہا۔ حرم سے ظاہر ہوں گے۔ اور حرم کو ہجرت فرمائیں گے۔ اور وہ تمام انبیاء سے بہتر ہیں۔

روایت ہفتم :۔ ابن عساکر ابو نعیم خرائطی بعض صحابہ خثعمیین سے راوی ہم ایک شب اپنے بت کے پاس تھے اُسے ایک مقدمہ میں پنچ کیا تھا۔ ناگاہ ہاتف نے پکارا یا ایھا الناس ذوی الاصنام ما انتم وطائش الاحلام ومسند الحکم الی الاصنام ؛ ھذا نبی سید الانام ؛ اعدل ذی حکم من الحکام یصدع بالنور وبالاسلام ؛ مستعلن فی البلد الحرام اے بت پرستو کیا حال ہے تمہارا اور یہ کم عقلیاں اور پتھروں کو پنچ بنانا یہ ہے۔ نبی تمام جہان کا سردار ہر حاکم سے زیادہ عادل نور و اسلام کا آشکارا کرنے والا حرم محترم میں ظہور فرمانیوالا ہم سب ڈر کر بت کو چھوڑ گئے اور اس شعر کے چرچے رہے۔ یہاں تک کہ ہمیں خبر ملی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ میں ظہور فرما کر مدینہ تشریف لائے ہیں۔ حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔

روایت ہشتم :۔ خرائطی وابن عساکر مرداس بن قیس دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر

ہُوا۔ حضور کے پاس کہانت کا ذکر تھا۔ کہ بعثت اقدس سے کیونکر متغیر ہو گئی۔ میں نے
عرض کی یارسول اللہ ہمارے یہاں اسکا ایک واقعہ گزرا ہے میں حضور میں عرض
کروں۔ ہماری ایک کنیز تھی۔ خاصہ نام کے ہمارے علم میں ہر طرح نیک تھی۔ ایک
دن آکر بولی اے گروہ دوس تم مجھ میں کوئی بدی جانتے ہو۔ ہم نے کہا بات کیا ہے۔
کہا میں بکریاں چراتی تھی۔ دفعتہً ایک اندھیرے نے مجھے گھیرا اور وہ حالت پائی جو
عورت مرد سے پاتی ہے۔ مجھے حمل کا گمان ہے۔ جب ولادت کے دن قریب آئے
ایک عجیب الخلقت لڑکا جنی جس کے کتے کے سے کان تھے۔ وہ ہمیں غیب کی خبریں
دیتا اور جو کچھ کہتا اس میں فرق نہ آتا۔ ایک دفعہ لڑکوں میں کھیلتے کھیلتے کودنے لگا۔
اور تہبند پھینک دیا اور بلند آواز سے چلایا اے خرابی خدا کی قسم اس پہاڑ کے پیچھے
گھوڑے ہیں۔ ان میں خوبصورت، خوبصورت نوعمر یہ سن کر ہم سوار ہوئے ویسا
ہی پایا۔ سواروں کو بھگایا غنیمت لوٹی جب حضور کی بعثت ہوئی۔ اس دن سے جو
خبریں دیتا جھوٹ ہوتیں۔ ہم نے کہا تیرا بُرا ہو یہ کیا حال ہے۔ بولا مجھے خبر نہیں کہ جو
مجھ سے سچ کہتا تھا۔ اب کیوں جھوٹ بولتا ہے۔ مجھے اس گھر میں تین دن بند کر
دو۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ تین دن پیچھے کھولا دیکھیں تو وہ ایک آگ کی چنگاری ہو رہا ہے
بولا اے قوم دوس حرست السماء وخرج خیر الانبیاء آسمان پر پہرہ مقرر ہوا
اور بہترین انبیاء نے ظہور فرمایا۔ ہم نے کہا کہاں کہا۔ مکہ میں اور میں مرنے کو تیار ہوں
مجھے پہاڑ کی چوٹی پر دفن کر دینا مجھ میں آگ بھڑک اٹھے گی۔ جب ایسا دیکھو باسمک
اللھم کہہ کر مجھے تین پتھر مارنا میں بجھ جاؤں گا۔ ہم نے ایسا ہی کیا چند روز بعد حاجی لوگ
آئے اور ظہور حضور کی خبر لائے) اگرچہ یہ قول اس جنی اور حقیقۃً اس جن کا تھا جس
نے اسے خبر دی مگر ممکن تھا کہ اسے احادیث مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گنا جاتا
کہ حضور نے سنا اور انکار نہ فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

روایت نہم :۔ ابونعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث طویل میلاد جمیل میں راوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ جب حمل اقدس میں چھ مہینے گذرے۔ ایک شخص نے سوتے میں مجھ ٹھوکر ماری اور کہا یا آمنۃ انک قد حملت بخیر العالمین طرا فاذا ولدتہ فسمیہ محمدا اے آمنہ تمہارے حمل میں وہ ہے جو تمام جہان سے بہتر ہے جب پیدا ہوں۔ ان کا نام محمد رکھنا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

روایت دہم :۔ ابونعیم حضرت بریدہ وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے ایام حمل مقدس میں خواب دیکھا کوئی کہنے والا کہتا ہے۔ انک قد حملت بخیر البریۃ وسید العالمین فاذا ولدتہ فسمیہ احمد ومحمدا تمہارے حمل میں بہتر عالم وسردار عالمیاں ہیں پیدا ہوں تو اُن کا نام محمد واحمد رکھنا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

روایت یازدہم :۔ ابن سعد وحسن بن جراح زید بن اسلم سے راوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے جناب حلیمہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہا سے فرمایا مجھ سے خواب میں کہا گیا انک ستلدین غلاما فسمیہ احمد وھو سید العالمین عنقریب تمہارے لڑکا ہوگا ان کا نام احمد رکھنا وہ تمام عالم کے سردار ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

روایت دوازدہم :۔ بزار حضرت امیر المومنین مولی المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی لما اراد اللہ ان یعلم رسولہ الاذان اتاہ جبریل بدابۃ یقال لہ البراق (فذکر جماحھا وتسکین جبریل ایاھا قال فرکبھا حتی انتھی الی الحجاب الذی یلی الرحمٰن) وساق الحدیث فیہ ذکرنا

لہ :۔ یہ حدیث اس حدیث مرتضوی کا تتمہ ہے جو نمبر سی و شش چہل و چہارم گذری لہذا جدا شمار نہ ہوئی ۱۲ منہ

ذبین الملك وتصدیق اللہ سبحانہ وتعالیٰ لتعال) ثم اخذ الملك بید محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقدمہ فام اھل السمٰوٰت فیھم آدم ونوح فیومئذ اکمل اللہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الشرف علی اھل السمٰوٰت والارض جب حق جل وعلی نے اپنے رسول کو اذان سکھانی چاہی۔ جبرئیل براق لے کر حاضر ہوئے۔ حضور سوار ہو کر اس حجاب عظمت تک پہنچے جو رحمٰن[۲] جل مجدہٗ کے نزدیک ہے۔ پردے سے ایک فرشتہ نکلا اور اذان کہی۔ حق عزوجلالہ نے ہر کلمہ پر موذن کی تصدیق فرمائی۔ پھر فرشتے نے حضور پُر نور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست اقدس تھام کر حضور کو آگے کیا۔ حضور نے تمام اہل سمٰوٰت کی امامت فرمائی جن میں آدم ونوح علیہما الصلوٰۃ والسلام بھی شامل تھے۔ اس روز حق تبارک وتعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف عام اہل آسمان وزمین پر کامل کر دیا) اسی کی مثل ابو نعیم نے بطریق امام محمد ابن حنیفہ ابن علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کی۔ اس کے اخیر میں ہے ثم قیل لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تقدم فام اھل السماء فتم لہ الشرف علی سائر الخلق پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا گیا۔ آگے بڑھیے حضور نے تمام اہل آسمان کی امامت فرمائی اور جمیع مخلوقات الٰہی پر حضور کا شرف کامل ہو۔ والحمد للہ رب العالمین

---

[۱] انت تعلم ان ھذا من تمام حدیث علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما تری وھو کذلك عند ابی نعیم فی طریق اتی تلاد بہ کیف جعلہ الامام القاضی فی الشفاء من قول راوی الحدیث سیدنا جعفر بن الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقرہ علیہ افرع علیہ الشہاب خفیم ۱۲

[۲] حجاب مخلوق پر ہے خالق جل جلالہ حجاب سے پاک ہے وہ اپنی غایت ظہور سے غایت بطون میں ہے تبارک وتعالیٰ ۱۲ منہ شاید یہ معنی ہیں کہ عرش رحمان سے قریب واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

نور الختام رزقنا اللہ تعالیٰ حسنہ

الحمد للہ کہ کلام اپنے منتہیٰ کو پہنچا اور دس آیتوں سو حدیثوں کا وعدہ بہ نہایت آسانی بہت زیادہ ہو کر پورا ہوا اس رسالہ میں قصداً استیعاب نہ ہوتے پر خود یہی رسالہ گواہی دے گا۔ تیس سے زائد حدیثیں مفید مقصد ایسی ملیں گی۔ جن کا شمار ان سو میں نہ کیا۔ تعلیقات تو اصلا تعداد میں نہ آئیں اور ہیکل اول میں بھی زیر آیات بہت حدیثیں مثبت مراد گذریں۔ انھیں بھی حساب سے زیادہ رکھا خصوصاً حدیث نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ یہ امت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب امتوں سے بہتر وافضل ہو (زیر آیت خامسہ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ حضور کی اُمت سب امتوں سے بہتر اور حضور کا زمانہ سب زمانوں سے بہتر اور حضور کے صحابہ سب اصحاب سے بہتر اور حضور کا شہر سب شہروں سے بہتر (۱) تما شرف المکان بالمکین (زیر آیت اولیٰ) حدیث علی مرتضیٰ حدیث حبر الامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ صفی سے مسیح تک تمام انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حضور کے بارے میں عہد لیا گیا (ہر دو زیر آیت نخستین) حدیث سلطان المفسرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ قدر و عزت والا کسی کو نہ بنایا (زیر آیت سابعہ حدیث عالم قرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیاء و ملائکہ سے افضل کیا۔ (زیر آیت ثالثہ) کہ چھ حدیثیں تو نصوص جلیہ اور قابل ادخال جلوہ اول تابش چہارم میں روایت ہفتم سے روایت یازدہم تک جو چھ حدیثیں قول ہاتف و کاہن و منامات صادقہ کی گذریں۔ اگر بعض حضرات ان پر راضی نہ ہوں تو ان چھ (۶) تصریحات جلیلہ کو ان چھ کا نعم البدل سمجھیں اور سو احادیث مسندہ معتمدہ کا عدد ہر طرح کامل جانیں۔ والحمد للہ۔

تنبیہ :۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس عجالہ میں کہ بہایت وجازت پر مبنی تھا۔ اکثر حدیثوں کی نقل میں اختصار بلکہ بہت جگہ صرف محل استدلال پر اقتصار کیا مواقع کثیرہ میں موضع احتجاج کے سوا باقی حدیث کا فقط ترجمہ لایا طرق و متابعات بلکہ کبھی شواہد متقاربۃ المعنیٰ میں بھی ایک کا متن لکھا بقیہ کا محض حوالہ دیا۔ اگرچہ وہ سب متون جدا جدا بالاستیعاب بحمد اللہ میری پیش نظر ہوئے جہاں اتفاق سے کلمات علما کی حاجت دیکھی وہاں تو غالباً مجرد اشارہ یا نقل بالمعنیٰ یا التقاط ہی پر قناعت کی ہاں تخریج احادیث میں اکثر استکثار پر نظر رکھی ناظر متفحص بہت حدیثوں میں دیکھے گا کہ کتب علماء میں انھیں صرف ایک یا دو مخرجین کی طرف نسبت فرمایا اور فقیر نے چھ چھ سات سات نام جمع کئے۔ متون نے اسانید کی تصحیح و تحسین کی طرف جو تلویح ہے اس کا ماخذ بھی آئمہ شان تنصیص و تصریح ہے۔ لہذا مناسب کہ طالب سند و جویائے تفصیل کے لئے ان بحار اسفار مواج زخار کے اسماء شمار ہوں گے۔ جو ہنگام تحریر رسالہ میرے پیش نظر موجزن رہے اور اپنے صدف خیز قعروں گہر ریز لہروں سے ان فرائد آبدار و لآلی شاہوار کے ماخذ ہوئے الصحاح الستہ لاسیما الصحیحان و جامع الترمذی وموطا مالک سنن الدارمی مشکوٰۃ المصابیح الترغیب والترہیب للامام الحافظ عبدالعظیم زکی الدین المنذری الخصائص الکبری لخاتم الحفاظ ابی الفضل السیوطی وہو کتاب لم یصنف فی بابہ مثلہ واکثر ما انتقلت منہ مع زیادات فی التخاریج وغیرہا من تلقاء نظری اوکتب اخری فاللہ یجزیہ الجزاء الاوفی کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للامام الہمام شیخ الاسلام عیاض الیحصبی نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی الجامع الصغیر للامام السیوطی التیسیر شرح جامع الصغیر للعلامۃ عبدالرؤف المناوی المواہب اللدنیہ والمنح المحمدیہ للامام العلامۃ احمد بن محمد المصری القسطلانی

شرح المواہب للعلامۃ الشمس محمد بن عبدالباقی الزرقانی افضل القری لقراء ام القرٰی المعروف بشرح الہمزیۃ للامام ابن حجر المکی مفاتیح الغیب للامام الفخر محمد الرازی تکملتہا لتلمیذہ[1] الفاضل العلامۃ الخوبی معالم التنزیل للامام محی السنۃ البغوی مدارک التنزیل للامام العلامۃ النسفی وربما اخذت شیئا واشیاء عن المنہاج للامام العلام ابی زکریا النووی وارشاد الساری للامام احمد القسطلانی والبیضاوی والجلالین والاحیاء والمدخل لمحمد العبدری والمدارج واشعۃ اللمعات للمولی الدہلوی ومطالع المسرات للعلامۃ الفاسی وشفاء السقام للامام المحقق الاجل السبکی والعلل المتناہیۃ للعلامۃ الشمس ابی الفرج ابن الجوزی ولم اخذ عنہا الا تخریجا ولحن الحدیث ورسالۃ المولد لہ والحلیۃ شرح المنیۃ للامام محمد بن محمد بن محمد ابن امیر الحاج الحلبی وشرح الشفاء للفاضل علی القاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین الی غیر ذٰلک مما منح المولٰی سبحنہ وتعالٰی پھر ان کتابوں سے بھی بعض باتیں انکے غیر مظنہ سے اخذ کیں کہ اگر ناظر مجرد و استقرائے مظان پر قناعت کرے ہرگز نہ پائے۔ لہٰذا متجسس کو تثبیت و امعان نظر درکار والحمد للہ العزیز الغفار ؛ یہ رسالہ ششم شوال کو آغاز اور نوزدہم کو ختم اور آج پنجم ذی القعدہ روز جان افروز دوشنبہ کو وقت چاشت مسودہ سے بیضہ ہوا والحمد للہ رب العالمین۔ اِن اوراق میں پہلی حدیث حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین مولٰے علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ الاسنی سے ماثور اور سب میں پچھلی حدیث اسی جناب ولایت مآب سے مذکور امید ہے کہ اس خاتم خلافت نبوت فاتح سلاسل ولایت رضی اللہ تعالٰی عنہ کے صدقہ میں حضور پُر نور عفو غفور[2] جواد کریم رؤف رحیم صفوح

---

[1] علی ما فی النسیم والکشف ولی فیہ تامل ۱۲ منہ [2] عفو وغفور حضور کے طیبہ سے ہیں۔ کما فی المواہب واشہد لہ الزرقانی مافی التوراۃ ولکن یعفو ویغفر رواہ البخاری ۱۲ منہ غفرلہ وعفی عنہ)

زلات مقبل عثرات ممحی حسنات عظیم البرکات سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محمد رسول رب العالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین کی بارگاہ بیکس پناہ میں شرف قبول پائے اور حق تبارک وتعالیٰ کاتب وسائل وواسطہ سوال وعامۂ مومنین کو دارین میں اس سے اور فقیر کی سب تصانیف سے نفع پہنچائے۔ انہ ولی ذٰلک والقدیر علیہ والخیر کلہ لہ وبیدیہ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین سبحٰنک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک الحمد للہ رب العالمین

تمت کتبہ

الفقیر

محمد مسعود نقشبندی

الحمد للہ بشارت جلیلہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ ون احمد مالک یراھا الرجل المسلم او تری لہ ولاحمد وابن ماجۃ وابن خزیمۃ وابن حبان وصححاہ عن ام کرز ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات وللطبرانی فی الکبیر عن حذیفۃ بسند صحیح ذھبت النبوۃ فلا نبوۃ بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھا الرجل او تری لہ یعنی نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں۔ ہاں بشارتیں باقی ہیں اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔ الحمد للہ اس رسالہ کے زمانہ تصنیف میں مصنف نے خواب دیکھا کہ میں اپنی مسجد میں ہوں۔ چند وہابی آئے اور رسول اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی افضلیت مطلقہ میں بحث کرنے لگے۔ مصنف نے دلائل صریحہ سے انہیں ساکت کر دیا کہ خائب وخاسر چلے گئے۔ پھر مصنف نے اپنے مکان کا قصد کیا (یہ مسجد شارع عام پر واقع ہے۔ دروازہ سے نکل کر چند سیڑھیاں ہیں کہ ان سے اتر کر سڑک ملتی ہے۔ اس کے جنوب کیطرف ہندوؤں کے مندر اور ان کا کنواں ہے) مصنف ابھی اس زینہ سے نہ اترا تھا کہ بائیں ہاتھ کی طرف سے ایک مادہ خوک اور اس کے ساتھ اس کا بچہ سڑک پر آتے دیکھا۔ جب زینہ مذکورہ کے قریب آئے اس بچہ نے مصنف پر حملہ کرنا چاہا اس کی ماں نے اُسے دوڑ کر روکا اور غالباً اس کے منھ پر طمانچہ بھی مارا بہر حال اُسے سختی کے ساتھ جھڑکا اور ان وہابیہ کی طرف اشارہ کر کے بولی دیکھتا نہیں کہ یہ تیرے بڑے تو اس شخص سے جیتے نہیں تو اس پر کیا حملہ کریگا۔ یہ کہکر وہ سوئر یا اور اس کا بچہ دونوں

اُس ہندو کنوئیں کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ وَالحمدُ للہِ رَبِّ العَالمین اس خواب سے مصنف نے بعونہٖ تعالےٰ قبول رسالہ پر استدلال کیا۔ والحمد للہ۔

الحمد للہ بشارت اعظم

اس سے کچھ پہلے مصنّف نے خواب دیکھا کہ اپنے مکان کے پھاٹک کے آگے شارع عام پر کھڑا ہوں اور بہت دبیز بلور کا ایک فانوس ہاتھ میں ہے میں اُسے روشن کرنا چاہتا ہوں۔ دو شخص داہنے بائیں کھڑے ہیں۔ وہ پھونک مار کر بجھا دیتے ہیں۔ اتنے میں مسجد کی طرف سے حضور پُر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ واللہ العظیم۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی وہ دونوں مخالف ایسے غائب ہوگئے کہ معلوم نہیں آسمان کھا گیا یا زمین میں سما گئے۔ حضور پر نور ملجائے بیکساں مولائے دل وجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اس سگ بارگاہ کے پاس تشریف لائے اور اتنے قریب رونق افروز ہوئے کہ شاید ایک بالشت یا کم کا فاصلہ ہوا اور بکمال رحمت ارشاد فرمایا۔ پھونک مار اللہ روشن کردے گا۔ مصنف نے پھونکا وہ عظیم نور پیدا ہوا کہ سارا فانوس اس سے بھر گیا والحمد للہِ رب العالمین

مسلمانو! اے مصطفےٰ پیارے کے نام لیوا امتیو!

صلی اللہ علیہ وسلم

صلے اللہ علیہ وسلم

اسی پیارے محبوب کی عظمت کے لئے ذرا اس

تمہید ایمان

بآیات قرآن

سنہ ۱۳۲۶

کو ملاحظہ کرو

جسمیں صرف قرآن عظیم کی آیتوں کا بیان ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ معنی ہیں پیارے بھائیو اس کے دیکھنے سے سچا حقیقی ایمان نظر آتا ہے۔ مسلمان کا ایمان ترقی و نور پاتا ہے۔ ایک نظر تو دیکھ لو

— تصنیف لطیف —

صاحب حجت قاہرہ مجدد مأتہ حاضرہ عالم اہلسنت ناصر دین و ملت قامع بدعت اعلحضرت مرشدنا و ہادینا مولانا مولوی مفتی حاجی محمد احمد رضا خانصاحب

قادری برکاتی ادام اللہ فیوضہم

ناشر:- مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائل پور

مطبوعہ:- دین محمدی پریس لاہور

قرآن
بآیات
تمہید ایمان

۱۳۲۶ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین خاتم النبیین محمد وٰالہ واصحابہٖ اجمعین الیٰ یوم الدین و بالتبجیل حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل۔

مسلمان بھائیوں سے عاجزانہ دست بستہ عرض

پیارے بھائیو السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ اللّٰہ تعالیٰ آپ سب حضرات کو اپنے صدقے میں اس ناچیز کثیر السیأت کو دین حق پر قائم رکھے اور اپنے حبیب محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت سچی عظمت دے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین

تمہارا رب عزّوجلّ فرماتا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ اے نبی بیشک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ تاکہ اے لوگو تم اللّٰہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللّٰہ کی پاکی بولو

مسلمانو دیکھو دین اسلام بھیجنے قرآن مجید اتارنے کا مقصود ہی تمہارا مولیٰ تبارک وتعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے اوّل یہ کہ لوگ اللّٰہ و رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں دوم یہ کہ رسول اللّٰہ

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کریں سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہیں مسلمانو ان تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب تو دیکھو سب میں پہلے ایمان کو فرمایا۔ اور سب میں پیچھے اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کو۔ اسلئے کہ بغیر ایمان تعظیم بکار آمد نہیں بہتیرے نصاریٰ ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور پر سے دفع اعتراضاتِ کافرانِ لئیم میں تصنیفیں کر چکے لکچر دے چکے مگر جبکہ ایمان نہ لائے کچھ مفید نہیں کہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی دل میں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے۔ پھر جب تک نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو عمر بھر عبادت الٰہی میں گزارے سب بیکار و مردود ہے۔ بہتیرے جوگی اور راہب ترک دنیا کر کے اپنے طور پر ذکر و عبادت الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں مگر ازانجا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں کیا فائدہ اصلا قابل قبول بارگاہ الٰہی نہیں۔ اللہ عزوجل ایسوں ہی کو فرماتا ہے۔ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ جو کچھ اعمال انہوں نے کیے ہم نے سب برباد کر دیے ایسوں ہی کو فرماتا ہے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ عمل کریں مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں جائیں گے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ مسلمانو کہو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان و مدار نجات و مدار قبول اعمال ہوئی یا نہیں۔ کہو ہوئی اور ضرور ہوئی

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ اے نبی تم فرما دو کہ اے لوگو اگر تمہارے باپ تمہارے بیٹے تمہارے بھائی تمہاری بیبیاں تمہارا کنبہ تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول اور اسکی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ بے حکموں کو

راہ نہیں دیتا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الٰہی سے مردود ہے اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا اسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیئے والعیاذ باللہ تعالیٰ تمہارے پیارے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یومن احدکم حتی اکون احبّ الیہ من والدہٖ و ولدہٖ والناس اجمعین تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جبتک میں اسے اس کے ماں باپ اور اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ اس نے تو بات صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں۔ مسلمانو کہو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان سے زیادہ محبوب رکھنا مدار ایمان و مدار نجات ہوا یا نہیں۔ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ یہاں تک تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی قبول کرلینگے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم عظمت ہے ہاں ہاں ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ ہمیں حضور کی محبت ہے۔ بھائیو خدا ایسا ہی کرے مگر ذرا کان لگا کر اپنے رب کا ارشاد سنو۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔ یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زبانی ادعائے مسلمانی پر تمہارا چھٹکارا نہ ہوگا ہاں ہاں سنتے ہو آزمائے جاؤ گے آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے۔ ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی واقعی ہونے کو درکار ہیں وہ اس میں ہیں یا نہیں۔ ابھی قرآن و حدیث ارشاد فرما چکے کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر

ایمان نام ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت کا

بلا ان دونوں کے ایمان نہیں ہو سکتا

تقدیم۔ تو اوسکی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تمکو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم کتنی ہی عقیدت کتنی ہی دوستی کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو جیسے تمہارے باپ تمہارے استاد تمہارے پیر تمہاری اولاد تمہارے بھائی تمہارے احباب تمہارے بڑے تمہارے اصحاب تمہارے مولوی تمہارے حافظ تمہارے مفتی تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد جب وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت اونکی محبت کا نام نشان نہ رہے فوراً اون سے الگ ہو جاؤ دودھ سے مکھی کی طرح نکالکر پھینکدو اونکی صورت اونکے نام سے نفرت کھاؤ۔ پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی الفت کا پاس کرو نہ اوسکی مولویت مشیخت بزرگی فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا جب یہ شخص اُن ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں کیا بہتیرے یہودی جبے نہیں پہنتے عمامے نہیں باندھتے اس کے نام علم و ظاہری فضل کو لیکر کیا کریں کیا بہتیرے پادری بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم و فنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تمنے اوسکی بات بنانی چاہی اوس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اوس سے دوستی نباہی یا اوسے ہر بُرے سے بدتر بُرا نہ جانا یا اوسے بُرا کہنے پر بُرا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پرواہی منائی یا تمہارے دل میں اوس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو لِلّٰہ اب تم ہی انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے قرآن و حدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا۔ اوس سے کتنی دور نکل گئے مسلمانو کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی وہ اونکے بدگو کی وقعت کر سکے گا۔ اگرچہ اوسکا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو کیا جسے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ اونکے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا اگرچہ اوس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو۔ لِلّٰہ اپنے حال پر رحم کرو اور اپنے رب کی بات سنو دیکھو وہ کیونکر تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے۔ دیکھو۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ تو نہ پائیگا اونھیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ اونکے دل میں ایسوں کی محبت آنے پائے جنھوں نے خدا اور رسول سے مخالفت کی۔ چاہے وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ ہیں وہ لوگ جنکے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی طرف کی روح سے اُنکی مدد فرمائی اور انھیں باغوں میں لے جائیگا۔ جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ہمیشہ رہیں گے اونمیں۔ اللہ اون سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہی لوگ اللہ والے ہیں سنتا ہے اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔ اس آیت کریمہ میں صاف فرما دیا کہ جو اللہ یا رسول کی جناب میں گستاخی کرے مسلمان اوس سے دوستی نہ کرے گا جسکا صریح مفاد ہوا کہ جو اوس سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہوگا پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بالتصریح ارشاد فرمایا کہ باپ بیٹے بھائی عزیز سب کو گنایا یعنی کوئی کیسا ہی تمہارے زعم میں معظم یا کیسا ہی تمہیں بالطبع محبوب ہو ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اوس سے محبت نہیں رکھ سکتے اوسکی وقعت نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان نہ رہوگے مولےٰ سبحانہ وتعالیٰ کا اتنا فرمانا ہی مسلمان کیلئے بس تھا مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دلاتا ہے کہ اگر اللہ و رسول کی محبت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہونگے۔

(١) اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کر دیگا جسمیں ان شاء اللہ تعالیٰ حسن خاتمہ کی بشارت جلیلہ ہے کہ اللہ کا لکھا نہیں مٹتا (٢) اللہ تعالیٰ روح القدس سے تمہاری مدد فرمائیگا (٣) تمہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائیگا۔ جنکے نیچے نہریں رواں ہیں (٤) تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے خدا والے ہو جاؤ گے (٥) منہ مانگی مرادیں پاؤ گے بلکہ امید و

[illegible]

[illegible]

خیال و گمان سے کروروں درجے افزوں (۶) سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہوگا (۷) حدیث میں ہے کہ فرماتا ہے میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی۔ بندے کے لئے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اوسکا رب اوس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ اون سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ مسلمانو خدا لگتی کہنا اگر آدمی کرور جانیں رکھتا ہو اور وہ سب کی سب ان عظیم دولتوں پر نثار کردے تو واللہ کہ مفت پائیں پھر زید و عمرو سے علاقہ تعظیم و محبت یک لخت قطع کردینا کتنی بڑی بات ہے جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرمارہا ہے اور اوسکا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ قرآن عظیم کی عادت کریمہ ہے کہ جو حکم فرماتا ہے جیسا کہ اوس کے ماننے والوں کو اپنی نعمتوں کی بشارت دیتا ہے نہ ماننے والوں پر اپنے عذابوں کا تازیانہ بھی رکھتا ہے۔ کہ جو پست ہمت نعمتوں کی لالچ میں نہ آئیں سزاؤں کے ڈر سے راہ پائیں وہ عذاب بھی سن لیجئے۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝ اے ایمان والو اپنے باپ اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو اون سے رفاقت کریں تو وہی لوگ ستمگار ہیں۔ اور فرماتا ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ (الیٰ قولہ تعالیٰ) تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ﳓ وَ اَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْؕ وَ مَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ۝ (الیٰ قولہ تعالیٰ) لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚۛ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚۛ یَفْصِلُ بَیْنَكُمْؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۝ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ تم چھپکر اون سے دوستی کرتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو اور تم میں جو ایسا کریگا وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا تمہارے رشتے اور تمہارے بچے تمہیں کچھ نفع نہ دینگے قیامت کے دن اللہ تم میں اور تمہارے پیاروں میں جدائی ڈالدیگا کہ ایک دوسرے کے کچھ کام نہ آسکے گا۔ اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور فرماتا ہے وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۝ جو تم میں اون سے دوستی کریگا تو بیشک وہ انہی میں سے ہے۔ بیشک اللہ ہدایت

نہیں کرتا ظالموں کو پہلی دو آیتوں میں تو ان سے دوستی کرنے والوں کو ظالم و گمراہ ہی فرمایا تھا اس آیۂ کریمہ نے بالکل تصفیہ فرمادیا کہ جو ان سے دوستی رکھے وہ بھی انھیں میں سے ہے ان ہی کی طرح کافر ہے انکے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائیگا۔ اور وہ کوڑا بھی یاد رکھیے کہ تم چھپ چھپ کر ان سے میل رکھتے ہو اور میں تمہارے چھپے ظاہر سب کو خوب جانتا ہوں۔

اب وہ رسی بھی سن لیجئے جسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان قدس میں گستاخی کرنے والے باندھے جائینگے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں انکے لیئے دردناک عذاب ہے اور فرماتا ہے۔ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ بیشک جو لوگ اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے انکے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اللہ عزوجل ایذا سے پاک ہے اسے کون ایذا دے سکتا ہے مگر حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذا فرمایا۔ ان آیتوں سے اس شخص پر جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں سے محبت کا برتاؤ کرے سات کوڑے ثابت ہوئے (۱) وہ ظالم ہے (۲) گمراہ ہے (۳) کافر ہے (۴) اس کیلئے دردناک عذاب ہے (۵) وہ آخرت میں ذلیل و خوار ہوگا (۶) اس نے اللہ واحد قہار کو ایذا دی (۷) اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اے مسلمان اے مسلمان اے امتی سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدارا ذرا انصاف کر وہ سات بہتر ہیں جو ان لوگوں سے یک لخت ترک علاقہ کر دینے پر ملتے ہیں کہ دل میں ایمان جم جائے اللہ مددگار ہو جنت مقام ہو اللہ والوں میں شمار ہو مرادیں ملیں خدا تجھ سے راضی ہو تو خدا سے راضی ہو یا یہ سات بھلے ہیں جو ان لوگوں سے تعلق لگا رہنے پر پڑیں گے کہ ظالم گمراہ کافر جہنمی ہو آخرت میں خوار ہو خدا کو ایذا دے خدا دونوں جہان میں لعنت کرے۔ ہیہات ہیہات کون کہہ سکتا ہے

آیۂ ۲ وہ جو اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں دونوں جہان میں ان پر لعنت اور ذلت کا عذاب ہے۔

کہ یہ سات اچھے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں مگر جان برادر خالی یہ کہہ دینا توکام نہیں دیتا وہاں تو امتحان کی ٹھہری ہے ابھی آیت سن چکے اَلٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ کیا اس بھلاوے میں ہو کہ بس زبان سے کہکر چھوٹ جاؤگے امتحان نہ ہوگا۔

ہاں یہی امتحان کا وقت ہے

دیکھو یہ اللہ واحد قہار کی طرف سے تمہاری جانچ ہے دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ تمہارے رشتے علاقے قیامت میں کام نہ آئیں گے مجھ سے توڑ کر کس سے جوڑتے ہو دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ میں غافل نہیں میں بیخبر نہیں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں تمہارے اقوال سن رہا ہوں تمہارے دلوں کی حالت سے خبردار ہوں دیکھو بے پرواہی نہ کرو پرائے پیچھے اپنی عاقبت نہ بگاڑو اللہ و رسول کے مقابل ضد سے کام نہ لو دیکھو وہ تمہیں اپنے سخت عذاب سے ڈراتا ہے اوس کے عذاب سے کہیں پناہ نہیں دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے بے اوس کی رحمت کے کہیں پناہ نہیں دیکھو اور گناہ تو نرے گناہ ہوتے ہیں جن پر عذاب کا استحقاق ہو مگر ایمان نہیں جاتا عذاب ہو کر خواہ رب کی رحمت حبیب کی شفاعت سے بے عذاب ہی چھٹکارا ہو جائیگا یا ہو سکتا ہے مگر یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا مقام ہے اونکی عظمت اونکی محبت مدار ایمان ہے قرآن مجید کی آیتیں سن چکے کہ جو اس معاملہ میں کمی کرے اوس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے دیکھو جب ایمان گیا پھر اصلاً ابدالآباد تک کبھی کسیطرح ہرگز اصلاً عذاب شدید سے رہائی نہ ہوگی گستاخی کرنے والے جنکا تم یہاں کچھ پاس لحاظ کرو وہاں وہ اپنی بھگت رہے ہونگے تمہیں بچانے نہ آئیں گے اور آئیں تو کیا کر سکتے ہیں پھر ایسوں کا لحاظ کرکے اپنی جان کو ہمیشہ ہمیشہ غضب جبار و عذاب نار میں پھنسا دینا کیا عقل کی بات ہے للہ للہ ذرا دیر کو اللہ و رسول کے سوا سب اپنے آن سے نظر اوٹھا کر آنکھیں بند کرو اور گردن جھکا کر اپنے آپ کو اللہ واحد قہار کے سامنے حاضر سمجھو اور نرے خالص سچے اسلامی دل کے ساتھ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم عظمت بلند عزت رفیع وجاہت جو اون کے رب نے اونھیں بخشی اور اون کی تعظیم اون کی توقیر پر ایمان و اسلام

کی بنا رکھی اوسے دل میں جما کر انصاف و ایمان سے کہو کیا جس نے کہا کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ اوس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی نہ کی اس نے ابلیس لعین کے علم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس پر نہ بڑھایا کیا وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی وسعت علم سے کافر ہوکر شیطان کی وسعت علم پر ایمان نہ لایا مسلمانو خود اوسی بدگو سے اتنا ہی کہہ دیکھو کہ او علم مین شیطان کے ہمسر دیکھو تو وہ برا مانتا ہے یا نہیں حالانکہ اوسے تو علم میں شیطان سے کم بھی نہ کہا بلکہ شیطان کے برابر ہی بنایا پھر کم کہنا توہین نہ ہوگی اور اگر وہ اپنی بات پالنے کو اس پر ناگواری ظاہر نہ کرے اگرچہ دل میں قطعًا ناگوار مانے گا تو اوسے چھوڑیے اور کسی معظم سے کہہ دیکھیے اور پوراہی امتحان مقصود ہو تو کیا کچہری میں جا کر آپ کسی حاکم کو انھیں لفظوں سے تعبیر کرسکتے ہیں۔ دیکھیے ابھی ابھی کھلا جاتا ہے کہ توہین ہوئی اور بیشک ہوئی پھر کیا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنا کفر نہیں۔ ضرور ہے اور بالیقین ہے کیا جس نے شیطان کی وسعت علم کو نص سے ثابت مان کر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلیے وسعت علم ماننے والے کو کہا تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور کہا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے اوس نے ابلیس لعین کو خدا کا شریک مانا یا نہیں۔ ضرور مانا کہ جو بات مخلوق میں ایک کیلئے ثابت کرنا شرک ہوگی وہ جس کسی کیلئے ثابت کی جائے قطعًا شرک ہی رہیگی کہ خدا کا شریک کوئی نہیں ہوسکتا جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے یہ وسعت علم ماننی شرک ٹھہرائی جسمیں کوئی حصہ ایمان کا نہیں تو ضرور اتنی وسعت خدا کی وہ خاص صفت ہوئی جس کو خدائی لازم ہے جب تو نبی کیلئے اوسکا ماننے والا کافر مشرک ہوا اور آپنے وہی وسعت وہی صفت خود اپنے منہ ابلیس کیلئے ثابت مانی تو صاف صاف شیطان کو خدا کا شریک ٹھہرادیا مسلمانو کیا یہ اللہ عزوجل اور اوس کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں کی توہین نہ ہوئی ضرور ہوئی۔ اللہ کی توہین تو ظاہر ہے کہ اوسکا شریک بنایا اور وہ بھی کسے ابلیس لعین کو اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین یوں کہ ابلیس کا مرتبہ اتنا بڑھادیا کہ

وہ تو خدا کی خاص صفت میں حصہ دار ہے اور یہ اوس سے محروم کہ آن کے لئے ثابت مانو تو مشرک ہو جاؤ۔ مسلمانو کیا خدا و رسول کی توہین کرنے والا کافر نہیں۔ ضرور ہے۔ کیا جس نے کہا کہ بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور (یعنی نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ کیا اوس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو صریح گالی نہ دی۔ کیا نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اتنا ہی علم غیب دیا گیا تھا جتنا ہر پاگل اور ہر چوپائے کو حاصل ہے۔ مسلمان مسلمان اے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُمتی تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ کیا اس ناپاک ملعون گالی کے صریح گالی ہونے میں تجھے کچھ شبہ گزر سکتا ہے۔ معاذ اللہ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تیرے دل سے ایسی نکل گئی ہو کہ اس شدید گالی میں بھی اون کی توہین نہ جانے۔ اور اگر اب بھی تجھے اعتبار نہ آئے تو خود اُن ہی بدگویوں سے پوچھ دیکھ کہ آیا تمہیں اور تمہارے استاد و پیر جیو نکو کہہ سکتے ہیں کہ اے فلاں تجھے اتنا ہی علم ہے جتنا سُوّر کو ہے تیرے اُستاد کو ایسی ہی علم تھا جیسے کُتّے کو ہے تیرے پیر کو اوسیقدر علم تھا جسقدر گدھے کو ہے یا مختصر طور پر اتنا ہی ہوا کہ او علم میں اُلو۔ گدھے کُتّے۔ سُوّر کے ہمسر ہو دیکھو تو وہ اسمیں اپنی اور اپنے استاد و پیر کی توہین سمجھتے ہیں یا نہیں۔ قطعاً سمجھیں گے اور قابو پائیں تو سر ہو جائیں پھر کیا سبب ہے کہ جو کلمہ اون کے حق میں توہین و کسر شان ہو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو کیا معاذ اللہ اون کی عظمت انسے بھی گئی گزری ہے کیا اسیکا نام ایمان ہے حاشَ للہ کیا جس نے کہا کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہونگا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے۔ اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ انتہی کیا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جانوروں پاگلوں میں فرق نہ جاننے والا حضور کو گالی

نہیں دیتا گیا اور سے اللہ عزوجل کے کلام کا صراحۃً رد و ابطال نہ کر دیا۔ دیکھو۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ اے نبی اللہ نے تمکو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات و مدائح میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ بیشک یعقوب ہمارے سکھانے سے علم والا ہے اور فرماتا ہے وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ ملائکہ نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ایک علم والے لڑکے اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت دی اور فرماتا ہے وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ہم نے خضر کو اپنے پاس سے ایک علم سکھایا۔ وغیرہا آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام میں گنا۔ اب زید کی جگہ اللہ عزوجل کا نام پاک لیجئے اور علم غیب کی جگہ مطلق علم جسکا ہر چوپائے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھیے کہ اس بدگوے مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریر کسطرح کلام اللہ عزوجل کا رد کر رہی ہے یعنی یہ بدگو خدا کے مقابل کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے کہ آپ (یعنی نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیا علیہم الصلاۃ والسلام) کی ذات مقدسہ پر علم کا اطلاق کیا جاتا اگر بقول خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علوم اگر بعض علوم مراد ہیں تو اسمیں حضور اور دیگر انبیا کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم کہا جائے پھر اگر خدا اسکا التزام کر لے کہ ہاں میں سب کو عالم کہونگا تو پھر علم کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم مراد ہیں اسطرح کہ اوس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اسکا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے انتہےٰ پس ثابت ہوا کہ خدا کے وہ سب اقوال اسکی اسی دلیل سے باطل ہیں مسلمانو دیکھا کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم ہی کو گالی نہ دی بلکہ اون کے رب جل وعلا کے کلاموں کو بھی باطل و مردود کر دیا مسلمانو جس کی جرأت یہانتک پہونچی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے ملا دے اور ایمان و اسلام و انسانیت سب سے آنکھیں بند کر کے صاف کہدے کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے اوس سے کیا تعجب کہ خدا کے کلاموں کو رد کرے باطل بتائے پس پشت ڈالے زیر پا ملے بلکہ جو یہ سب کچھ کلام اللہ کیساتھ کر چکا وہی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اوس گالی پر جرأت کر سکے گا مگر ہاں اوس سے دریافت کرو کہ آپ کی یہ تقریر خود آپ اور آپ کے اساتذہ میں جاری ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں اور اگر ہے تو کیا جواب۔ ہاں ان بدگویوں سے کہو کیا آپ حضرات اپنی تقریر کے طور پر جو آپ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جاری کی خود اپنے آپ سے اس دریافت کی اجازت دے سکتے ہیں کہ آپ صاحبوں کو عالم فاضل مولوی ملاجیتین چنان فلاں کیوں کہا جاتا ہے اور حیوانات و بہائم مثلاً کتے سوئر کو کوئی ان الفاظ سے تعبیر نہیں کرتا۔ ان مناصب کے باعث آپ کے اتباع واذناب آپ کی تعظیم تکریم توقیر کیوں کرتے دست و پا پر بوسہ دیتے ہیں اور جانوروں مثلاً اُلو۔ گدھے کے ساتھ کوئی یہ برتاؤ نہیں برتتا۔ اسکی وجہ کیا ہے۔ کل علم تو قطعاً آپ صاحبوں کو بھی نہیں اور بعض میں آپ کی کیا تخصیص ایسا علم تو اُلو۔ گدھے۔ کتے سوئر سب کو حاصل ہے۔ تو چاہیئے کہ ان سب کو عالم و فاضل و جیتین و چنان کہا جائے پھر اگر آپ اسکا التزام کریں کہ ہاں ہم سب کو علما کہیں گے۔ تو پھر علم کو آپ کے کمالات میں کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مؤمن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو گدھے کتے سوئر سب کو حاصل ہو وہ آپکے کمالات سے کیوں ہوا اور اگر التزام نہ کیا جائے تو آپ ہی کے بیان سے آپ میں اور گدھے کتے۔ سوئر میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ فقط مسلمانو یوں دریافت کرنے ہی بعونہ تعالیٰ صاف کھل جائیگا کہ ان بدگویوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسی صریح شدید گالی دی اور اون کے رب عزوجل کے قرآن مجید کو جا بجا کیسا رد و باطل کر دیا مسلمانو خاص اُس بدگو اور اُس کے ساتھیوں سے پوچھو انہیں خود اُنکے اقرار سے قرآن عظیم

کی یہ آیات چسپاں ہوئیں یا نہیں کہ

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ٥ اور بیشک ضرور ہمنے جہنم کیلئے پھیلا رکھے ہیں بہت سے جن اور آدمی۔ اون کے وہ دل ہیں جنسے حق کو نہیں سمجھتے اور وہ آنکھیں جنسے حق کا راستہ نہیں سوجھتے اور وہ کان جنسے حق بات نہیں سنتے وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ انسے بھی بڑھکر بہکے ہوئے وہی لوگ غفلت میں پڑے ہیں اور فرماتا ہے أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ٥ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ٥ بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا تو کیا تو اوسکا ذمہ لے گا یا تجھے گمان ہے کہ اونمیں بہت سے کچھ سنتے یا عقل رکھتے ہیں وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ وہ تو اونسے بھی بڑھکر گمراہ ہیں۔ اُن بدگویوں نے چوپایوں کا علم تو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے علم کے برابر مانا اب اُنسے پوچھئے کیا تمہارا علم انبیا یا خود حضور سید الانبیا علیہ وعلیہم الصلاۃ والثنا کے برابر ہے ظاہراً اس کا دعویٰ نہ کرینگے اور اگر کہہ بھی دیں کہ جب چوپایوں سے برابری کردی آپ تو چوپائے ہیں برابری ماننے کیا مشکل ہے تو یوں پوچھیے کہ تمہارے استادوں پیروں ملاؤں میں کوئی بھی ایسا گزرا جو تم سے علم میں زیادہ ہو یا سب ایک برابر ہوں آخر کہیں تو فرق نکالیں گے تو انکے وہ استاد وغیرہ تو اُنکے اقرار سے علم میں چوپایوں کے برابر ہوئے اور یہ اونسے علم میں کم ہیں جب تو اونکی شاگردی کی اور جو ایک مساوی سے کم ہو دوسرے سے بھی ضرور کم ہوگا تو یہ حضرات خود اپنی تقریر کی رو سے چوپایوں سے بڑھکر گمراہ ہوئے اور ان آیتوں کے مصداق ٹھہرے كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ٥ مسلمانو یہ حالتیں تو اون کلمات کی تھیں جنمیں انبیائے کرام و حضور پرنور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہاتھ صاف کیے گئے پھر اون عبارات کا کیا پوچھنا جنمیں اصالۃً بالقصد رب العزۃ عزجلالہ

الاعراف ۱۷۹

الفرقان ۴۴

کی عزت پر حملہ کیا گیا ہو۔ خدارا انصاف کیا جس نے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کذب باری کا قائل نہیں ہوں یعنی وہ شخص اس کا قائل ہے کہ خدا بالفعل جھوٹا ہے جھوٹ بولا جھوٹ بولتا ہے اوس کی نسبت یہ فتویٰ دینے والا کہ اگرچہ اُس نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اوس کو کافر یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیے جس نے کہا کہ اس کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیئے جس نے کہا کہ اسمیں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے حنفی شافعی پر طعن وتضلیل نہیں کر سکتا یعنی خدا کو معاذ اللہ جھوٹا کہنا بہت سے علمائے سلف کا بھی مذہب تھا یہ اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے کسی نے ہاتھ ناف سے اوپر باندھے کسی نے نیچے ایسا ہی اسے بھی سمجھو کہ کسی نے خدا کو سچا کہا کسی نے جھوٹا لہذا ایسے کو تضلیل وتفسیق سے مامون کرنا چاہیئے یعنی جو خدا کو جھوٹا کہے اوسے گمراہ کیا معنی گنہگار بھی نہ کہو کیا جس نے یہ سب تو اوس مکذبِ خدا کی نسبت بتایا اور یہیں خود اپنی طرف سے باوصف اس جمیعتی اقرار کے کہ قدرۃ علی الکذب مع امتناع الوقوع مسئلہ اتفاقیہ ہے صاف صریح کہدیا کہ وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا سے کذب واقع ہوا۔ کیا یہ شخص مسلمان رہ سکتا ہے کیا جو ایسے کو مسلمان سمجھے خود مسلمان ہو سکتا ہے مسلمانو خدارا انصاف ایمان نام کاہیکا تھا تصدیق الٰہی کا۔ تصدیق کا صریح مخالف کیا ہے تکذیب تکذیب کے کیا معنی ہیں کسی کی طرف کذب منسوب کرنا جب صراحۃً خدا کو کاذب کہکر بھی ایمان باقی رہے تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے خدا جانے مجوس وہنود ونصاریٰ و یہود کیوں کافر ہوئے اوں میں تو کوئی صاف صاف اپنے معبود کو جھوٹا بھی نہیں بتاتا ہاں معبود برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ انھیں اسکی باتیں ہی نہیں جانتے یا تسلیم نہیں کرتے ایسا تو دنیا کے پردے پر کوئی کافر سلا فریبی شاید نہ نکلے کہ خدا کو مانتا اوس کے کلام کو اوس کا کلام جانتا اور پھر بدھڑک کہتا ہو کہ اس نے جھوٹ کہا اوس سے وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے غرض کوئی ذی انصاف شک نہیں کر سکتا کہ ان تمام بدگویوں نے مُنہ بھر کر اللہ ورسول کو گالیاں دی ہیں اب یہی وقت امتحان الٰہی ہے واحد قہار جبار عز جلالہ سے ڈرو اور وہ آیتیں کہ اوپر گزریں پیش نظر رکھکر عمل کرو۔ آپ تمہارا ایمان تمہارے دلوں میں تمام بدگویوں سے

نفرت بھر دیگا ہرگز اللہ و محمد رسول اللہ جل وعلا و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تمہیں اُنکی حمایت نہ کرنے دے گا۔ تم کو اُنسے گھن آئیگی نہ کہ اُنکی پچ کرو اللہ و رسول کے مقابل اُن کی گالیوں میں مہمل و بیہودہ تاویل گڑھو للہ انصاف اگر کوئی شخص تمہارے ماں باپ استاد پیر کو گالیاں دے اور نہ صرف زبانی بلکہ لکھ لکھ کر چھاپے شائع کرے کیا تم اوس کا ساتھ دوگے یا اوس کی بات بنانے کو تاویلیں گڑھو گے یا اوس کے بکنے سے بے پرواہی کر کے اوس سے بدستور صاف رہو گے۔ نہیں نہیں۔ اگر تم میں انسانی غیرت انسانی حمیت ماں باپ کی عزت حرمت عظمت محبت کا نام نشان بھی لگا رہ گیا ہے تو اوس بدگو دشنامی کی صورت سے نفرت کرو گے اوس کے سایہ سے دور بھاگو گے اوس کا نام سنکر غیظ لاؤ گے جو اوس کیلئے بناوٹیں گڑھے اوس کے بھی دشمن ہو جاؤ گے پھر خدا کیلئے ماں باپ کو ایک پلہ میں رکھو اور اللہ واحد قہار و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر ایمان کو دوسرے پلہ میں۔ اگر مسلمان ہو تو ماں باپ کی عزت کو اللہ و رسول کی عزت سے کچھ نسبت نہ مانو گے ماں باپ کی محبت و حمایت کو اللہ و رسول کی محبت و خدمت کے آگے ناچیز جانو گے تو واجب واجب واجب لاکھ لاکھ واجب سے بڑھکر واجب کہ اون کے بدگو سے وہ نفرت و دوری و غیظ و جدائی ہو کہ ماں باپ کے دشنام دہندہ کے ساتھ اوسکا ہزاروں حصہ نہ ہو۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے لئے اون سات نعمتوں کی بشارت ہے۔ مسلمانو تمہارا یہ ذلیل خیر خواہ امید کرتا ہے کہ اللہ واحد قہار کی ان آیات اور اس بیان شافی واضح البینات کے بعد اس بارہ میں آپ سے زیادہ عرض کی حاجت نہ ہو تمہارے ایمان خود ہی ان بدگویوں سے وہی پاک مبارک الفاظ بول اوٹھیں گے جو تمہارے رب عزوجل نے قرآن عظیم میں تمہارے سکھانے کو قوم ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نقل فرمائے۔

تمہید ایمان کی غرض اور امتحان سے تمہارے نزدیک اللہ و رسول سے زائد ماں باپ استاد پیر کی عظمت و محبت ہے ؟ -

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ (الی قولہ تعالیٰ) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۠ بیشک تمہارے لئے ابراہیم اور اُسکے ساتھ والے مسلمانوں میں اچھی ریس ہے جب وہ اپنی قوم سے بولے بیشک ہم تم سے بیزار ہیں اور اُن سب سے جنکو تم خدا کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ہمیشہ کو ظاہر ہو گئی جبتک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ بیشک ضرور انمیں تمہارے لئے عمدہ ریس تھی اُسکے لئے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہو اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے پرواہ سراہا گیا ہے۔ یعنی وہ جو تم سے یہ فرمارہا ہے کہ جسطرح میرے خلیل اور انکے ساتھ والوں نے کیا کہ میرے لئے اپنی قوم کے صاف دشمن ہو گئے اور تنکا توڑ کر اُنسے جدائی کرلی اور صاف لکھکر کہدیا کہ ہمسے تمسے کچھ علاقہ نہیں ہم تم سے قطعی بیزار ہیں تمہیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ یہ تمہارے بھلے کو تم سے فرما رہا ہے۔ مانو تو تمہاری خیر ہے۔ نہ مانو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں جہاں وہ میرے دشمن ہوئے اُنکے ساتھ تم بھی سہی میں تمام جہان سے غنی ہوں اور تمام خوبیوں سے موصوف جل وعلا وتبارک وتعالیٰ۔

یہ تو قرآن عظیم کے احکام تھے

اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی چاہیگا انپر عمل کی توفیق دیگا مگر یہاں دو فرقے ہیں جن کو ان احکام میں عذر پیش آتے ہیں اول بے علم نادان اُنکے عذر دو قسم کے ہیں عذر اول فلاں تو ہمارا استاد یا بزرگ یا دوست ہے اُسکا جواب تو قرآن عظیم کی متعدد آیات سے سُن چکے کہ رب عزوجل نے بار بار تکرار صراحۃً فرمادیا کہ غضب الٰہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں اپنے باپ کی بھی رعایت نہ کرو۔ عذر دوم صاحب یہ بدگو لوگ بھی تو مولوی ہیں بھلا مولویوں کو کیونکر کافر سمجھیں یا برا جانیں اس کا جواب اسے کیونکر برا کہیں۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

أَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ بھلا دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا اور اللہ نے علم ہوتے ساتے اُسے گمراہ کیا اور اُسکے کان اور دل پر مہر لگادی اور اسکی آنکھ پر پٹی چڑھادی تو کون اُسے راہ پر لائے اللہ کے بعد۔ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اور فرماتا ہے مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وہ جنپر توریت کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اُسے نہ اٹھایا اُنکا حال اس گدھے کا سا ہے جسپر کتابیں لدی ہوں کیا بری مثال ہے اُنکی جنھوں نے خدا کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا اور فرماتا ہے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ سَاۗءَ مَثَلَا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ انہیں پڑھکر سنا خبر اُسکی جسے ہمنے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا وہ اُنسے نکل گیا تو شیطان اُسکے پیچھے لگا کہ گمراہ ہوگیا اور ہم چاہتے تو اس علم کے باعث اُسے گرنے سے اٹھالیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا پیرو ہوگیا تو اُسکا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالکر ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے یہ اُنکا حال ہے جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو ہمارا یہ ارشاد بیان کر کہ شاید لوگ سوچیں کیا برا حال ہے اُنکا جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے تھے جسے خدا ہدایت کرے وہی راہ پائے اور جسے گمراہ کرے تو وہی سراسر نقصان میں ہیں یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں خدا کے اختیار ہے۔ یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں انکا تو شمار ہی نہیں یہاں تک کہ ایک حدیث[۱] میں ہے دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے انھیں پکڑینگے یہ کہینگے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو جواب دینگے لیس من یعلم کمن لا یعلم جاننے والے اور انجان برابر نہیں بھائیو عالم کی عزت تو اس

[۱] یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر اور ابو نعیم نے حلیہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۲ منہ

بنا پر تھی کہ وہ نبی کا وارث ہے نبی کا وارث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہوا یا شیطان کا۔ اسوقت اسکی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی اب اسکی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی۔ یہ اس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گمراہی میں ہو جیسے بد مذہبونکے علماء۔ پھر اس کا کیا پوچھنا جو خود کفر شدید میں ہو اُسے عالم دین جاننا ہی کفر ہے نہ کہ عالم دین جانکر اسکی تعظیم بھائیو علم اُس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں۔ ابلیس کتنا بڑا عالم تھا پھر کیا کوئی مسلمان اسکی تعظیم کریگا اسے تو معلم الملکوت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا تھا جب سے اُسنے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی تعظیم سے منہ موڑا حضور کا نور کہ پیشانی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں رکھا گیا اُسے سجدہ نہ کیا اسوقت سے لعنت ابدی کا طوق اُسکے گلے میں پڑا دیکھو جب سے اُسکے شاگردان رشید اُسکے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں ہمیشہ اُسپر لعنت بھیجتے ہیں ہر رمضان میں مہینہ بھر اُسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں قیامت کے دن کھینچکر جہنم میں ڈھکیلینگے یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہو گیا اور اُستادی کا بھی بھائیو کرور کرور افسوس ہے اُس دعائے مسلمانی پر کہ اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ اُستاد کی وقعت ہو اللہ و رسول سے بڑھکر بھائی یا دوست یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔ اے رب ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنی حبیب کی سچی عزت سچی رحمت کا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمین۔ فرقہ دوم معاندین عدو دشمنان دین کہ خود انکار ضروریات دین رکھتے ہیں اور صریح کفر کرکے اپنے اوپر سے نام کفر مٹانے کو اسلام و قرآن و خدا و رسول و ایمان کے ساتھ تمسخر کرتے اور براہ اغوا و تلبیس و شیوہ ابلیس وہ باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریات دین ماننے کی قید اُٹھ جائے اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کلمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے بس کلمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے اسلام کسی طرح نہ جائے بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ یہ مسلمانوں کے دشمن اسلام کے عدو عوام کو چھلنے اور خدائے واحد

ے تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی ج ۱ صفحہ ۵۵ ۴ زیر قولہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا ان الملئکۃ امروا بالسجود لآدم لاجل ان نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی جبھۃ ادم تفسیر نیشاپوری ج ۱ صفحہ سجود الملئکۃ لآدم انما کان لاجل نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذی کان فی جبھتہ ۱۲ دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنا اسلئے تھا کہ انکی پیشانی میں نور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھا ۱۲ منہ

تمہارا دین بدلنے کیلئے چند شیطانی مکر پیش کرتے ہیں مکر اوّل اسلام تام کلمہ گوئی کا ہے حدیث میں فرمایا مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں جائیگا۔ پھر کسی قول یا فعل کیوجہ سے کافر کیسے ہو سکتا ہے مسلمانو ذرا ہوشیار خبردار۔ اس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جاتا ہے آدمی کا بیٹا اگر اُسے گالیاں دے جوتیاں مارے کچھ کرے اُسکے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا یوں ہی جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو ستڑی ستڑی گالیاں دے اُسکا اسلام نہیں بدل سکتا اس مکر کا جواب ایک تو اُسی آیۂ کریمہ آلٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ میں گذرا کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ نرے ادعائے اسلام پر چھوڑ دیئے جائینگے اور امتحان نہ ہوگا۔ اسلام[1] اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا تو وہ بیشک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط جسے قرآن عظیم رد فرما رہا ہے نیز۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ یہ گنوار کہتے ہیں ہم ایمان لائے تم فرما دو ایمان تو تم نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع الاسلام ہوئے ایمان ابھی تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا اور فرماتا ہے اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝ منافقین جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور یقیناً خدا کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ بیشک تم ضرور اُسکے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں دیکھو کیسی لمبی چوڑی کلمہ گوئی کیسی کیسی تاکیدوں سے مؤکد کیسی کیسی قسموں سے مؤید ہرگز موجب اسلام نہ ہوئی اور اللہ واحد قہار نے اُنکے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تو مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ کا یہ مطلب گڑھنا صراحۃً قرآن عظیم کا رد کرنا ہے۔ ہاں جو کلمہ

[1] حضرت شیخ مجدد الف ثانی مکتوبات میں فرماتے ہیں مجرد تفوہ بکلمۂ شہادت در اسلام کافی نیست تصدیق جمیع ما علم بالضرورۃ مجیئہ من الدین باید و تبری از کفر و کافر نیز باید تا اسلام صورت تبند ۱۲

[illegible] اور قرآن مجید کی آیتوں سے [illegible]

پڑھتا اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو ہم اُسے مسلمان جانیں گے جبتک اُس سے کوئی کلمہ کوئی حرکت کوئی فعل منافی اسلام نہ صادر ہو۔ بعد صدور منافی ہرگز کلمہ گوئی کام نہ دیگی۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہوکر کافر ہو گئے۔ ابن جریر و طبرانی و ابو الشیخ و ابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا عنقریب ایک شخص آئیگا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھیگا وہ آئے تو اُس سے بات نہ کرنا کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گذرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بلاکر فرمایا تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہمنے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور وہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کرکے اسلام کے بعد کافر ہو گئے دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمہ کفر ہے اور اُسکا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کروڑ بار کا کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ اور اگر تم اُن سے پوچھو تو بیشک ضرور کہینگے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرما دو کیا اللہ اور اُسکی آیتوں اور اُسکے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں انہ قال فی قولہ تعالیٰ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا وما یدریہ بالغیب یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی اُسکی تلاش تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے

آیت ۲۲ - کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے سے کیسا ہی کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے

آیت ۲۳ - کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب سے منکر کو کافر فرمایا اگرچہ کلمہ پڑھتا ہو۔

محمد غیب کیا جانیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر در منثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴) مسلمانو! دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اسکے قائل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ و قرآن و رسول سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھہرایا اور کیوں نہ ہو کہ غیب کی بات جاننی شان نبوت ہے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی و امام احمد قسطلانی و مولانا علی قاری و علامہ محمد زرقانی وغیرہم اکابر نے تصریح فرمائی جسکی تفصیل رسائل علم غیب میں بفضلہ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ مذکور ہوئی پھر اسکی سخت شامت کمال ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی خدا کے بتائے سے بھی نبی کو معلوم ہونا محال و ناممکن بتاتا ہے اسکے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے اللہ تعالیٰ شیطان کے دھوکوں سے پناہ دے آمین۔ ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے اور جمیع معلومات الٰہیہ کو علم مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر علماء[1] کے خلاف ہے لیکن روز ازل سے روز آخر تک کا ماکان و مایکون اللہ تعالیٰ کے معلومات سے وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو ایک ذرے کے لاکھویں کروڑویں حصے کو کروڑہا کروڑ سمندروں سے ہو بلکہ یہ خود علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے ان تمام امور کی تفصیل الدولۃ المکیہ وغیرہا میں ہے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اور ان شاء اللہ العظیم بہت مفید تھا اب بحث سابق کی طرف عود کیجئے۔ اس فرقہ باطلہ کا بکر دوم یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے کہ لانکفر احدا من اھل القبلۃ ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے اور حدیث میں ہے جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے مسلمانو! اس مکر خبیث میں ان لوگوں نے نری کلمہ گوئی سے عدول کر کے اب فقط قبلہ روئی کا نام ایمان رکھ دیا یعنی جو قبلہ رو

مسئلہ علم غیب کا اجمالی بیان

[1] اس مسئلے شناخت نفس کے رد میں بفضلہ تعالیٰ چار رسالے ہیں ازاخترجو ارح الغیب ابناء الکامل ابراز الجنون میل الہداۃ جن میں پہلا ان شاء اللہ تعالیٰ مع ترجمہ عنقریب شائع ہوگا اور باقی تین بھی بعونہ تعالیٰ اسکے بعد باللہ التوفیق ۱۲ کاتب عفی عنہ ۔ اکثر کی قید کا فائدہ رسالہ الفیوض الملکیۃ لمحب الدولۃ المکیۃ میں ملاحظہ ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ ۱۲ کاتب عفی عنہ

ہو کر نماز پڑھے مسلمان ہے اگرچہ اللہ عزوجل کو جھوٹا کہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دے کسی صورت کسی طرح ایمان نہیں ٹلتا، چون وضوئے محکم بی بی تمیزہ اولاً اس مکر کا جواب

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

آیت ۳۲ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ اصل نیکی یہ نہیں ہے کہ اپنا منہ نماز میں پورب یا پچھان کو کرو بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور قرآن اور تمام انبیاء پر دیکھو صاف فرما دیا کہ ضروریات دین پر ایمان لانا ہی اصل کار ہے بغیر اسکے نماز میں قبلہ کو منہ کرنا کوئی چیز نہیں اور فرماتا ہے

آیت ۳۵ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝ وہ جو خرچ کرتے ہیں اسکا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اسی لیئے کہ انہوں نے اللہ و رسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر برے دل سے۔ دیکھو انکا نماز پڑھنا بیان کیا اور پھر انہیں کافر فرمایا کیا وہ قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے فقط قبلہ کیسا قبلۂ دل و جان کعبۂ دین و ایمان سرور عالمیان صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جانب قبلہ نماز پڑھتے تھے اور فرماتا ہے

آیت ۳۶ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ ۭ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝ پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز برپا رکھیں اور زکوۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم پتے کی باتیں صاف بیان کرتے ہیں علم والوں کیلئے اور اگر قول و قرار کرکے پھر اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر طعن کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو انکی قسمیں کچھ نہیں شاید وہ باز آئیں۔ دیکھو نماز و زکوۃ والے اگر دین پر طعنہ کریں تو انہیں کفر کا پیشوا کافر ونکا سرغنہ فرمایا۔ کیا خدا و رسول کی شان میں وہ گستاخیاں دین پر طعنہ نہیں اسکا بیان بھی سنیئے۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

آیت ۳۷ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ

وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ کچھ یہودی بات کو اسکی جگہ سے بدلتے ہیں اور کہتے ہیں ہمنے سُنا اور نہ مانا اور سُنیے آپ سُنائے نہ جائیں اور راعنا کہتے ہیں زبان پھیر کر اور دین پر طعنہ کرنے کو۔ اور اگر وہ کہتے ہمنے سُنا اور مانا اور سُنیے اور ہمیں مہلت دیجئے تو اُنکے لئے بہتر اور بہت ٹھیک ہوتا لیکن انکے کفر کے سبب اللہ نے اُنپر لعنت کی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر کم۔ کچھ یہودی جب دربار نبوت میں حاضر آتے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے سُنیے آپ سنائے نہ جائیں جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حضور کو کوئی ناگوار بات نہ سنائے اور دل میں بد دعا کا ارادہ کرتے کہ سُنائی نہ دے اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کیلئے مہلت چاہتے تو راعنا کہتے جسکا ایک پہلو ظاہر یہ کہ ہماری رعایت فرمایئے اور مراد خفی رکھنے رعونت والا۔ اور بعض کہتے ہیں زبان دبا کر راعینا کہتے یعنی ہمارا چرواہا۔ جب پہلو دار بات دین میں طعنہ ہوئی تو صریح وصاف کتنا سخت طعنہ ہوگی بلکہ انصاف کیجئے تو ان باتوں کو صریح بھی ان کلمات کی شناعت کو نہیں پہونچتا بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے کی طرف نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یا پاگلوں چوپایوں سے علم میں ہمسر اور خدا کی نسبت وہ کہ جھوٹا ہو جھوٹ بولتا ہو جھوٹے جھوٹا بتانے مسلمان سُنّی صالح ہے والعیاذ باللہ رب العالمین ثانیاً اس وہم تشنیع کو مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتانا حضرت امام پر سخت افترا و اتہام۔ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عقائد کریمہ کی کتاب مستطاب فقہ اکبر میں فرماتے ہیں صفاتہ تعالٰی فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انھا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیھا او شک فیھا فھو کافر باللہ تعالٰی اللہ تعالیٰ کی صفتیں قدیم ہیں نہ کہ پیدا ہیں نہ کسی کی بنائی ہوئی تو جو انھیں مخلوق یا حادث کہے یا اس باب میں توقف کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور خدا کا منکر۔ نیز امام ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الوصیۃ میں فرماتے ہیں من قال بان کلام اللہ تعالٰی مخلوق فھو کافر باللہ العظیم جو شخص کلام اللہ کو مخلوق کہے اوس نے عظمت والے خدا کے ساتھ کفر کیا شرح فقہ اکبر میں ہے قال فخر الاسلام قد صح عن ابی یوسف انہ قال ناظرت ابا حنیفۃ فی مسألۃ خلق القرآن فاتفق رأیی ورأیہ علی ان من قال بخلق القرآن فھو کافر وصح ھذا القول ایضا عن محمد رحمھم اللہ تعالٰی امام فخر الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں امام ابو یوسف

یہ امام اعظم پر افترا کرتے ہیں۔ مذہب یہ ہے کہ کسی قطعی بات کا منکر کافر ہے اگرچہ اہل قبلہ ہو

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ خلق قرآن میں مناظرہ کیا میری اور انکی رائے اس پر متفق ہوئی کہ جو قرآن مجید کو مخلوق کہے وہ کافر ہے اور یہ قول امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ سے بھی بصحت ثبوت کو پہونچا یعنی ہمارے ائمہ ثلٰثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع و اتفاق ہے کہ قرآن عظیم کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔ کیا معتزلہ و کرامیہ و روافض کہ قرآن کو مخلوق کہتے ہیں اس قبلہ کیطرف نماز نہیں پڑھتے نفس مسئلہ کا جزئیہ لیجئے امام مذہب حنفی سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں ایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ و بانت منہ امرأتہ جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور کو کسیطرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہوگیا اور اسکی جورو اسکے نکاح سے نکل گئی۔ دیکھو کیسی صاف تصریح ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے اُسکی جورو نکاح سے نکل جاتی ہے کیا مسلمان اہل قبلہ نہیں ہوتا یا اہل کلمہ نہیں ہوتا سب کچھ ہوتا ہے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے ساتھ نہ قبلہ قبول نہ کلمہ مقبول والعیاذ باللہ رب العٰلمین ثالثاً اصل بات یہ ہے کہ اصطلاح ائمہ میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے شفاء شریف و بزازیہ و درر و غرر و فتاویٰ خیریہ وغیرہا میں ہے اجمع المسلمون ان شاتمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کافر و من شک فی عذابہ و کفرہ کفر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اسکے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے مجمع الانہر و درمختار میں ہے واللفظ لہ الکافر بسب نبی من الانبیاء لا تقبل توبتہ مطلقاً و من شک فی عذابہ و کفرہ کفر جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اُسکی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اسکے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ الحمد للہ یہ نفس مسئلہ کا وہ گرانبہا جزئیہ ہے جسمیں ان بدگویوں کے کفر پر اجماع تمام امت کی تصریح ہے اور یہ بھی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے شرح فقہ اکبر میں ہے

فی المواقف لا یکفر اہل القبلۃ الا فیما فیہ انکار ما علم مجیئہ بالضرورۃ او المجمع علیہ کاستحلال المحرمات اھ ولا یخفی ان المراد بقول علمائنا لا یجوز تکفیر اہل القبلۃ بذنب لیس مجرد التوجہ الی القبلۃ فان الغلاۃ من الروافض الذین یدعون ان جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام غلط فی الوحی فان اللہ تعالی ارسلہ الی علی رضی اللہ تعالی عنہ وبعضھم قالوا انہ الہ وان صلوا الی القبلۃ لیسوا بمومنین وھذا ھو المراد بقولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک مسلم اھ مختصرا یعنی مواقف میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاویگا مگر جب ضروریات دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور مخفی نہیں کہ ہمارے علما جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہل قبلہ کی تکفیر روا نہیں اس سے نرا قبلہ کو منہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو بکتے ہیں کہ جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام کو وحی میں دھوکا ہوا اللہ تعالی نے انہیں مولی علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولی علی رض کو خدا کہتے ہیں یہ لوگ اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اس حدیث کی بھی یہی مراد ہے جس میں فرمایا کہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے یعنی جبکہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان نکرے اسمیں ہے اعلم ان المراد باہل القبلۃ الذین اتفقوا علی ما ھو من ضروریات الدین کحدوث العالم وحشر الاجساد وعلم اللہ تعالی بالکلیات والجزئیات وما اشبہ ذلک من المسائل المہمات فمن واظب طول عمرہ علی الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم او نفی الحشر او نفی علمہ سبحنہ بالجزئیات لا یکون من اہل القبلۃ وان المراد بعدم تکفیر احد من اہل القبلۃ عند اہل السنۃ انہ لا یکفر مالم یوجد شئ من امارات الکفر وعلاماتہ ولم یصدر عنہ شئ من موجباتہ یعنی جان لو کہ اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین میں موافق ہیں جیسے عالم کا حادث ہونا اجسام کا حشر ہونا اللہ تعالی کا علم تمام کلیات و جزئیات کو محیط ہونا اور جو مہم مسئلے انکی مانند ہیں تو جو تمام عمر طاعتوں عبادتوں میں رہے اور اسکے ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالم قدیم ہے یا حشر نہ ہوگا یا اللہ تعالی جزئیات کو نہیں جانتا وہ اہل قبلہ سے نہیں اور اہل سنت کے نزدیک اہل قبلہ میں کسی کو کافر نہ کہنے سے یہ مراد ہے کہ اسے کافر نہ کہینگے جب تک اسمیں کفر کی کوئی علامت و نشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجب کفر اس سے صادر نہ ہو

امام اجل سیدی عبد العزیز بن احمد بن محمد بخاری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ تحقیق شرح اصول حسامی میں فرماتے ہیں ان غلا فیہ (ای فی ہواہ) حتی وجب اکفارہ بہ لا یعتبر خلافہ ووفاقہ ایضاً لعدم دخولہ فی مسمی الامۃ المشہود لہا بالعصمۃ وان صلی الی القبلۃ واعتقد نفسہ مسلماً لان الامۃ لیست عبارۃ عن المصلین الی القبلۃ بل عن المؤمنین وھو کافر وان کان لا یدری انہ کافر یعنی بدمذہب اگر اپنی بدمذہبی میں غالی ہو جیکے سبب اسے کافر کہنا واجب ہو تو اجماع میں اسکی مخالفت موافقت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا کہ خطا سے معصوم ہونے کی شہادت تو امت کیلئے آئی ہے اور وہ امت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان اعتقاد کرتا ہو اسلئے کہ امت قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مسلمانوں کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے اگرچہ اپنی جان کو کافر نہ جانے ردالمحتار میں ہے لا خلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اہل القبلۃ المواظب طول عمرہ علی الطاعات کما فی شرح التحریر یعنی ضروریات اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنیوالا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہل قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعات میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن الہمام میں فرمایا۔ کتب عقائد و فقہ و اصول ان تصریحات سے مالامال ہیں۔ بالجملہ خود مسئلہ بدیہی ہے کیا جو شخص پانچوں وقت قبلہ کیطرف نماز پڑھتا اور ایک وقت مہادیو کو سجدہ کر لیتا ہو کسی عاقل کے نزدیک مسلمان ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ کو جھوٹا کہنا یا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا مہادیو کے سجدے سے کہیں بدتر ہے اگرچہ کفر ہونے میں برابر ہے وذلک ان الکفر بعضہ اخبث من بعض وجہ یہ کہ بت کو سجدہ علامت[1] تکذیب خدا ہے اور علامت تکذیب عین تکذیب کے برابر نہیں ہو سکتی اور سجدہ میں یہ احتمال عقلی بھی نکل سکتا ہے کہ محض تحیت ومجرا مقصود ہو نہ عبادت اور محض تحیت فی نفسہ کفر نہیں لہذا اگر مثلاً کسی عالم یا عارف کو تحیۃً سجدہ کرے گنہگار ہوگا کافر نہ ہوگا امثال بت میں شرع نے مطلقاً حکم کفر بربنائے شعار خاص کفار رکھا ہے بخلاف بدگوئی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ فی نفسہ کفر ہے جس میں کوئی

[illegible]

[1] شرح مواقف میں ہے سجودہ لہا یدل بظاہرہ انہ لیس بمصدق ونحن نحکم بالظاہر فلذا حکمنا بعدم ایمانہ لا لان عدم السجود لغیر اللہ داخل فی حقیقۃ الایمان حتی لو علم انہ لم یسجد لہا علی سبیل التعظیم واعتقاد الالٰہیۃ بل سجد لہا وقلبہ مطمئن بالتصدیق لم یحکم بکفرہ فیما بینہ وبین اللہ تعالیٰ وان اجری علیہ حکم الکفر فی الظاہر اھ ۱۲ منہ

احتمال اسلام نہیں۔ اور میں یہاں اس فرق پر بنا نہیں رکھتا کہ ساجد صنم کی توبہ باجماع امت مقبول ہے مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ ہزارہا ائمہ دین کے نزدیک اصلاً قبول نہیں اور اسی کو ہمارے علمائے حنفیہ سے امام بزازی و امام محقق علی الاطلاق ابن الہمام و علامہ مولیٰ خسرو صاحب درر و غرر و علامہ زین بن نجیم صاحب بحر الرائق و الاشباہ والنظائر و علامہ عمر بن نجیم صاحب نہر الفائق و علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ غزی صاحب تنویر الابصار و علامہ خیر الدین رملی صاحب فتاویٰ خیریہ و علامہ شیخی زادہ صاحب مجمع الانہر و علامہ مدقق محمد بن علی حصکفی صاحب در مختار وغیرہم عمائد کبار علیہم رحمۃ اللہ العزیز الغفار نے اختیار فرمایا بید ان تحقیق المسئلۃ فی الفتاوی الرضویۃ اسلئے کہ عدم قبول توبہ صرف حاکم اسلام کے یہاں ہے کہ وہ اس معاملہ میں بعد توبہ بھی سزائے موت دے ورنہ اگر توبہ صدق دل سے ہے تو عند اللہ مقبول ہے۔ کہیں یہ بدگو اس مسئلہ کو دستاویز نہ بنالیں کہ آخر توبہ قبول نہیں پھر کیوں تائب ہوں نہیں نہیں توبہ سے کفر مٹ جائیگا مسلمان ہوجاؤ گے جہنم ابدی سے نجات پاؤ گے اس قدر پر اجماع ہے کما فی رد المحتار وغیرہ واللہ تعالیٰ اعلم اس فرقہ بیدین کا مکر سوم یہ ہے کہ فقہ میں لکھا ہے جسمیں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی تو اس کو کافر نہ کہنا چاہیئے اولاً یہ مکر خبیث سب مکروں سے بدتر و ضعیف جسکا حاصل یہ کہ جو شخص دن میں ایک بار اذان دے یا دو رکعت نماز پڑھے اور ننانوے بار بت کو سجدہ کرے سنکھ پھونکے گھنٹی بجائے وہ مسلمان ہے کہ اسمیں ننانوے باتیں کفر کی ہیں تو ایک اسلام کی بھی ہے یہی کافی ہے حالانکہ مومن تو مومن کوئی عاقل اسے مسلمان نہیں کہہ سکتا ثانیاً اسکی رو سے سوا دہریے کے کہ سرے سے خدا کے وجود ہی کا منکر ہو تمام کافر مشرک مجوس ہنود نصاریٰ یہود وغیرہم دنیا بھر کے کفار سب کے سب مسلمان ٹھہرے جاتے ہیں کہ اور باتوں کے منکر سہی آخر وجود خدا کے تو قائل ہیں ایک یہی بات سب سے بڑھکر اسلام کی بات بلکہ تمام اسلامی باتوں کی اصل الاصول ہے خصوصاً کفار فلاسفہ و آریہ وغیرہم کہ بزعم خود توحید کے بھی قائل ہیں اور یہود و نصاریٰ تو بڑے بھاری ملّی

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگو کی توبہ قبول نہ ہونے کا مسئلہ

تیسرا مکر کہ ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک اسلام کی اور قرآن مجید کی آیتوں سے اس کا رد

ٹھہریں گے کہ توحید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بہت سے کلاموں اور ہزاروں نبیوں اور قیامت وحشر وحساب وثواب وعذاب وجنت ونار وغیرہا بکثرت اسلامی باتوں کے قائل ہیں ثالثاً اس کے رد میں قرآن عظیم کی وہ آیتیں کہ اوپر گزریں کافی ووافی ہیں جن میں باوصف کلمہ گوئی ونماز خوانی صرف ایک ایک بات پر حکم تکفیر فرما دیا کہیں ارشاد ہوا۔ کَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وہ مسلمان ہو کر اس کلمے کے سبب کافر ہو گئے کہیں فرمایا لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد حالانکہ اس مکر خبیث کی بنا پر جب تک ۹۹ سے زیادہ کفر کی باتیں جمع نہ ہو جائیں صرف ایک کلمہ پہ حکم کفر صحیح نہ تھا ان شاید اسکا یہ جواب دیں کہ یہ خدا کی غلطی یا جلد بازی تھی کہ اس نے دائرہ اسلام کو تنگ کر دیا کلمہ گویوں اہل قبلہ کو دھکے دے دیکر صرف ایک ایک لفظ پر اسلام سے نکالا اور پھر زبردستی یہ کہ لَا تَعْتَذِرُوْا عذر بھی نہ کرنے دیا نہ عذر سننے کا قصد کیا۔ افسوس ہے خدا نے ہیر پھیر یا ندویہ نیچریا انکے ہم خیال کسی وسیع الاسلام ریفارمر سے مشورہ نہ لیا۔ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ رابعاً اس مکر کا جواب

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ تو کیا اللہ کے کلام کا کچھ حصہ مانتے ہو اور کچھ حصے سے منکر ہو۔ تو جو کوئی تم میں سے ایسا کرے اس کا بدلہ نہیں مگر دنیا کی زندگی میں رسوائی اور قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب کی طرف پلٹے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں سے غافل نہیں یہی لوگ ہیں جنھوں نے عقبٰے بیچکر دنیا خریدی تو نہ انپر سے کبھی عذاب ہلکا ہو نہ انکو مدد پہونچے کلام الٰہی میں فرض کیجئے اگر ہزار باتیں ہوں تو انمیں سے ہر ایک بات کا ماننا ایک اسلامی عقیدہ ۝ ہے اب اگر کوئی شخص ۹۹۹ مانے اور صرف ایک نہ مانے تو قرآن عظیم فرما رہا ہے کہ وہ ان ۹۹۹ کی

(البقرہ ۸۵-۸۶)

ماننے سے مسلمان نہیں بلکہ صرف اُس ایک کے نہ ماننے سے کافر ہے دنیا میں اُس کی رسوائی ہوگی اور آخرت میں اُس پر سخت تر عذاب جو ابدالآباد تک کبھی موقوف ہونا کیسا معنے ایک آن کو ہلکا بھی نہ کیا جائیگا نہ کہ ننانوے کا انکار کرے اور ایک کو مان لے تو مسلمان ٹھہرے یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ بشہادت قرآن عظیم خود صریح کفر ہے۔

افتراء ۱۶ فقہائے کرام پر افترا کہ ننانوے باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو تو مسلمان ہے

خامسًا اصل بات یہ ہے کہ فقہائے کرام پر ان لوگوں نے جیتا افترا اٹھایا انہوں نے ہرگز کہیں ایسا نہیں فرمایا انہوں نے بخصلت یہود یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ یہودی بات کو اُسکے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں تحریف تبدیل کر کے کچھ کا کچھ بنالیا فقہا نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں ۹۹ باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مسلمان ہے حاشا للہ بلکہ تمام اُمت کا اجماع ہے کہ جسمیں ننانوے ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کفر کی ہو وہ یقینًا قطعًا کافر ہے ۹۹ قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب پڑ جائے سب پیشاب ہو جائیگا۔ مگر یہ جاہل کہتے ہیں کہ ننانوے قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب ڈال دو سب طیب طاہر ہو جائیگا۔ حاشا کہ فقہا تو فقہا کوئی ادنے تمیز والا بھی ایسی جہالت بکے بلکہ فقہائے کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جسمیں سو پہلو نکل سکیں اُنمیں ۹۹ پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جبتک ثابت نہ ہو جائے کہ اُسنے خاص کوئی پہلو کفر کا مراد رکھا ہے ہم اُسے کافر نہ کہینگے کہ آخر ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے کیا معلوم شاید اُسنے یہی پہلو مراد رکھا ہو اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگر واقع میں اُسکی مراد کوئی پہلوئے کفر ہے تو ہماری تاویل سے اُسے فائدہ نہ ہوگا وہ عنداللہ کافر ہی ہوگا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً زید کہے عمرو کو علم قطعی یقینی غیب کا ہے اس کلام میں اتنے پہلو ہیں (۱) عمرو اپنی ذات سے غیب دان ہے یہ صریح کفر و شرک ہے قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ (۲) عمرو آپ تو غیب دان نہیں مگر جن علم غیب رکھتے ہیں اُنکے بتانے سے اُسے غیب کا علم یقینی حاصل ہو جاتا ہے یہ بھی کفر ہے تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ (۳) عمرو نجومی ہے (۴) رمّال ہے۔ (۵) سامندرک جانتا ہاتھ دیکھتا ہے (۶) کوّے وغیرہ کی آواز (۷) حشرات الارض کیے

حکم شرعی جس کلام میں ننانوے پہلو کفر کے اور ایک اسلام کا ہو اسکا حکم

بدن پر گرنے (۸) کسی پرندے یا وحشی چرندے کے داہنے یا بائیں نکل کر جانے (۹) آنکھ یا دیگر اعضا کے پھڑکنے سے شگون لیتا ہے (۱۰) پانسہ پھینکتا ہے (۱۱) فال دیکھتا ہے (۱۲) حاضرات سے کسی کو معمول بناکر اُس سے احوال پوچھتا ہے (۱۳) مسمریزم جانتا ہے۔ (۱۴) جادو کی میز (۱۵) روحوں کی تختی سے حال دریافت کرتا ہے (۱۶) قیافہ دان ہے (۱۷) علم زایرجہ سے واقف ہے ان ذرائع سے اُسے غیب کا علم قطعی یقینی ملتا ہے یہ سب بھی کفر ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من اتی عرافا او کاهنا فصدقه بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رواہ احمد والحاکم بسند صحیح عن ابی هریرة رضی اللہ تعالٰی عنہ وللاحمد وابی داؤد عنه رضی اللہ تعالٰی عنه فقد بری مما نزل علی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (۱۸) عمرو پر وحی رسالت آتی ہے اُس کے سبب غیب کا علم یقینی پاتا ہے۔ جس طرح رسولوں کو ملتا تھا یہ اشد کفر ہے وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ (۱۹) وحی تو نہیں آتی مگر بذریعہ الہام جمیع غیوب اُس پر منکشف ہو گئے ہیں اُسکا علم تمام معلومات الٰہی کو محیط ہو گیا۔ یہ یوں کفر ہے کہ اُسنے عمرو کو علم میں حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ترجیح دیدی کہ حضور کا علم بھی جمیع معلومات الٰہی کو محیط نہیں قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ من قال فلان اعلم منه صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقد عابه فحکمه حکم الساب نسیم الریاض (۲۰) جمیع کا احاطہ نہیں مگر جو علوم غیب اُسے الہام سے ملے انہیں ظاہراً باطناً کسی طرح کسی رسول انس وملک کی وساطت وتبعیت نہیں اللہ تعالٰی نے بلا واسطہ رسول اصالۃً اسے غیوب پر مطلع کیا یہ بھی کفر ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (۲۱) عمرو کو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے واسطہ سے سمعاً یا عیناً یا الہاماً بعض غیوب کا علم قطعی اللہ عزوجل نے دیا یا دیتا ہے

لہ یعنی جبکہ انکی وجہ سے غیب کے علم قطعی یقینی کا ادعا کیا جائے جیسا کہ نفس کلام میں مذکور ہے ۱۲ منہ

یہ احتمال خالص اسلام ہے تو محققین فقہا اُس قائل کو کافر نہ کہیں گے کہ اگرچہ اُس کی بات کے اکیس پہلوؤں میں بیس کفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہے احتیاط و تحسین ظن کے سبب اُسکا کلام اسی پہلو پر حمل کرینگے جب تک ثابت نہ ہو کہ اُس نے کوئی پہلوئے کفر ہی مراد لیا۔ نہ کہ ایک ملعون کلام تکذیب خدا یا تنقیص شان سید انبیا علیہ علیہم الصلوٰۃ والثنا میں صاف صریح ناقابل تاویل و توجیہ ہو اور پھر بھی حکم کفر نہ ہو اب تو اُسے کفر نہ کہنا کفر کو اسلام ماننا ہوگا۔ اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے ابھی شفا بزازیہ و درر و تجرد نہر و فتاوٰی خیریہ و مجمع الانہر و در مختار وغیرہ کتب معتمدہ سے سن چکے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرے کافر ہے اور جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے مگر یہودی منش لوگ فقہائے کرام پر افترائے سخیف اور اُنکے کلام میں تبدیل و تحریف کرتے ہیں وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۝ شرح فقہ اکبر میں ہے۔ قد ذکروا ان المسألۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لہا تسع وتسعون احتمالاً للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی فتاوائے خلاصہ و جامع الفصولین و محیط و فتاوی عالمگیریہ وغیرہا میں ہے اذا کان فی المسألۃ وجوہ توجب التکفیر ووجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی والقاضی ان یمیل الی ذلک الوجہ ولا یفتی بکفرہ تحسینا للظن بالمسلم ثم ان کانت نیۃ القائل الوجہ الذی یمنع التکفیر فھو مسلم وان لم یکن لا ینفعہ حمل المفتی کلامہ علی وجہ لا یوجب التکفیر اسی طرح فتاوائے بزازیہ و بحر الرائق و مجمع الانہر و حدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے۔ تاتارخانیہ و بحر و سل الحسام و تنبیہ الولاۃ وغیرہا میں ہے لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نہایۃ فی العقوبۃ فیستدعی نہایۃ فی الجنایۃ ومع الاحتمال لا نہایۃ بحر الرائق و تنویر الابصار و حدیقہ ندیہ و تنبیہ الولاۃ و سل الحسام وغیرہا میں ہے والذی تحرر انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن الخ دیکھو ایک لفظ کے چند احتمال میں کلام ہے نہ کہ ایک شخص کے چند اقوال

میں مگر یہودی بات کو تحریف کردیتے ہیں فائدہ جلیلہ اس تحقیق سے یہ بھی روشن ہوگیا کہ بعض فتاوے مثل فتاوے قاضی خاں وغیرہ میں جو اوس شخص پر کہ اللہ و رسول کی گواہی سے نکاح کرے یا کہے ارواح مشائخ حاضر و واقف ہیں یا کہے ملائکہ غیب جانتے ہیں بلکہ کہے مجھے غیب معلوم ہے حکم کفر دیا اوس سے مراد وہی صورت کفریہ مثل ادعاے علم ذاتی وغیرہ ہے ورنہ ان اقوال میں تو ایک چھوڑ متعدد احتمال اسلام کے ہیں کہ یہاں علم غیب قطعی یقینی کی تصریح نہیں اور علم کا اطلاق ظن پر شائع و ذائع ہے تو علم ظنی کی شق بھی پیدا ہوکر اکیس کی جگہ بیالیس ۴۲ احتمال نکلیں گے اور انمیں بہت سے کفر سے جدا ہوگئے کہ غیب کے علم ظنی کا ادعا کفر نہیں بحر الرائق و رد المحتار میں ہے علم من مسائلہم ھنا ان من استحل ما حرمہ اللہ تعالیٰ علی وجہ الظن لا یکفر وانما یکفر اذا اعتقد الحرام حلالا ونظیرہ ماذکرہ القرطبی فی شرح مسلم ان ظن الغیب جائز کظن المنجم والرمال بوقوع شیئ فی المستقبل بتجربۃ امر عادی فہو ظن صادق والممنوع ادعاء علم الغیب والظاہر ان ادعاء ظن الغیب حرام لا کفر بخلاف ادعاء العلم اھ زاد فی البحر الا تری انہم قالوا فی نکاح المحرم لو ظن الحل لا یحد بالاجماع ویعزر کما فی الظہیریۃ وغیرہا ولم یقل احد انہ یکفر وکذا فی نظائرہ اھ کیونکر ممکن کہ علما باوصف ان تصریحات کے کہ ایک احتمال اسلام بھی نفی کفر ہے جہاں بکثرت احتمالات اسلام موجود ہیں حکم کفر لگائیں لاجرم اس سے مراد وہی خاص کفر ہے مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ ورنہ یہ اقوال آپ ہی باطل ہوجائیں ائمہ کرام کی ایسی ہی تحقیقات عالیہ کے مخالف ہوکر خود ذاہب و زائل ہونگے اسکی تحقیق جامع الفصولین و رد المحتار و حاشیہ علامہ نوح و ملتقط و فتاوے حجۃ و تاتارخانیہ و مجمع الانہر و حدیقہ ندیہ و سل الحسام وغیرہا کتب میں ہے نصوص عبارت رسائل علم غیب مثل اللؤلؤ المکنون وغیرہا میں ملاحظہ ہوں وباللہ التوفیق یہاں صرف حدیقہ ندیہ شریف کے یہ کلمات شریفہ بس ہیں جمیع ما وقع فی کتب الفتاوی من کلمات صرح المصنفون فیہا بالجزم بالکفر یکون الکفر فیہا محمولا علی ارادۃ قائلہا معنی علل بہ الکفر واذا لم تکن ارادۃ قائلہا ذلک فلا کفر اھ مختصرا یعنی کتب فتاوی میں جتنے الفاظ پر حکم کفر کا جزم کیا ہے اون سے

مراد وہ صورت ہے کہ قائل نے اوسے پہلوے کفر مراد لیا ہو ورنہ ہرگز کفر نہیں۔
ضروری تنبیہ احتمال وہ معتبر ہے جسکی گنجائش ہو صریح بات میں تاویل نہیں سُنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے مثلاً زید نے کہا خدا دو ہیں اسمیں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظ خدا سے بحذف مضاف حکم خدا مراد ہے یعنی قضا دو ہیں مبرم و معلق جیسے قرآن عظیم میں فرمایا اَلَّا اَنْ یَّاْتِیَ اللّٰهُ ای امر اللّٰه عمرو کہے میں رسول اللہ ہوں اس میں یہ تاویل گڑھ لیجائے کہ لغوی معنے مراد ہیں یعنی خدا ہی نے اوسکی روح بدن میں بھیجی ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں شفا شریف میں ہے ادعاؤہ التاویل فی لفظ صراح لایقبل صریح لفظ میں تاویل کا دعوی نہیں سُنا جاتا۔ شرح شفائے قاری میں ہے۔ ھو مردود عند القواعد الشرعیۃ ایسا دعوے شریعت میں مردود ہے نسیم الریاض میں ہے لا یلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائیگی۔ فتاوے خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاوے ہندیہ وغیرہا میں ہے واللفظ للعمادی قال انا رسول اللّٰه او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر یعنی اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنے یہ لے کہ میں پیغام لیجاتا ہوں قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائیگا یہ تاویل نہ سُنی جائیگی فلحفظ مکر چہارم انکار یعنی جس نے اون بدگویوں کی کتابیں نہ دیکھیں اوس کے سامنے صاف مُکر جاتے ہیں کہ ان لوگوں نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور جو اونکی چھپی ہوئی کتابیں تحریریں دکھا دیتا ہے اگر ذی علم ہوا تو کچھ سا کر منہ بنا کر چلدیے یا آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر بکمال بیحیائی صاف کہدیا کہ آپ معقول بھی کر دیجئے تو ہیں وہی کہے جاؤنگا۔ اور بیچارہ بے علم ہوا تو اوس سے کہدیا ان عبارتوں کا یہ مطلب نہیں اور آخر ہے کیا۔ یہ دربعض قائل اسکے جواب کو وہی آیت کریمہ کافی ہے کہ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ معاذ اللہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ اونھوں نے نہ کہا حالانکہ بیشک ضرور وہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہوکے پیچھے کافر ہو گئے ع ہوتی آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں ۞ ان لوگوں کی

ضروری تنبیہ احتمال اسی کا معتبر ہے جسکی گنجائش ہے

اگر کسی نے کفر کیا اور انکار کیا تو انکار اوسکا معتبر نہیں

وہ کتابیں[1] جنمیں یہ کلمات کفریہ ہیں مدتوں سے اونہوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور اون میں بعض دو دو[2] بار چھپیں مدتہا مدت سے علمائے اہلسنت نے اونکے رد چھاپے مواخذے کئے وہ فتوے[3] جسمیں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جسکی اصل مہری دستخطی اسوقت تک محفوظ ہے اور اوسکے فوٹو بھی لئے گئے جنمیں سے ایک فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کیلئے مع دیگر کتب دشنامیاں گیا تھا سرکار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے یہ تکذیب خدا کا ناپاک فتوے اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ ہجری میں رسالہ صیانۃ الناس کیساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رد کے شائع ہوچکا پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی بمبئی میں اوس کا اور مفصل رد چھپا پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں اوس کا اور قاہر رد چھپا اور فتوے دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ وہ فتوے میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتوی کا انکار کر دینا سہل تھا نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہلسنت بتارہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جسپر التفات نہ کیا۔ زید سے اوسکا ایک مہری فتوے اوسکی زندگی و تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو اور سالہا سال اوسکی اشاعت ہوتی رہے لوگ اوسکا رد چھاپا کریں زید کو اوسکی بنا پر کافر بتایا کریں۔ زید اس کے بعد پندرہ برس جیے اور یہ سب کچھ دیکھے سُنے اور اوس فتوے کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلا شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہانتک کہ دم نکل جائے کیا کوئی عاقل گمان کرسکتا ہے کہ اس نسبت سے اوسے انکار تھا یا اوسکا مطلب کچھ اور تھا۔ اور اونمیں کے جو زندہ ہیں آج کے دم تک ساکت ہیں نہ اپنی چھاپی کتابوں سے منکر ہوسکتے ہیں نہ اپنی دشناموں کا اور مطلب گڑھ سکتے ہیں ۱۳۲۰ھ میں اُن کے ان تمام کفریات کا مجموع یکجائی رد شائع ہوا۔ پھر ان دشناموں کے متعلق کچھ عمائد

[1] یعنی براہین قاطعہ و حفظ الایمان و تحذیر الناس و کتب قادیانی وغیرہ ۱۲ کاتب عفی عنہ [2] جیسے براہین قاطعہ و حفظ الایمان ۱۲ کاتب عفی عنہ [3] یعنی فتوای گنگوہی صاحب ۱۲ کاتب عفی عنہ

مسلمین علمی سوالات انہیں[1] کے سرغنہ کے پاس لے گئے۔ سوالوں پر جو حالت سراسیمگی بجید پیدا ہوئی دیکھنے والوں سے اوسکی کیفیت پوچھیے مگر اُسوقت بھی نہ اون تحریرات سے انکار ہو سکا نہ کوئی مطلب گڑھنے پر قدرت پائی بلکہ کہا تو یہ کہا کہ میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا نہ مباحثہ چاہتا ہوں میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں معقول بھی کر دیجیے تو وہی کہے جاؤنگا۔ وہ سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی چھپی ۱۵۔ جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سرغنہ و اتباع سب کے ہاتھ میں دیدیا گیا اسے بھی چوتھا سال ہے صدائے برنخاست۔ ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے کہ سرے سے یہی کہہ دیجیے کہ اللہ و رسول کو یہ دشنام دہندہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے یہ سب بناوٹ ہے اسکا علاج کیا ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ حیا دے مکر دہنم جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی کسی طرف مفر نظر نہیں آتی اور یہ توفیق اللہ واحد قہار نہیں دیتا کہ توبہ کریں اللہ عزوجل اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخیاں بکیں جو گالیاں دیں اونسے باز آئیں جیسے گالیاں چھاپیں اونسے رجوع کا بھی اعلان دیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ رواہ الامام احمد فی الزہد والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن جید اور لغواشے کریمہ یصدون عن سبیل اللہ و یبغونھا عوجا راہ خدا سے روکنا ضرور ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے اونپر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہلسنت کے فتوائے تکفیر کا کیا اعتبار یہ لوگ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں انکی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا مولوی اسحٰق صاحب کو کہہ دیا مولوی عبدالحی صاحب کو کہہ دیا پھر جنکی حیا اور بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا شاہ

[1] یعنی تھانوی صاحب ۱۲ کاتب عفی عنہ

[illegible]

ولی اللہ صاحب کو کہدیا حاجی امداد اللہ صاحب کو کہدیا مولنا شاہ فضل الرحمن صاحب کو کہدیا پھر جو بورے ہی حیا سے اونچے گزر گئے وہ یہانتک بڑھتے ہیں کہ عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہدیا غرض جسے جسکا زیادہ معتقد پایا اوسکے سامنے اوسی کا نام لے دیا کہ انھوں نے اوسے کافر کہدیا یہانتک کہ انہیں کے بعض بزرگواروں نے مولنا مولوی شاہ محمد حسین صاحب آلہ آبادی مرحوم مغفور سے جاکر جڑدی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین بن عربی قدس سرہ کو کافر کہدیا۔ مولنا کو اللہ تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے اونہوں نے آیۂ کریمہ اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا پر عمل فرمایا خط لکھکر دریافت کیا جسپر یہاں سے رسالۂ انجاء البری عن وسواس المفتری۔ لکھکر ارسال ہوا اور مولنا نے مفتری کذاب پر لاحول شریف کا تحفہ بھیجا غرض ہمیشہ ایسے ہی افترا اوٹھایا کرتے ہیں اس کا جواب وہ ہے جو۔

آیت ۹۴

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ جھوٹے افترا وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے اور فرماتا ہے فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝ ہم اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر مسلمانو اس مکر سخیف وکید ضعیف کا فیصلہ کچھ دشوار نہیں ان صاحبوں سے ثبوت مانگو کہ کہدیا کہدیا فرماتے ہو کچھ ثبوت بھی رکھتے ہو کہاں کہدیا کس کتاب کس رسالے کس فتوے کس پرچے میں کہدیا۔ اہاں ثبوت رکھتے ہو تو کس دن کیلئے اوٹھا رکھا ہے دکھاؤ اور نہیں دکھا سکتے اور اللہ جانتا ہے کہ نہیں دکھا سکتے تو دیکھو قرآن عظیم تمہارے کذاب ہونے کی گواہی دیتا ہے مسلمانو۔

آیت ۴

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ جب ثبوت نہ لاسکیں تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں مسلمانو آزمائے کو کیا آزمانا۔ یاد ہا ہو چکا کہ ان حضرات نے بڑے زور شور سے یہ دعوے کیے اور جب کسی مسلمان نے ثبوت مانگا فوراً پیٹھ پھیر گئے اور پھر منہ نہ دکھا سکے مگر حیا آتی ہے کہ وہ رٹ جو منہ کو لگ گئی ہے

نہیں چھوڑتے اور چھوڑیں کیونکر یہ مرتا کیا نہ کرتا اب خدا و رسول کو گالیاں دینے والوں کے کفر پر پردہ ڈالنے کا آخری حیلہ یہی رہ گیا ہے کہ کسی طرح عوام بھائیوں کے ذہن میں جم جائے کہ علمائے اہلسنت یونہیں بلاوجہ لوگوں کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں ایسا ہی ان دشنامیوں کو بھی کہہ دیا ہوگا مسلمانو اون مفتریوں کے پاس ثبوت کہاں سے آیا کہ من گڑھت کا ثبوت ہی کیا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَائِنِیْنَ ۝ اون کا دعاے باطل تو اسی قدر سے باطل ہوگیا۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ لاؤ اپنی برہان اگر سچے ہو۔ اس سے زیادہ کی ہمیں حاجت نہ تھی مگر بفضلہ تعالیٰ ہم اون کی کذابی کا وہ روشن ثبوت دیں کہ ہر مسلمان پر اونکا مفتری ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہو جائے۔ ثبوت بھی بحمد اللہ تعالیٰ تحریری کا وہ بھی چھپا ہوا وہ بھی نہ آج کا بلکہ سالہا سال کا جن جنکی تکفیر کا اتہام علمائے اہلسنت پر رکھا اونمیں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسمٰعیل دہلوی میں کہ بیشک علمائے اہلسنت نے اوس کے کلام میں بکثرت کلمات کفریہ ثابت کیے اور شائع فرمائے بااینہمہ اولاً سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح دیکھیے کہ بار اول ۱۳۰۹ھ میں لکھنؤ مطبع انوار محمدی میں چھپا جسمیں بدلائل قاہرہ دہلوی مذکور اور اوس کے اتباع پر پچھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کرکے صفحہ ۹۰ پر حکم اخیر یہی لکھا کہ علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے وھو الجواب وبہ یفتی وعلیہ الفتوٰی وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتوے ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت ثانیاً الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیہ دیکھیے جو خاص اسمٰعیل دہلوی اور اوس کے متبعین ہی کے رد میں تصنیف ہوا اور بار اول شعبان ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں چھپا جسمیں نصوص جلیلہ قرآن مجید و احادیث صحیحہ و تصریحات ائمہ سے بحوالہ صفحات کتب معتمدہ اوس پر ستر وجہ بلکہ زائد سے

آیت ۱۳ — مدتوں کی مطبوعہ کتابوں سے روشن ثبوت کہ یہاں دربارۂ تکفیر کس قدر اعلیٰ درجہ کی احتیاط ہے اور مفتریوں کی یہ تہمت

لزوم کفر ثابت کیا اور بالآخر یہی لکھا صفحہ ۶۲ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے سے) کف لسان (یعنی زبان روکنا) ماخوذ و مختار و مناسب واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ثالثاً رسالہ السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ دیکھیے کہ صفر ۱۳۱۲ھ کو عظیم آباد میں چھپا اوسمیں بھی اسمٰعیل دہلوی اور اوس کے متبعین پر بوجوہ قاہرہ لزوم کفر کا ثبوت دیکر صفحہ ۲۱ و ۲۲ پر لکھا یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا مگر اللہ تعالے کی بیشمار رحمتیں بیحد برکتیں ہمارے علمائے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس طائفہ کے پیر سے بات بات پر سچے مسلمانوں کی نسبت حکم کفر و شرک سنتے ہیں بااینہمہ نہ شدت غضب دامن احتیاط انکے ہاتھ سے چھڑاتی ہے نہ قوت انتقام حرکت میں آتی وہ اب تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جبتک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے اھ مختصراً رابعاً ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار دیکھیے کہ بار اول ۱۳۱۷ھ کو عظیم آباد میں چھپا اوسمیں صفحہ ۱۰ پر لکھا ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں انمیں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اوسے کافر نہیں کہتے خامساً اسمٰعیل دہلوی کو بھی جانے دیجیے یہی دشنامی لوگ جنکے کفر پر اب فتوے دیا ہے جبتک انکی صریح دشنامیوں پر اطلاع نہ تھی مسئلہ امکان کذب کے باعث انپر اٹھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کرکے سبحٰن السبوح میں بالآخر صفحہ ۸۰ طبع اول پر یہی لکھا کہ حاش للہ حاش للہ ہزار ہزار بار حاش للہ میں ہرگز انکی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ انکی بدعت و ضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جبتک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلی

لہ گنگوہی و انبیٹھی اور اونکے اذناب دیوبندی ۱۲ کاتب عفی عنہ

مسلمانو مسلمانو تمہیں اپنا دین و ایمان اور روز قیامت و حضور بارگاہ رحمن یاد دلا کر استفسار
ہے کہ جس بندۂ خدا کی دربارۂ تکفیر یہ شدید احتیاط یہ جلیل تصریحات اوسپر تکفیر تکفیر کا افترا
کتنی بیحیائی کیسا ظلم کتنی گھنونی ناپاک بات مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے
ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے قطعاً حق فرماتے ہیں اِذَا لم تستحی فاصنع ما شئت جب تجھے
حیا نہ رہے تو جو چاہے کر ع بیحیا باش وانچہ خواہی کن مسلمانو یہ روشن ظاہر واضح قاہر
عبارات تمہارے پیش نظر ہیں جنھیں چھپے ہوئے دس دس اور بعض کو سترہ اور تصنیف
کو انیس سال ہوئے (اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی سنہ ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے
جب سے المعتمد المستند چھپی) ان عبارات کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ و رسول کے خوف
کو سامنے رکھکر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط اون مفتریوں کا افترا ہی رد نہیں کرتیں بلکہ
صراحۃً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں
کو کافر نہ کہا جبتک یقینی قطعی واضح روشن جلی طور سے اونکا صریح کفر آفتاب سے
زیادہ ظاہر نہ ہو لیا جس میں اصلاً اصلاً ہرگز ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ نکل
سکی کہ آخر یہ بندہ خدا وہی تو ہے جو اونکے اکابر پر ستر ستر وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت
دیکر یہی کہتا ہے کہ ہمیں ہمارے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لا الٰہ الا اللہ کی
تکفیر سے منع فرمایا ہے جبتک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام
کیلئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے یہ بندہ خدا وہی تو ہے جو خود ان
دشنامیوں کی نسبت (جبتک انکی ان دشنامیوں پر اطلاع یقینی نہ ہوئی تھی) اٹھتر وجہ
سے بحکم فقہائے کرام لزوم کفر کا ثبوت دیکر یہی لکھ چکا تھا کہ ہزار ہزار بار حاش للہ
میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا جب کیا اونسے کوئی ملاپ تھا اب رنجش ہو گئی جب
اونسے جائداد کی کوئی شرکت نہ تھی اب پیدا ہوئی۔ حاش للہ مسلمانوں کا علاقہ محبت و
عداوت صرف محبت و عداوت خدا و رسول ہے جبتک ان دشنام دہوں سے دشنام صادر
نہ ہوئی (جیسے تھانوی صاحب کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں انکی سخت گالی ۱۳۱۹ھ میں چھپی اس
سے پہلے اپنے آپکو سنی ظاہر کرتے بلکہ ایک وقت وہ تھا کہ مجلس میلاد مبارک و قیام میں شریک اہل اسلام ہوتے ۱۲ کاتب غفی عنہ

نہ ہوئی یا اللہ و رسول کی جناب میں انکی دشنام نہ دیکھی سُنی تھی اوسوقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا غایت احتیاط سے کام لیا حتّٰی کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح انپر کفر لازم تھا مگر احتیاطًا اونکا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا۔ جب صاف صریح انکار ضروریات دین و دشنام دہی رب العٰلمین و سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمۂ دین کی تصریحیں سُن چکے کہ من شک فی عذابہ وکفرہ فقد کفر جو ایسے کے معذب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضرور تھا لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ۝

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ کہدو کہ آیا حق اور مٹا باطل باطل کو ضرور مٹنا ہی تھا اور فرماتا ہے۔ لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ دین میں کچھ جبر نہیں حق راہ صاف جدا ہو گئی ہے گمراہی سے یہاں چار مرحلے تھے (۱) جو کچھ ان دشنامیوں نے لکھا چھاپا ضرور وہ اللہ و رسول جل جلالہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و دشنام تھا (۲) اللہ و رسول جل و علا و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنیوالا کافر ہے (۳) جو انھیں کافر نہ کہے جو اونکا پاس لحاظ رکھے جو ان کی استادی یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی انہی میں سے ہے ان ہی کی طرح کافر ہے قیامت میں انکے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا۔ (۴) جو عذر و مکر جہال و ضلال یہاں بیان کرتے ہیں سب باطل و نارو او پا در ہوا۔

۱؎ جیسے گنگوہی صاحب و انبیٹھی صاحب کو کہ جب تک انکے قول کی نسبت جب تک صرف سوال آیا تھا کہ خدا جھوٹا ہو سکتا ہے اوسکے بعد معلوم ہوا کہ شیطان کا علم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتاتے ہیں یا گنگوہی صاحب کا وہ فتویٰ کہ خدا جھوٹا ہے جو اسے جھوٹا کہے مسلمان سنی صالح ہے جب چھپا ہوا نظر سے گذرا کمال احتیاط یہ کہ وہ صرف ایک چھپا ہوا تھا اوسپر وہ تیقن نہ کیا جسکی بنا پر تکفیر ہو جب اس فتوے گنگوہی صاحب کا مُہری دستخطی خود آنکھ سے دیکھا اور بار بار چھپنے پر گنگوہی صاحب نے سکوت کیا تو اوس کے صدق پر اعتبار کافی ہوا۔ یوہیں قادیانی دجال کی کتابیں جبتک آپ نہ دیکھیں اوسکی تکفیر پر جزم نہ کیا جبتک صرف مہدی یا عیسیٰ مسیح بننے کی خبر آئی تھی جس سے دریافت کیا یہی کہا کہ مخبوط معلوم ہوتا ہے اب امرتسر سے ایک فتویٰ اُسکی تکفیر کا بمہر و دستخط آیا جسمیں اسکی کفریہ عبارتیں بحوالہ صفحات منقول تھیں اسپر بھی اتنا لکھا کہ اگر یہ اقوال مرزائی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو وہ یقینًا کافر دیکھو رسالہ السوء والعقاب علی المسیح

ہیں۔ یہ چاروں بحمداللہ تعالٰی بروجہ اعلٰی واضح وروشن ہو گئے جنکے ثبوت قرآن عظیم ہی کی
آیات کریمہ نے دیے۔ اب ایک پہلو پر جنت وسعادت سرمدی دوسری طرف شقاوت وجہنم
ابدی ہے جسے جو پسند آئے اختیار کرے مگر اتنا سمجھ لو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا دامن
چھوڑ کر زید وعمرو کا ساتھ دینے والا کبھی فلاح نہ پائیگا باقی ہدایت رب العزۃ کے اختیار ہے
بات بحمد اللہ تعالٰی ہر ذی علم مسلمان کے نزدیک اعلٰی بدیہیات سے تھی مگر ہمارے عوام
بھائیوں کو مہریں دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے مہریں علمائے کرام حرمین طیبین سے زائد
کہاں کی ہونگی جہاں سے دین آیا ظاہر ہوا اور بحکم احادیث صحیحہ کبھی وہاں شیطان کا دور دورہ نہ ہوگا۔
لہذا اپنے عام بھائیوں کی زیادت اطمینان کو مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام ومفتیان
عظام کے حضور فتوے پیش ہوا جس خوبی وخوش اسلوبی وجوش دینی سے ان عمائد اسلام
نے تصدیقیں فرمائیں بحمد اللہ تعالٰی کتاب مستطاب حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین میں گرامی
بھائیوں کے پیش نظر اور ہر مہر کے مقابل سلیس اردو میں اس کا ترجمہ مبین احکام
وتصدیقات اعلام جلوہ گر الٰہی اسلامی بھائیوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرما اور
ضد ونفسانیت یا تیرے اور تیرے حبیب کے مقابل زید وعمرو کی حمایت سے بچا صدقہ محمد
رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وجاہت کا آمین آمین آمین والحمد للہ رب العالمین
وافضل الصلوٰۃ واکمل السلام علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وحزبہ اجمعین آمین۔

جواہر البیان فی ترجمۃ خیرات الحسان

سیرت سیدنا سرکار امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موضوع پر ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمۃ کی کتاب الخیرات الحسان کا بہترین اُردو ترجمہ از قلم ملک العلماء علامہ مولانا ظفر الدین رضوی بہاری صفحات ۲۰۰ سائز ۲۲×۱۸/۸ مجلد خوبصورت دو رنگہ ٹائٹل سے مزین ہدیہ قسم اول ۴/۲۵ قسم دوم ۳/۵۰ روپے۔

روح ایمان

حضرت علامہ مولانا سید محمود احمد صاحب رضوی شارح بخاری و مدیر اعلیٰ ماہنامہ رضوان لاہور کی مایہ ناز تصنیف ہے۔ مولانا موصوف نے اپنی اس تصنیف میں حضور سرور دو عالم نور مجسم شفیع معظم تاجدار عرب و عجم باعث ایجاد عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ پر تیرہ عنوان قائم کئے ہیں۔

(۱) حضور کا منصب و مقام (۲) حضور کی تشریعی حیثیت (۳) حضور اکرم دین کا ابدی مرکز (۴) اختیارات عالیہ (۵) حضور اکرم کی علمی قوت (۶) النبی الامی (۷) قاسم العلوم والخیرات (۸) ہستی کا نقش اول (۹) علم غیب نبوی (۱۰) میلاد نبوی (۱۱) حیات النبی (۱۲) خصوصیات نبوی (۱۳) صلوا علیہ وآلہ مولانا نے مذکورہ بالا عنوانات میں سے ہر ایک پر قرآن و حدیث کی روشنی میں نہایت حسین اور جامع طور پر دلائل قائم کئے ہیں جس کے پڑھنے سے دلوں کو روشنی۔ آنکھوں کو نور اور ایمانوں کو تازگی حاصل ہوتی ہے اور نہایت قابل مطالعہ کتاب ہے۔ صفحات ۹۶ سائز ۲۶×۲۰/۸ سہ رنگہ سرورق نہایت خوبصورت قسم اول ۲/۲۵ روپے۔ قسم دوم ۱/۷۵ روپے

ملنے کا پتہ :۔ مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے بغدادی مسجد لائلپور

سرکار اعلحضرت عظیم البرکت اس صدی کے مجدد برحق!
مولانا شاہ عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خانصاحب
فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے علمی سمندر سے چند موتی

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن		جزاء اللہ عدوہ	۱/۲۵ روپے
فتاوی رضویہ جلد دوم	۱۵/۰۰ روپے	قمر التمام	۰/۳۷ ″
سبحان السبوح	۲/۵۰ ″	التحبیر بباب التدبیر	۰/۵۰ ″
غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق	۰/۲۵ ″	شمول الاسلام	۰/۳۱ ″
		نہج الاسلام	۰/۲۵ ″
سرور العید فی حل الدعاء بعد صلوٰۃ العید	۰/۶۲ ″	بذل الجوائز	۰/۱۲ ″
		اجلی انوار الرضا	۰/۳۷ ″
ایذان الاجر فی اذان القبر		شہنشاہ القلوب	۰/۵۰ ″
احکام شریعت کامل زیر طبع	۰/۲۵ ″	صفائح اللجین	۰/۵۰ ″
فتاوی افریقیہ		انباء المصطفیٰ	۰/۵۰ ″
حدائق بخشش	۳/۰۰ ″	الحرف الحسن	۰/۳۷ ″
ملفوظات کامل ۴ حصے مجلد	۱۱/۰۰ ″	وشاح الجید	۰/۳۱ ″
الحجۃ الفائحہ	۰/۶۲ ″	کشف الحجاب	۰/۱۹ ″
القطوف الدانیہ	۰/۱۲ ″	النھی الحاجز	۰/۳۱ ″

ملنے کا پتہ: مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائل پور